بفیض روحانی

تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان اوحد الدین قدوۃ الکبریٰ

مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی

سامانی نور بخشی رضی اللہ عنہ

الاشرفی جنتری

۱۴۴۴ھ ۲۰۲۳ء
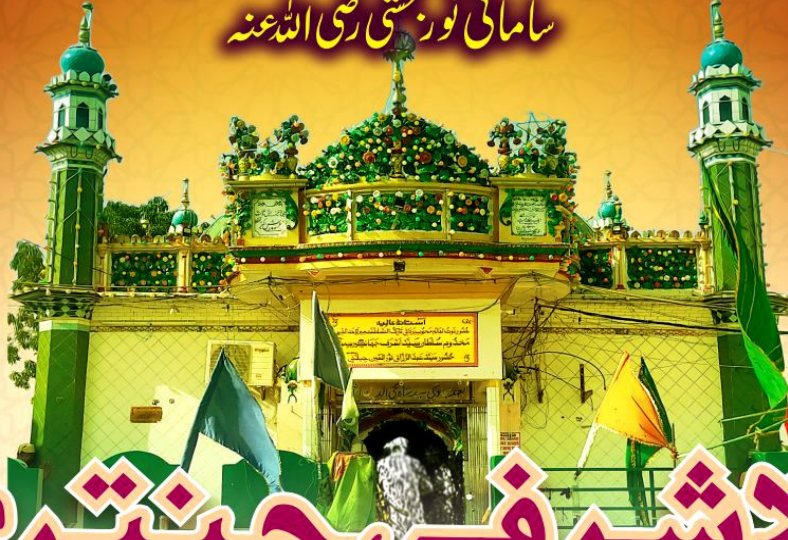
2023-1444

بیادگار

محبوب ربانی حضور سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

وقطب المشائخ سید قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

وحضور محبوب العلماء سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ

مرتبہ ابو محمد الحاج آلِ رسول احمد کٹیہاری

شائع کردہ

انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

برائے ایصال ثواب: مرحوم شیخ محمد عقیق الدین صدیقی اشرفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانہ عقیدت: ریحانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دلبند علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نور دیدۂ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا راحت جان خلیفہ راشد پنجم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سید الشہداء امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ، محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ، محبوب ربانی سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ، شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ، سیدی مرشدی حضور قطب المشائخ شہزادۂ رسول سید قطب الدین اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور دیگر تمام اولیائے کاملین و عارفین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقدس و مکرم و معزز بارگاہوں میں اپنی اس کاوش کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور وسیلے سے قبول فرما کر اس **جنتری** کو عوام و خواص میں مقبول فرمائے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کی مغفرت فرمائے آمین۔ (ابو حامد الحاج آل رسول احمد کٹیہاری بن محمد عقیل الدین مرحوم)

حمد باری تعالیٰ

کلام: مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

اے خالق و مالک ربّ علی سُبحان اللہ سُبحان اللہ
تُو رب ہے میرا میں بندہ تیرا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

ہم منگتے ہیں تو معطی ہے ہم بندے ہیں تو مولا ہے
محتاج تیرا ہر شاہ و گدا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

ہم جرم کریں تو عفو کرے ہم قہر کریں تو مہر کرے
گھیرے ہے جہاں کو فضل تیرا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

تو والی ہے ہر بیکس کا تو سامی ہے ہر بے بس کا
ہر اک کیلئے در تیرا کھلا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

رازق ہے مور و مگس کا تو غفار ہے نیک و بد کا تو
ہے سب پر تیری جود و عطا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

ہم عیبی ہیں ستّار ہے تو ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
بدکاروں پر بھی ایسی عطا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

یہ **سالک** مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
دے صدقہ رحمت عالم کا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

(دیوان سالک صفحہ ۴)

کلام: حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ

☆☆☆☆☆

نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
راستہ کوئی نہیں ان کی شریعت کے سوا

کچھ نہیں ہے مری اس ہستیِ بے بود کی بود
خوابِ غفلت کے سواء وہم کی علت کے سوا

سچ تو یہ ہے یہی سب کچھ ہے کہ کچھ بھی نہ رہے
طلب و طالب و مطلوب میں وحدت کے سوا

پاس سجدے بھی تھے روزے بھی زکوۃ و حج بھی
حشر میں کام نہ آیا کوئی رحمت کے سوا

دن کو ہشیار رہو رات کو بیدار رہو
چین کی نیند کہاں ملتی ہے تربت کے سوا

فرض و واجب کے مراتب کا یہاں ہوش کہا ں
مذہب عشق میں بولی نہیں سنت کے سوا

شامیانہ نہیں خورشید قیامت کے لئے
کالی کملی کے سوا چادر عترت کے سوا

مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ **سید**
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

(فرش تا عرش صفحہ ۹)

بھیک فقط در سے ترے پائی ہے

کلام: شیخ اعظم حضرت علامہ مفتی **سید اظہار اشرف** اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ

سارا عالم ترے جلووں کا تمنائی ہے
ہو گیا جس پہ کرم وہ ترا شیدائی ہے

پھول تو پھول ہے کانٹوں نے بھی چومے ہیں قدم
مرے سرکار کی ہر شان میں یکتائی ہے

خوش نصیبی سے غلامی جو مری ہو مقبول
پھر تو معراج تمنا مری بر آئی ہے

صبح طیبہ کی یہ نورانی ضیا کہتی ہے
اب تو ہر ذرے میں ایک انجمن آرائی ہے

تیرا دیوانہ بھلا غیر کے در کیوں جائے
آج تک بھیک فقط در سے ترے پائی ہے

عشق سرکار مدینہ کا بسا نا دل میں
بالیقین اہل محبت کی یہ دانائی ہے

کبھی محروم نہیں ہوتا کہیں بھی کوئی
کس قدر اوج پر رحمت کی گھٹا چھائی ہے

پاس کچھ بھی نہیں **اظہار** غلامی کے سوا
سچ تو ہے بس یہی نسبت کہ جو کام آئی ہے

(اظہار عقیدت صفحہ ۱۲۹)

زندگی ہے بیقراری زندگی

حضرت علامہ سید غلام بھیک نیرنگ اشرفی علیہ الرحمہ

(خلیفہ محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

منتخب اشعار

کٹ گئی بے مدعا ساری کی ساری زندگی
زندگی سی زندگی ہے یہ ہماری زندگی

کیا ارادوں سے ہے حاصل؟ طاقت و فرصت کہاں
ہائے! کہلاتی ہے کیوں بے اختیاری زندگی

اے سر شوریدہ اب تیرے وہ سودا کیا ہوئے!
کیا سدا سے تھی یہی غفلت شعاری زندگی

درد الفت کا نہ ہو تو زندگی کا کیا مزا
آہ و زاری زندگی ہے بے قراری زندگی

آرزوئے زیست بھی یاں آرزوئے دید ہے
تو نہ پیارا ہو تو مجھ کو ہو نہ پیاری زندگی

اور مرجھائے گی تیری چھیڑ سے دل کی کلی
کر نہ دو بھر مجھ پہ اے باد بہاری زندگی

یاں تو اے **نیرنگؔ** دونوں کے لیے ساماں نہیں
موت بھی مجھ پر گراں ہے گر ہے بھاری زندگی

(ریختہ / اونلائن)

لطائف اشرفی

توحید کے اسلامی نظریے پر سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی صوفیانہ حکایات وروایات

غوث العالم محبوب یزدانی سید اوحد الدین سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ فارسی نژاد کے ایک عظیم ہندوستانی صوفی اور شیخ اکبر ابن العربی کے زبردست پیروکار تھے۔ وہ خاص طور پر وحدۃ الوجود کے ابن العربی کے روحانی نظریے سے شرابور تھے۔ تصوف کے ۱۴ مختلف سلاسل سے اجازت یافتہ حضرت مخدوم کچھوچھ نے ہندوستان میں چشتی اور قادری صوفی سلسلے کے فروغ میں غیر معمولی خدمات انجام دی ہے۔

سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی پیدائش ۷۰۸ میں ایران کے سمناں میں ہوئی تھی۔ اس دور کے تمام اسلامی ممالک میں ایک سالک کی حیثیت سے ایک پر مشقت روحانی سفر کے بعد وہ آخر میں ہندوستان آکر آباد ہوگئے اور امبیڈکر نگر، اترپردیش میں اپنی خانقاہ قائم کی جو "آستانہ حضرت مخدوم جہانگیر سمنانی کچھوچھہ شریف" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا خاندان خلیفہ راشد پنجم امام حسن رضی اللہ عنہ کے نسب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہے۔ روحانیت میں وہ بنگال میں ۱۳ہویں صدی کے ممتاز چشتی صوفی بزرگ حضرت علاء الحق پنڈوی قدس سرہ کے شاگرد تھے، جو بنگال کے ایک ممتاز چشتی صوفی خواجہ اخی سراج آئنہ ہند کے شاگرد تھے۔ مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ نے ۱۱ہویں پشت میں براہ راست معروف صوفی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد اور اپنے ایک روحانی شاگرد حضرت سید شاہ عبد الرزاق نور العین کے ذریعے خود اپنے ایک صوفی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ آپ کے سلسلے کے طالبوں کو سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کرکے "**اشرفی**" کہا جاتا ہے۔

غوث العالم محبوب یزدانی سید اوحد الدین سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے "لطائف اشرفی" کے عنوان سے ایک کتاب میں اپنے روحانی نظریات اور خیالات کو درج کیا ہے جس میں انہوں نے صوفی حکایات وواقعات کی تعبیر وتشریح کی ہے۔ دراصل یہ ۸ویں صدی ہجری میں مرتب کی گئی تصوف کی مختلف جہات اور موضوعات پر ایک تاریخی دستاویز ہے۔ ملفوظات (روحانی نصیحت) پر مبنی یہ صوفی اصول و معمولات اور احکام وروایات کا ایک بے مثال خزانہ ہے۔ اس کی صداقت اور ثقاہت ایک پیمانے کا درجہ رکھتی ہے، اس لیے کہ اس کی تصنیف اور تدوین مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ کے سب سے زیادہ پرانے اور قریبی شاگرد شیخ الاسلام ابو الفضائل حضرت نظام یمنی علیہ الرحمہ نے کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی تصدیق وتوثیق خود سید اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

لطائف اشرفی میں پیش کی گئی روحانی تعلیمات کے مطالعہ کے بعد میں نے بنیادی اسلامی عقیدہ 'توحید' (خدا کی وحدانیت) کے حوالے سے مخدوم سمنانی کی ایک بہت ہی دلچسپ اور مفید گفتگو کو آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اپنی اس گفتگو میں انہوں نے اسلام کے سب سے پہلے ستون توحید پر ایمان کے بارے میں اپنے شاگردوں کی سمجھ بوجھ کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ دراصل انہوں نے اس بنیادی اسلامی نظریے کی تائید کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے ایک صوفی نقطہ نظر کو اپنایا ہے۔

توحید کی صوفیانہ تعریف: بالکل شروع میں مخدوم سمنانی قدس سرہ النورانی نے توحید کی حیرت انگیز اور شاندار تعریف پیش کی ہے۔ وہ عربی میں فرماتے ہیں: "التوحيد فناء العاشق في صفات المحبوب" واضح طور پر اس کا ترجمہ اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ "توحید کا مطلب محب کا محبوب کی صفات میں فنا ہونا ہے"۔ اس تناظر میں مخدوم سمنانی قدس سرہ النورانی نے بجا طور پر ابتدائی اسلامی ادوار کے ایک جلیل القدر فارسی صوفی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ النورانی کا قول پیش کیا ہے، جنہیں بہت سے صوفی سلاسل میں ایک مرکزی حیثیت

حاصل ہے۔ توحید پر ان کا حوالہ عربی میں ایک قابل ذکر صوفی کہاوت کی صورت میں اس طرح ہے: "التوحید معنی تضمحل فیه الرسوم و تندرج فیه العلوم و یکون الله کما لم یزل "

اس کا مطلب یہ ہے کہ "جب کوئی توحید کا حقیقی جوہر حاصل کر لیتا ہے تو عقیدے اور رسومات و معمولات کے تمام بیرونی مظاہر ختم ہو جاتے ہیں اور صرف ایک خدا کا وجود ہی اس شکل میں بر قرار رہتا ہے جس میں وہ ایک زمانے سے ہے"۔

ایک جامع اور وسیع ترین اسلامی اصطلاح کے طور پر 'توحید' پر اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے مخدوم سمنانی نے تفصیل کے ساتھ توحید کے مختلف درجات کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں متعدد زمرے شمار کئے ہیں، (۱) توحید ایمانی، (۲) توحید علمی (عقل و فہم میں وحدانیت) اور (۳) توحید حالی (ذاتی حالت میں وحدانیت)۔ انہوں نے پوری خوبصورتی کے ساتھ توحید کے ہر ایک زمرے کی ایک ایسے انداز میں تشریح کی جو روحانی مفہوم پر مبنی ہے۔ میں مختصر طور پر ان اصطلاحات کے معانی میں ان کے اہم افکار و خیالات کا خلاصہ ذیل میں پیش کر رہا ہوں۔

توحید ایمانی (عقیدے میں وحدانیت)

توحید ایمانی کے حوالے سے مخدوم سمنانی فرماتے ہیں کہ: "توحید ایمانی کو قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مذکورہ احکام کے مطابق صفات باری تعالیٰ کی انفرادیت اور اہمیت کو دل سے تصدیق اور زبانی طور پر تسلیم کرتے ہوئے بندوں کا ایک عمل سمجھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، توحید ایمانی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیغامات کی صداقت پر پختہ عقیدے کا مطالبہ کرتی ہے"۔۔۔۔۔۔ لہٰذا، صوفیوں اور تمام وفادار مسلمانوں کو اس بنیادی ضرورت کی تکمیل سے آگاہ رہنا چاہیے"۔

توحید علمی (عقل و فہم میں وحدانیت)

توحید علمی کی وضاحت کرتے ہوئے مخدوم سمنانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: "توحید کا یہ دوسرا درجہ داخلی روحانی علم کے ذریعے خود اپنے اندر سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے "علم الیقین" (تصدیق علم) کہا جاتا ہے جو کہ تصوف کے ابتدائی مراحل میں سے ایک ہے، جو اس بات کی تصدیق کرنے اور یہ عقیدہ بنانے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی وجود نہیں ہے۔ دیگر تمام شخصیات، فضائل اور اعمال اس کی ہستی، فضائل اور اعمال کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ توحید کے اس مقام پر ہر ایک شخص کی ترقی اور ارتقا کو ذات خداوند تعالیٰ کا مظہر تسلیم کرنا اور تمام فضیلتوں کو فضائل کے مصدر مطلق کی عکاسی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

توحید حالی (ذاتی حالت میں وحدانیت)

توحید کے مندرجہ بالا درجات کی وضاحت کرنے کے بعد مخدوم سمنانی قدس سرہ النورانی توحید کے تیسرے درجے "توحید حالی" کی تشریح کرتے ہیں، جسے وہ ایمان کا تیسرا درجہ سمجھتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: "اس کا مطلب یہ ہے کہ توحید کا حال روحانی سالک کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ وجود کی تمام تاریکیاں توحید کی روشنی میں گم ہو جاتی ہیں۔ اس مقام پر توحید کی روشنی میں خود کو اس طرح فنا کر دینا چاہیے کہ جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اور طلوع فجر کے وقت اس کی روشنی پھیلنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ تمام ستاروں کی روشنی پر غالب آ جاتی ہے۔

مخدوم سمنانی مزید فرماتے ہیں: "توحید کا یہ اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے بعد مومن کا حال ذات وحدہ لاشریک کی معرفت کی تجلیات میں مکمل طور پر اس حد تک فنا ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی ذات یا صفات کی خوبصورتی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ اور اس عمل میں مشاہد اور سالک اس حد تک

چلا جاتا ہے کہ وہ خود اپنے ہی وجود کو ذات باری کا وجود تصور کرنے لگتا ہے، اور اپنے مشاہدے کو اس کا مشاہدہ تصور کرنے لگتا ہے۔ اور اس طرح وہ جس قدر زیادہ سے زیادہ توحید کے سمندر کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوتا ہے، اللہ کی ذات وصفات کی تجلیات میں اتنا زیادہ فنا ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح مخدوم سمنانی فرماتے ہیں کہ "مومن توحید کے موجیں مارتے ہوئے سمندر میں ایک بوند کی طرح ہے۔ اور فرماتے ہیں: "التوحيد بحر والموحد فيه قطرة لم يبق منه أثر" "توحید ایک سمندر ہے اور موحد صرف پانی کے ایک ایک قطرے کی مانند ہے جس کا اپنا کوئی وجود یا اپنا کوئی اثر و رسوخ نہیں ہے"۔ اس سلسلے میں مخدوم سمنانی قدس سرہ النورانی ایک جنید بغدادی کے شاگرد اور ایک ممتاز صوفی شیخ ابو بکر شبلی (۹۴۶ تا ۸۶۱) کا حوالہ پیش کرتے ہیں: التوحيد غريم لا يقضي دينه وغريب لا يودى حقه اس کا مطلب یہ ہے کہ: موحد ایک قرض دہندہ ہے جو اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا جو اور ایک ایسا غریب ہے جو اپنا بقایا ادا نہیں کر سکتا۔ مخدوم سمنانی اس حوالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "توحید حالی (حالت میں وحدانیت) میں سالک کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ تمام عملی مقاصد کے لئے تمام رسوم و رواج اور علامات اس کے لئے فنا ہو جاتے ہیں"۔ وہ بجلی کی ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”جس طرح روشنی کی ایک چمک ایک لمحے کے لئے آتی ہے اور فوری طور پر ختم ہو جاتی ہے اسی طرح تصوف کے ایک سالک کے لیے تمام انسانی رسوم و علامات ایک لمحے کے لیے ابھر کر سامنے آتے ہیں اور ایک بہت ہی مختصر وقت کے بعد کافور ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ مرحلہ ہے کہ جب ایک صوفی مکمل طور پر اپنی ذات سے کفر و الحاد کو ختم کر دیتا ہے"۔ اس کتاب میں محبوب یزدانی غوث العالم سلطان اوحد الدین سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی قدس سرہ النورانی کو اکثر "**قدوۃ الکبری**" کے لقب کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے لطائف اشرفی فارسی میں لکھی گئی تھی ہے اور سب سے پہلے اس کے صرف پہلے ۹ ابواب کا اردو ترجمہ سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کے دادا حاکم نذر اشرف علیہ الرحمہ نے کیا تھا۔ اس کے بعد اس کا مکمل اردو ترجمہ اردو، فارسی اور عربی کے ماہر، مشاق اور قابل مترجم اور اسلامی اسکالر علامہ شمس بریلوی نے کیا۔ ایک بڑی تعداد میں فارسی اور عربی سے ہندوستانی اسلامی کتب کا اردو ترجمہ انہیں کی بدولت آج ہمارے سامنے ہے۔ مثال کے طور پر ان کے قابل ذکر تراجم میں حضرت سیدنا امام غزالی قدس سرہ النورانی کی "مکاشفۃ القلوب" اور ممتاز اسلامی اسکالر شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ النورانی کی (مدارج النبوۃ) شامل ہے۔ علامہ شمس بریلوی کی خرابیٔ صحت کی وجہ سے اس سے قبل کے تراجم کے ساتھ اصل مسودات کا موازنہ اور توثیق کا کام علم تصوف میں ماہر اور فارسی زبان وادب اور تاریخ کے ایک ممتاز عالم ڈاکٹر خضر نوشاہی کے حوالے کیا گیا۔ اس کتاب کو مسلم کمرشل آف پاکستان کے سابق ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور سید مختار اشرف (سرکار کلاں) کے خلیفہ نذر اشرف شیخ محمد ہاشم رداء اشرفی کی ہدایات اور نگرانی میں شائع کیا گیا تھا۔ (بشکریہ: غلام رسول دہلوی حفظہ اللہ)

آج نہیں تو کبھی نہیں

زندگی کل کے انتظار کیلئے بہت چھوٹی ہے۔ اکثر ہم اپنے روزمرہ کے مشکل کاموں کو کل پر ملتوی کر کے ان سے جان چھڑانے کی بیکار کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں جان لینا چاہئے کہ اس طرح کام سے جان نہیں چھوٹتی بلکہ یہ محض وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں آج کا کام کل پر چھوڑنے کی غلط عادت کی اصلاح کر لینی چاہئے کیونکہ زندگی میں وہی شخص کامیاب ہوتا ہے جو وقت کی قدر کرتا ہے اور مشکل ترین حالات کا سامنا کرنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہے۔ اداروں کے ذمہ داران ر نگران حضرات کو اپنے ماتحت کام کرنے والے افراد اور والدین کو اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے انہیں آج کا کام آج ہی کرنے جیسی اچھی عادت اپنانے کی تلقین بھی کرنی چاہئے۔ اس سے نہ صرف انہیں وقت کی قدر کرنا آئے گی بلکہ ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کی جرأت بھی پیدا ہوگی جو انہیں کامیابی کی راہ پر گامزن ہونے میں مدد دے گی۔ (ابو محامد)

الاشرفی جنتری	جنوری 2023	جمادی الثانی ۱۴۴۴	پھاگن فصلی ۱۴۳۰	ماگھ بنگلہ ۱۴۲۹	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
اتوار	1	۷	۱۷	۱۶	علم نقصان وتکلیف پر صبر سے ہی حاصل ہوتا ہے۔(امام محمد بن ادریس الشافعی علیہ الرحمہ)
پیر	2	۸	۱۸	۱۷	عرس مخدوم علاؤالدین علی فقیہ ماہمی الشافعی علیہ الرحمہ (ماہم بمبئی)
منگل	3	۹	۱۹	۱۸	عرس حضرت شمس الدین ترک علیہ الرحمہ (پانی پت)
بدھ	4	۱۰	۲۰	۱۹	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہر وری علیہ الرحمہ
جمعرات	5	۱۱	۲۱	۲۰	عرس مولانا جلال الدین رومی سہر وردی / صوفی الشاہ اعظم آفاق صابری علیہاالرحمہ (در بھنگہ)
جمعہ	6	۱۲	۲۲	۲۱	عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
سنیچر	7	۱۳	۲۳	۲۲	عرس مخدوم فقیہ اسماعیل سکری علیہ الرحمہ بھٹکل
اتوار	8	۱۴	۲۴	۲۳	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
پیر	9	۱۵	۲۵	۲۴	عرس حضرت مخدوم عبد الحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
منگل	10	۱۶	۲۶	۲۵	عرس حضرت سید صدرالدین راجو قتال حسینی سہر وردی اوچ شریف / حاجی علی ملنگ علیہماالرحمہ
بدھ	11	۱۷	۲۷	۲۶	عرس حضرت عبد الصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حضرت شاہ عالم علیہماالرحمہ احمد آباد گجرات
جمعرات	12	۱۸	۲۸	۲۷	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعہ	13	۱۹	۲۹	۲۸	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
سنیچر	14	۲۰	۳۰	۲۹	عرس شاہ حبیب اللہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
اتوار	15	۲۱	یکم پھاگن	یکم ماگھ	عرس سید احمد کبیر المعروف داداحیات قلندر علیہ الرحمہ
پیر	16	۲۲	۲	۲	وصال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
منگل	17	۲۳	۳	۳	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
بدھ	18	۲۴	۴	۴	عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
جمعرات	19	۲۵	۵	۵	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا
جمعہ	20	۲۶	۶	۶	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی کچھوچھہ شریف
سنیچر	21	۲۷	۷	۷	عرس حضرت شاہ گوہر علی علیہ الرحمہ ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ
اتوار	22	۲۸	۸	۸	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
پیر	23	۲۹	۹	۹	عرس حفیظ الدین لطیفی رحمانپور تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہماالرحمہ
منگل	24	یکم رجب المرجب	۱۰	۱۰	عرس حضرت علاؤالحق پنڈوی (پیرومرشد مخدوم کچھوچھہ) ولادت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
بدھ	25	۲	۱۱	۱۱	وصال مولانا نقی علی خان (والد حضور اعلی حضرت) علیہماالرحمہ
جمعرات	26	۳	۱۲	۱۲	**یوم جمهوریه** / وصال حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ رانی گنج بنگال
جمعہ	27	۴	۱۳	۱۳	وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ / مخدوم سید محمد لاہوری علیہ الرحمہ
سنیچر	28	۵	۱۴	۱۴	ولادت حضرت سیدنا امام نقی رضی اللہ عنہ / وصال امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
اتوار	29	۶	۱۵	۱۵	عرس سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ النورانی (اجمیر شریف)
پیر	30	۷	۱۶	۱۶	عرس حضرت احمد حسین علیہ الرحمہ دھنباد
منگل	31	۸	۱۷	۱۷	عرس مولانا عبد الرب علیہ الرحمہ اورنگ آباد

WhatsApp: +91-7282896933 Email: aalerasoolahmad@gmail.com Follow on Twitter: https://twitter.com/AaleRasoolAhmad

https://www.facebook.com/SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif Join Telegram: https://t.me/AlAshrafiLibrary

خرد کو غلامی سے آزاد کر!!

ہندوستان میں مشائخ عظام نے عقائد اہل سنت کے دفاع میں اپنی جد وجہد کو محض تبلیغ تک ہی منحصر کر کے نہیں رکھا بلکہ ان نابغہ روزگار ہستیوں نے اپنے عقائد کے دفاع میں از خود دلائل و براہین کو سپرد قرطاس بھی کیا، لیکن فی زمانا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ بعض "محققین" جنہوں نے خانقاہوں کو اپنی بصارت سے دیکھا ہے بصیرت سے نہیں وہ یہ طنز کرتے نظر آتے ہیں کہ مشائخ کچھوچھہ نے کتابیں نہیں لکھی، انہیں قلم سے کوئی دلچسپی نہ تھی، وہ اپنے عقائد کو ثابت کرنے میں دوسروں کے محتاج ہیں۔۔۔ تو کیا یہ اعتراض حقیقت پر مبنی ہے یا کذب وبہتان پر؟

ذیل میں مشائخ کچھوچھہ کی صرف ان نایاب تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جو اہل سنت کے دفاع میں لکھی گئیں اور یہ کتابیں آج بھی مختار اشرف لائبریری (جامع اشرف، کچھوچھہ مقدسہ) کی زینت بنی ہوئی ہیں:

محضر جہانگیر رد بہشتی زیور (۱۹۱۸ عیسوی) مصنف: اشرف الصوفیہ حضرت سید شاہ اشرف حسین سجّادہ نشیں کچھوچھہ مقدسہ المعروف بہ بڑے حضرت۔

بڑے حضرت نے فرنگی محل سے شائع ہونے والے ماہنامہ "النظامیہ" میں مسلسل دو سال (۱۹۱۶-۱۹۱۷) تک بہشتی زیور مع دیگر اعتراضات کے جواب میں مقالہ لکھا جو بعد میں "محضر جہانگیر" کے نام سے شائع ہوا، فریقین کے مابین کثرت تردید کی وجہ سے عوام الجھ گئی تھی کہ حق پر کون ہے لہٰذا بڑے حضرت نے یہ کتاب تصنیف فرمائی، یہ کتاب تقریبا ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ایک گنج گراں مایہ ہے۔

اس کتاب میں آپ نے مندرجہ ذیل فہارس کو شامل کتاب کیا ہے:

اوّل: ۴۰ مقامات اہل سنت جس میں کچھوچھہ مقدسہ بھی شامل ہے۔

دوم: ۴۶ کتب اہل سنت در رد فتنہ وہابیہ جن میں سے ۴ کتابیں مشائخ کچھوچھہ کی تصنیف ہے۔ (بحوالہ کتاب "ہادی امت")

سوم: ۳۵ علماء وواعظین اہل سنت جن میں سے ۲ خانوادہ اشرفیہ کے چشم وچراغ ہیں عالم ربانی سلطان الواعظین مولانا سید احمد اشرفی جیلانی اور دوسرے آپ ہی کے مرید و خلیفہ محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور ۴ خلفائے سلسلہ اشرفیہ۔

چہارم: ۱۸ مدارس اہل سنت جن میں سے ۲ خانوادہ اشرفیہ کے ہیں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور و مدرسہ اشرف المدارس کچھوچھہ مقدسہ اور ۲ مدرسے خلفائے سلسلہ اشرفیہ کے مدرسہ اسلامیہ، دائرہ شاہ اجمل اور مدرسہ اہل سنت صدر الافاضل، مرادآباد۔

پنجم: ۱۰ مفتیان اہل سنت جن میں سے ا خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضرت علامہ صدر الافاضل۔

ششم: تین مشائخ اہل سنت جس میں سر فہرست اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ کی ذات مبارک ہے۔

ہادی امت کے مذکورہ تمام حوالوں سے دو دلچسپ نکتے سامنے آتے ہیں:

اوّل: فہرست مشائخ کرام میں سر فہرست اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کا ذکر ہے جو اس بات پر دال ہے کہ آپ اس وقت غیر منقسم ہندوستان کے سب سے بڑے شیخ طریقت تھے۔

ثانی: فہرست مفتیان اہل سنت میں سر فہرست اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا ذکر ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس زمانے میں علماء کے نزدیک شریعت وطریقت کلی نہیں بلکہ فرد ہیں اور متبائنان بھی وھوالحق۔

نوٹ: بڑے حضرت نے اس کتاب میں جو کہ ۱۹۱۸ میں شائع ہوئی، تحریر فرمایا ہے کہ "مولانا احمد رضا خان صاحب کی کل تصانیف چار سو سے زیادہ ہیں"۔

رسالہ فاتحہ (۱۳۳۰ہجری) مؤلف: اشرف الصوفیہ بڑے حضرت سید شاہ اشرف حسین قدس سرہ سجادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ (برادر اکبر: محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

بڑے حضرت نے اس رسالہ میں وہابیہ کے چند فتاوے جو کہ فاتحہ خوانی کے خلاف تھے، کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

خیرالکلام فی اثبات القیام مرتب: حکیم مولانا سید نذر اشرف جیلانی علیہ الرحمہ (والد محدث اعظم ہند کچھوچھوی)

سلطان الواعظین عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ ولی عہد خانقاہ اشرفیہ کے شہر عظیم آباد میں ہوئے ۴۰ وعظ کا خلاصۃ جو کہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کے ثبوت میں تھے۔

الدلائل الواضحۃ فی اثبات الفاتحہ مصنف: شہزادہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سلطان الواعظین عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف علیہ الرحمہ ولی عہد خانقاہ اشرفیہ مرتب: حکیم مولانا سید نذر اشرف علیہ الرحمہ (والد محدث اعظم ہند)

روداد مناظرہ جونپور طباعت: نبیرہ اشرف الصوفیہ قلندر اعظم حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی عرف اچھے میاں علیہ الرحمہ

یہ مناظرہ خانوادہ اشرفیہ کے چشم و چراغ خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں حضرت مولانا سید سلیمان اشرف بہاری اور مولوی اصغر حسین دیوبندی کے درمیان ہوا تھا۔

فتاویٰ سرکار کلاں مصنف: مخدوم المشائخ حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف علیہ الرحمہ سجّادہ نشین کچھوچھہ مقدسہ

حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ نے اپنی حیات مبارکہ میں مکمل ۱۰ سال تک مسند افتاء کو رونق بخشی، آپ کے اس مجموعہ فتاویٰ میں تقریبا ۱۰۰ فتاوے ہیں، جن میں سے بعض دیگر علماء اہل سنت و مشائخ کچھوچھہ مثلا محدث اعظم ہند، معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرف شہزادۂ اچھے میاں و شیخ السلام مدنی میاں، کے بھی شامل ہیں۔

مناظرۂ کچھوچھہ مؤلف: حضور محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ

یہ مناظرہ کچھوچھہ مقدسہ میں سلطان الواعظین عالم ربّانی مولانا سید احمد اشرف جیلانی اور ایک دیوبندی عالم کے درمیان ۳دن تک ہوا تھا۔

تقویٰ القلوب مصنف: نواسہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

یہ رسالہ آپ نے جنت البقیع و دیگر مقامات عالیہ کے انہدام کے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمایا اس رسالہ کی تقریظ جلیل آپ کے حقیقی ماموو پیر و مرشد عالم ربّانی سلطان الواعظین مولانا سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے بزبان عربی لکھی۔

نوک تیر بر جگر بے پیر مصنف: محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

دیوبندیوں نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کے ایک وعظ پر اعتراض کیا جس کے جواب میں محدث اعظم ہند نے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔

قہر قہار بر روئے نابنجار مصنف: محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

الإجازة بالدعاء بعد صلاة الجنازة مصنف: محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ

اسلام میں تصوّر الٰہ اور مولانا مودودی مصنف: شیخ الاسلام علامہ سید مدنی میاں (مرید و خلیفہ حضور سرکار کلاں حضرت علامہ مفتی سید مختار اشرف سجّادہ نشیں)

یہ تو وہ چند کتابیں ہیں جنہیں مشائخ کچھوچھ نے اہل سنت کے عقائد کے دفاع میں تحریر فرمایا اس کے علاوہ نہ جانے کتنے مقالات غیر منقسم ہندوستان کے متداول رسالوں میں شائع ہو کر مقبول انام ہیں مزید برآں فقیر نے اس قسط میں بخوف طوالت صرف عقائد اہل سنت پر لکھی گئیں کتب پر ہی اکتفاء کیا ہے دیگر موضوعات پر لکھی گئی کتب نادرہ اور دواوین کو شامل نہیں کیا ہے۔

الحمدللہ ہمارے پاس، ہمارے ہر عقیدے کی دلیل ہے!!

ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ مشائخ کچھوچھ مقدسہ کبھی بھی اسلام کے دفاع سے پیچھے نہیں ہٹے اور ہر میدان میں خواہ تبلیغ ہو یا تدریس و تصنیف ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ ان شاء اللہ **الاشرفی جنتری** ۲۰۲۴ میں دیگر کتب کی رونمائی ہو گی۔ (بشکریہ: سید فضیل اشرف کچھوچھوی حفظہ اللہ)

امین شریعت حضرت علامہ شاہ رفاقت حسین اشرفی مظفر پوری علیہ الرحمہ

نام ونسب: آپ کا اسم گرامی مولانا رفاقت حسین کانپوری تھا۔ اور آپ کا نسبی تعلق مشہور بزرگ حضرت سید شاہ جلال الدین جڑھوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے: حضرت قبلہ رفاقت حسین بن مولوی شاہ عبد الرزاق بن شاہ حسین بخش بن خدا بخش بن میر شاہ تراب علی بن حضرت شاہ جلال الدین علیہم الرحمۃ۔ **تاریخِ ولادت**: مفتی رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۴ھ میں بھوانی، ضلع مظفر پور، ہندستان میں پیدا ہوئے۔ **تحصیلِ علم**: آپ نے ابتدائی تعلیم مرچا اسکول میں درجہ چار تک تعلیم پائی، بعدہ قریب کی بستی عارض پور کے مولوی طاہر حسین مرحوم سے فارسی گلستاں بوستاں تک پڑھی۔ بعد مدرسہ عزیزیہ بہار شریف میں داخل ہوئے حضرت مولانا شاہ حبیب الرحمٰن بہاری مرحوم سے شرح وقایہ شروع کی۔ دار العلوم کے اساتذہ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، مولانا حکیم سید عبد الحیٔ افغانی مولانا مفتی متقدمین کی کتابوں کا درس لیا۔ اس کے علاوہ دیگر مدارس میں مختلف علوم وفنون حاصل کئے۔ **بیعت وخلافت**: مفتی رفاقت حسین علیہ الرحمہ محبوب ربانی الحاج سید شاہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ کے مرید ہوئے۔ تمام سلاسل کی اجازت مرحمت ہوئی اور شجرۂ مبارکہ کی پشت پر دست مبارک سے سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ تحریر فرما کر اجازت دی۔ **سیرت وخصائص**: سلطان المتکلمین حضرت مولانا الحاج شاہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ چلتی پھرتی دینی درس گاہ تھے۔ آپ زمانۂ طالب علمی میں جس طرح دوسرے طلباء سے ممتاز تھے اسی طرح خداداد تدریسی صلاحیت نے آپ کو ایک منفرد مقام عطا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت صدر الشریعہ آپ کو اپنی معیت میں بریلی لائے، مدرسہ منظر اسلام میں درس وتدریس کا عہدہ سپرد کیا۔ ایک سال بعد مدرسہ محمدیہ جائس ضلع رائے بریلی کے صدر مدرس ہو کر تشریف لے گئے، کچھ عرصہ بعد مدرسہ محمدیہ سے علیحدگی اختیار کرلی، بعدہ محلہ قضیانہ میں قیام کر کے مطب کے ساتھ درس دیتے رہے۔ چند سال جامع مسجد سلطانپور کے خطیب رہے، یہاں مولوی امین نصیر آبادی کی سُنیت دشمن سرگمیوں کے انسداد کے لیے کوشش فرمائی، یہاں سے عقیدت مندانِ جائسی کی درخواست پر چند دن جائس قیام فرما کر وطن مراجعت فرمائی، وطن میں طبابت کا مشغلہ رہا۔ تین سال بعد پھر جائس تشریف لے گئے، تقریباً سترہ برس بعد مدرسہ احسن المدارس کانپور کے مفتئ اعظم کا منصب رفیع سپرد کیا۔ آپ کانپور سے بارادہ حج وزارت روانہ ہوئے، مکہ معظمہ میں الگ قیام جماعت کے سبب قاضی نجدی سے گفتگو ہوئی، آپ کامیاب اور وہ خائب وخاسر ہوا۔ بعدہٗ دربار نبوی میں میں حاضری دی، حضرت قطب مدینہ منورہ مولانا شاہ محمد ضیاء الدین قادری اشرفی مدظلہٗ نے سند حدیث اور سلسلۂ عالیہ قادریہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ **تاریخِ وصال**: آپ علیہ الرحمہ ۳ ربیع الثانی ۱۴۰۳ ہجری کو وصال ہوا۔

الاشرفی جنتری	فروری 2023	رجب المرجب ۱۴۴۴	چیت فصلی ۱۴۳۰	پھاگن بنگلہ ۱۴۲۹	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
بدھ	1	۹	۱۸	۱۸	عرس مجاہد دوراں سید مظفر حسین کچھوچھوی / حضور سرکار کلاں سید مختار اشرف کچھوچھوی علیہما الرحمہ
جمعرات	2	۱۰	۱۹	۱۹	ولادت حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ / عرس خواجہ باقی باللہ / مخدوم شاہ عظمت اللہ علیہما الرحمہ بائسی پورنیہ
جمعہ	3	۱۱	۲۰	۲۰	عرس محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ / مخدوم محمد منعم علیہ الرحمہ پٹنہ
سنیچر	4	۱۲	۲۱	۲۱	وصال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ
اتوار	5	۱۳	۲۲	۲۲	ولادت سیدنا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم
پیر	6	۱۴	۲۳	۲۳	عرس حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ (بہرائچ شریف) / عبد الولی شاہ علیہ الرحمہ سدھولی
منگل	7	۱۵	۲۴	۲۴	نیاز حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
بدھ	8	۱۶	۲۵	۲۵	عرس سید محمد اشرفی (المعروف حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ (کچھوچھہ شریف)
جمعرات	9	۱۷	۲۶	۲۶	عرس سید بدھن شاہ علیہ الرحمہ اناؤ
جمعہ	10	۱۸	۲۷	۲۷	عرس حضرت شاہ بسنت علیہ الرحمہ پٹنہ / وصال علامہ تحسین رضا خاں علیہ الرحمہ بریلی شریف
سنیچر	11	۱۹	۲۸	۲۸	عرس حضرت ارجن شاہ بابا سہروردی علیہ الرحمہ گجرات / شاہ عبد الرزاق شیر نگ علیہ الرحمہ نوادہ
اتوار	12	۲۰	۲۹	۲۹	وصال حضرت خواجہ علاؤالدین عطار علیہ الرحمہ
پیر	13	۲۱	۳۰	۳۰	وصال مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ
منگل	14	۲۲	۳۱	یکم پھاگن	کونڈے کی نیاز / عرس امام المحدثین سید دیدار علی علیہ الرحمہ (خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
بدھ	15	۲۳	یکم چیت	۲	وصال حضرت سیدنا موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ
جمعرات	16	۲۴	۲	۳	مخدوم العالم شیخ عمر علاء الحق والدین گنج نبات لاہوری علیہ الرحمہ (پنڈوہ شریف بنگال)
جمعہ	17	۲۵	۳	۴	وصال خلیفہ حضور مخدوم کچھوچھہ حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ
سنیچر	18	۲۶	۴	۵	شب معراج شریف / عرس چادر والے بابا علیہ الرحمہ بنگلور / مہا شیوراتری
اتوار	19	۲۷	۵	۶	وصال حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ / عرس حضرت نوح بھکری سہروردی علیہ الرحمہ
پیر	20	۲۸	۶	۷	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
منگل	21	۲۹	۷	۸	اعلی حضرت میر سرخ سید جلال الدین علیہ الرحمہ میٹھا نیم ناگپور
بدھ	22	یکم شعبان المعظم	۸	۹	عرس مولانا سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعرات	23	۲	۹	۱۰	ولادت امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ
جمعہ	24	۳	۱۰	۱۱	ولادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
سنیچر	25	۴	۱۱	۱۲	عرس بابا بدر الدین شاہ نظامی کمہریا شریف (مہوبا)
اتوار	26	۵	۱۲	۱۳	وصال حضرت حکیم سید مقبول اشرف اشرفی الجیلانی علی الرحمہ کچھوچھہ شریف
پیر	27	۶	۱۳	۱۴	وصال شمس العلماء حضرت مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی کشن گنج / سید محمد کالپی شریف علیہما الرحمہ
منگل	28	۷	۱۴	۱۵	عرس حضرت ابو البرکات / عرس مخدوم شاہ بنارسی / عرس شیخ ابو سعید مخزومی علیہما الرحمہ

WhatsApp: +91-7282896933 Email: aalerasoolahmad@gmail.com Follow on **Twitter**: https://twitter.com/AaleRasoolAhmad

https://www.facebook.com/SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif Join **Telegram**: https://t.me/AlAshrafiLibrary

ہم شبیہ غوث جیلانی اعلیٰ حضرت اشرفی جیلانی قدس سرہ

مجدد سلسلہ اشرفیہ وارث علوم مخدوم اشرف سمنانی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی المعروف اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو "ہم شبیہ غوث جیلانی" کہا جاتا ہے اس پر کوئی معترض بھی نہیں بلکہ سارے سنی حضرات معترف ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ اکابرین اہل سنت و جماعت کی کتب میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو "ہم شبیہ غوث جیلانی" لکھا گیا ہے اور کس اعتبار سے اکابرین اہل سنت وبزرگان دین متین نے کہا ہے وہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ مثلاً امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی اشرفی علیہ الرحمہ محبوب ربانی سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے متعلق لکھتے ہیں: ارباب کشف نے فرمایا ہے کہ آپ حسن صوری کے اعتبار سے اپنے جد امجد غوث اعظم حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شبیہ (ہم شکل) تھے، اور حسن معنوی کے اعتبار سے اولیائے کرام میں محبوبیت کے مرتبہ چہارم پر فائز تھے۔ (بشیر القاری بشرح صحیح بخاری ص ۱۷ تا ۱۸، بعنوان: دیباچہ، مصنف صدر العلماء امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ، ناشر: میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حضرت علامہ مولانا طیب الدین صدیقی اشرفی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "مولانا عبد الحمید سالم میاں (رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین بدایوں نے فرمایا کہ: ہمارے دادا حضرت مولانا شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ (اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) کو اجمیر شریف میں دیکھا اور وہاں سے حضرت (اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ) کو بدایوں ساتھ لے آئے اور لوگوں سے فرمایا کہ: آپ ہم شبیہ غوث اعظم ہیں جن کو شبیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ دیکھنے کی تمنا ہے وہ آپ کو دیکھے۔ (ماخوذ از: سیرت اشرفی جلد ۴۳)

یاد رہے! یہ اعلیٰ حضرت تاج الفحول محب رسول شاہ عبد القادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ جنھوں نے اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو "ہم شبیہ غوث جیلانی" کہا بلکہ فرمایا جن کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شبیہ دیکھنی ہو وہ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو دیکھے۔ یہاں ایسا نہیں ہے کہ صرف محبت میں انہوں نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو "ہم شبیہ غوث جیلانی" کہہ دیا بلکہ حضرت عبد القادر بدایونی علیہ الرحمہ تو وہ ہیں جنہوں نے متعدد مرتبہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے رخ انور کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں بھی دیکھوں جو تو نے دیکھا ہے — روز سعی صفا محب رسول

ہاں یہ سچ ہے کہ یاں وہ آنکھ کہاں! — آنکھ پہلے دلا محب رسول

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے مذکورہ اشعار کی تشریح میں لکھا ہوا ہے کہ: حضور تاج الفحول کو یوں تو متعدد بار سرکار غوث پاک نے اپنے رخ پر نور کی زیارت سے مشرف کیا مولانا ضیاء القادری صاحب لکھتے ہیں: منزل قرب میں اس درجہ اتصال اور ذوق وصال آپ کو حاصل تھا کہ نظروں سے حجابات اٹھا کر بے پردہ جلوہ گری کا خمار آنکھوں میں ہر لحظہ کیف انگیز تھا۔ (اکمل التاریخ جلد ۲، صفحہ ۲۱۲)

لیکن پہلی مرتبہ اس راز سے پردہ اس وقت اٹھا جب آپ حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ صفا مروہ کی سعی کے دوران جن مقامات پر تیزی کے ساتھ چلنا چاہئے۔ ان مقامات پر بھی آپ آہستہ آہستہ قدم رکھ رہے تھے خدام کو بڑا تعجب ہوا لیکن رعب وجلال کا یہ عالم تھا کہ کسی میں پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ بعد میں آپ کے شاگرد رشید اور شہزادہ خانوادہ برکات حضرت حاجی اسماعیل حسن صاحب علیہ الرحمہ (احسن العلما حضرت حسن میاں مارہروی) کے نانا نے دریافت کیا کہ حضور کی وہ کیا کیفیت تھی؟

شہزادہ گرامی کا سوال سن کر حضور تاج الفحول آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ صاحبزادے اگر کوئی اور پوچھتا تو میں نہ بتاتا مگر چوں کہ آپ میرے مخدوم زادے ہیں اس لیے آپ سے عرض کرتا ہوں کہ سعی کے وقت شہنشاہ بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ میرے آگے آگے چل رہے تھے اس لئے حضور کی تعظیم کے لئے میں آہستہ آہستہ آپ کے پیچھے چل رہا تھا۔اس واقعہ کی طرف ایک باریک سا اشارہ خود حضور تاج الفحول نے اپنے دیوان منقبت میں بھی لکھاہے فرماتے ہیں:

سنا ہے جب تم صفا مروہ پہ آکر جلوہ کرتے ہو ہوے ہیں مست کیا حجاج اے محبوب سبحانی

(چراغ انس قصیدہ مدحیہ"در شان اعلیٰ حضرت تاج الفحول شاہ عبد القادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ"ص ۳۸ تا ۴۰،مصنف: امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ،ناشر:اعلیٰ حضرت تاج الفحول اکیڈمی بدایوں شریف)

معلوم ہوا کہ جس اعلیٰ حضرت محب رسول شاہ عبد القادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ نے اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کو ہم شبیہ غوث جیلانی کہاوہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے رخ انور کی زیارت کر چکے تھے۔

حضرت علامہ سید غلام بھیک نیرنگ اشرفی علیہ الرحمہ (مرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں) حضور سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:"ہمارے اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ ایک خاص اعتبار سے محض ظاہر بیں آنکھوں کے لیے ایک عجیب تصویر دل کش ہیں،یعنی آپ کو اکثر مشائخ نے آپ کے جد اعلیٰ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی سید ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے شکل وصورت میں نہایت مشابہ بیان کیاہے"۔(صدر العلماء محدث میرٹھی حیات وخد مات جلد۲صفحہ ۲۷۱،ناشر ادارہ ترویج و اشاعت مسجد نور الاسلام بولٹن یو کے)

حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز علیہ الرحمہ نے فرمایا:حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بڑی خصوصیتوں کے مالک تھے ان میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نہایت خوبصورت وجیہ اور لانبے تھے،اب تک آپ جیسا چہرہ دیکھنے میں نہیں آیا،آپ کا لقب شبیہ غوث "اعظم" تھا، حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو عالم خواب میں دیکھنے والوں نے اس کی شہادت دی ہے،اور ان کے (یعنی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے) شبیہ غوث اعظم ہونے کا اقرار کیاہے۔(ملفوظات حافظ ملت ص ۷۰'مرتب:مولانا اخترحسین فیضی مصباحی'اشاعت ۱۴۱۵ھ'ناشر المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ'بحوالہ- قلمی یادداشت:از مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:فقیر کے دادا پیر حضور اشرفی میاں جیلانی قدس سرہ بالکل ہم شکل حضور غوث الثقلین تھے جہاں بیٹھ جاتے تھے مسلم وغیر مسلم زائرین کا ہجوم لگ جاتا تھا،بہت لوگ انہیں دیکھ کر ہی مسلمان ہو گئے،یہ ہے اس حدیث کہ (تم میں بہترین وہ ہیں کہ جو جب دیکھے جائیں تو خدا یاد آجائے) کی جیتی جاگتی تفسیر۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۶،ص ۸۴۴،باب الحب فی اللہ و من اللہ کی حدیث نمبر ۸۵۱، کی تشریح کے تحت)

قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے جو ظاہری حسن و جمال اور جاہ وجلال عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے حضرت "اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ "کو شبیہ غوث اعظم کہا جاتا تھا ان کے چہرہ پرنور کی زیارت سے دل پر اتنا گہرا اثر پڑتا تھا کہ اندر سے ضمیر چیخ اٹھتا تھا کہ یہ اللہ کا سچا ولی ہے۔(ارشد کی کہانی ارشد کی زبانی ص ۳۰ تا ۳۱۔ترتیب خوشتر نورانی۔اشاعت ستمبر ۲۰۰۷ء ناشر مکتبہ جام نور دہلی)

غوث کی شکل پائی تو خواجہ کا رنگ اشرفی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
جن کی صورت دیکھ کر سارا زمانہ کہہ اٹھا ہم شبیہ غوث جیلاں اعلیٰ حضرت اشرفی

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی علیہ الرحمہ کے حسن صوری کو دیکھ کر بے ساختہ کہہ اٹھے تھے۔ **اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں اے نظر کردہ وپروردہ سہ محبوباں**

اعلیٰ امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ نے مذکورہ شعر میں "ہم شبیہ غوث جیلانی" کی طرف ہی اشارہ کیا ہے ملاحظہ کریں امام اہل سنت کے مذکورہ شعر کی تشریح اکابرین اہل سنت سے چناں چہ "فخر السادات محدث اعظم ہند حضرت سید محمد اشرفی جیلانی کچھو چھوی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کی تصریح بذریعہ اشعار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سیرت پاک کہ خلق نبوی کا ساماں

صورت خوب کہ ہم صورت غوث جیلاں

آپ کی ذات کہ اک ثانی شاہ سمناں

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں

اے نظر کردہ وپروردہ سہ محبوباں (بحوالہ: سیرت اشرفی ص ٤٤)

امام النحو علامہ سید غلام جیلانی میر ٹھی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مجد د مائۃ حاضرۃ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ القوی کے قلم حقیقت رقم نے اپنے محققانہ انداز میں آپ (اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھو چھوی علیہ الرحمہ) کے مذکورہ بالا ہر دو حسن صوری و معنوی کی جانب راہ نمائی کرتے ہوئے عرض کیا تھا: اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں

اے نظر کردہ وپروردہ سہ محبوباں

(بحوالہ: بشیر القاری بشرح صحیح بخاری ص نمبر ١٧ تا ١٨، بعنوان دیباچہ:مصنف صدرالعلما ءامام النحو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی،ناشر میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

نائب مفتی اعظم ہند علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کے مذکورہ شعر کی مراد ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حضرت "اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ" کا حلیہ جمال کا ہر نقش و نگار میرے دل و دماغ پر ثبت ہے؛ سبحان اللہ وہ نورانی دلکش چہرہ جس پر فردوس کی بہاریں قربان اور کیوں نہ ہو کہ مجدد اعظم اعلی حضرت قدس سرہ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں اے نظر کردہ وپروردہ سہ محبوباں

جس مجلس میں تشریف رکھتے ایسا معلوم ہوتا: ملاء قدس کا کوئی فرشتہ جلوہ گر ہے: جو دیکھتا ہوش و خرد کھو بیٹھتا۔(ماہنامہ اشرفیہ؛ صدر الشریعہ نمبر ص ٥٨ تا ٥٩)

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی اشرفی مشہدی محدث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ شہزادہ سید ابو البرکات سید احمد اشرفی محدث لاہوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے آپ کے چہرے کو دیکھ کر یہ اشعار کہے تھے۔

اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں (ماخوذ از:کتاب بنام/سیدی ابو البرکات ص ٧٣ تا ٧٤۔مصنف سید محمود احمد رضوی/ناشر شعبہ تبلیغ دارالعلوم حزب الاحناف لاهور)

پھر باضابطہ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کچھو چھوی علیہ الرحمہ کو ہم شبیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ لقب سے یاد کیا جانے لگا چناں چہ ڈاکٹر محمد عبد النعیم عزیزی ایڈیٹر اسلامک ٹائمس اردو بریلی شریف "حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ جو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی قادری علیہ الرحمہ کے بڑے شہزادے تھے نیز جن کو اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں

کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت بھی حاصل تھی" ان کے متعلق لکھتے ہیں: "حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ سے آپ "حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ" کو بے پناہ انسیت والفت تھی اور دونوں میں اچھے اور گہرے مراسم بھی تھے، ان کو آپ ہی نے "شبیہ غوث اعظم" کا لقب دیا تھا حجۃ الاسلام ہر جلسہ خصوصا بریلی شریف کی تقریبات میں ان کا شاندار تعارف کراتے۔(فتاویٰ حامدیہ، ص ۷۱، ناشر: ادارہ اشاعت تصانیف رضا رضا نگر بریلی شریف، تقسم کار رضوی کتاب گھر دھلی)

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب والشہادۃ کہنا جائز ہے؟

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کیا ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے "عالم الغیب والشہادۃ" کا لفظ استعمال کرنا درست ہے۔ اگر نہیں تو کوئی سنی عالم دین اپنی تقریر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے "عالم الغیب والشہادۃ" کا لفظ استعمال کرے تو ان پر شرعی کیا حکم عائد ہوگا؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔ المستفتی:- شجیر الدین سراجی راج محلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الجواب بعون الملک الوہاب۔ عالم الغیب والشہادۃ کی خصوصیت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے: عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ (سورۃ الانعام آیت ۷۳) ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعطائے الٰہی عالم غیب یعنی غیب داں ضرور ہیں۔ لیکن عالم الغیب یا عالم الغیب والشہادۃ کا اطلاق حضور پر جائز نہیں۔ جیسا کہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ "فتاوی رضویہ" میں لکھتے ہیں: "ہماری تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اُس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً بے شمار غیوب و ماکان و مایکون کے عالم ہیں مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً عزت جلالت والے ہیں تمام عالم میں ان کے برابر کوئی عزیز و جلیل ہے نہ ہوسکتا ہے مگر محمد عزوجل کہنا جائز نہیں [فتاویٰ رضویہ مترجم، ج ۲۹، ص ٤٠٤، رسالہ الاعتقاد الاحباب فی الجمیل المصطفیٰ والآل والأصحاب، ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور] اور علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ "فتاوی فیض الرسول" میں لکھتے ہیں: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم غیب یعنی غیب داں ضرور ہیں. لیکن عالم الغیب کا اطلاق حضور پر جائز نہیں۔ هكذا قال العلماء لاهل السنة ولجماعة، [فتاویٰ فیض الرسول ج ۱، ص ۲٤، بعنوان کتاب العقائد] اور نائب مفتی اعظم ہند علامہ شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ "فتاوی شارح بخاری" میں لکھتے ہیں: "بعض الفاظ کی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہوتے ہیں، ان کا اطلاق اللہ عز وجل کے علاوہ کسی پر نہیں ہوتا، جیسے رحمن کہ اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں مگر حضور کو رحمٰن کہنا منع ہے۔ اسی طرح اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں مگر عالم الغیب کہنا منع ہے۔ [فتاویٰ شارح بخاری ج ۱، ص ٤٤٨ ، ناشر دائر البرکات گھوسی ضلع مئو یوپی] مذکورہ عبارات سے اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا سے غیب داں ضرور ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عالم غیب کا لفظ استعمال کیا جائے گا اور عالم الغیب والشہادۃ یا عالم الغیب لفظ کا استعمال صرف اللہ عزوجل کے لیے ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عالم الغیب یا عالم الغیب والشہادۃ کا اطلاق ناجائز و حرام ہے لہٰذا اگر کوئی سنی عالم دین دوران تقریر اپنی تقریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ عالم الغیب والشہادۃ کا استعمال کرتا ہے تو وہ ناجائز و حرام کا مرتکب ہوگا، ایسے سنی عالم دین کو فوراً مطلع کیا جائے تاکہ وہ رجوع و توبہ کرلیں! (بشکریہ علامہ شبیر احمد راج محلی حفظہ اللہ)

الاشرفی جنتری	مارچ 2023	شعبان المعظم ۱۴۴۴	بیساکھ فصلی ۱۴۳۱	چیت بنگلہ ۱۴۲۹	لادت / وصال / عرس / تعطیلات
بدھ	1	۸	۱۵	۱۶	عرس حضرت بابامیاں چنو سہر وردی علیہ الرحمہ
جمعرات	2	۹	۱۶	۱۷	عرس حضرت مخدوم شاہ سیتاپوری علیہ الرحمہ / حضرت حمید الدین ناگوری سہر وردی علیہ الرحمہ دہلی
جمعہ	3	۱۰	۱۷	۱۸	عرس قطب گوگی حضرت سید چندا حسینی علیہ الرحمہ
سنیچر	4	۱۱	۱۸	۱۹	عرس مخدوم شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ / وصال مفتی زین الدین علیہ الرحمہ بنگال
اتوار	5	۱۲	۱۹	۲۰	شہادت محمد بن قاسم (فاتح اول ہندوستان)
پیر	6	۱۳	۲۰	۲۱	وصال حضرت سید فضل حسین اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	7	۱۴	۲۱	۲۲	**شب برات** / وصال مفتی مظہر اللہ مسجد فتح پوری دہلوی علیہ الرحمہ / **ھولی**
بدھ	8	۱۵	۲۲	۲۳	عرس حضرت شاہ داؤد قریشی سہر وردی علیہ الرحمہ بہار شریف
جمعرات	9	۱۶	۲۳	۲۴	عرس باباچندن بنارسی علیہ الرحمہ / وصال پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ
جمعہ	10	۱۷	۲۴	۲۵	وصال خواجہ بایزید بسطامی / حضرت مولانا حنیف قادری علیہما الرحمہ نیپال
سنیچر	11	۱۸	۲۵	۲۶	وصال مولانا عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ / وصال سید یحییٰ میاں علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
اتوار	12	۱۹	۲۶	۲۷	عرس حضرت سید اکمل شاہ اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
پیر	13	۲۰	۲۷	۲۸	وصال مفسر قرآن سید ابوالحسنات اشرفی علیہ الرحمہ پاکستان (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں علیہ الرحمہ)
منگل	14	۲۱	۲۸	۲۹	عرس حضرت سید شاہ ہادی اشرف بیتھو شریف / حضرت سید لعل شہباز قلندر سہر وردی پاکستان علیہما الرحمہ
بدھ	15	۲۲	۲۹	۳۰	وصال حکیم سید نذر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ / عرس سید رسول نما بنارسی علیہ الرحمہ
جمعرات	16	۲۳	۳۰	یکم چیت	عرس بسم اللہ قادری علیہ الرحمہ مباکپور
جمعہ	17	۲۴	یکم بیساکھ	۲	وصال خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
سنیچر	18	۲۵	۲	۳	عرس سید عبد اللطیف بڑی امام (پاکستان) / حضرت سید یحیٰ ترمذی سہر وردی گجرات علیہما الرحمہ
اتوار	19	۲۶	۳	۴	وصال حضرت ولی اللہ بخاری علیہ الرحمہ / عرس مولانا نور الحق علیہ الرحمہ لکھنؤ
پیر	20	۲۷	۴	۵	عرس خواجہ وحید اصغر تکیہ شریف بارسوئی کٹیہار / حضرت وجیہہ الدین سہر وردی علیہما الرحمہ
منگل	21	۲۸	۵	۶	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
بدھ	22	۲۹	۶	۷	عرس حضرت نعمت اللہ پھلواری شریف بہار / رمضان کا چاند دیکھئے
جمعرات	23	۳۰	۷	۸	جس نے فقر وفاقہ کے ساتھ علم طلب کیا وہ فہم کا وارث بنا۔ (امام ابراہیم آجری علیہ الرحمہ)
جمعہ	24	یکم رمضان المبارک	۸	۹	ولادت حضور غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی
سنیچر	25	۲	۹	۱۰	عرس سید شاہ تراب الحق علیہ الرحمہ (پاکستان)
اتوار	26	۳	۱۰	۱۱	ولادت حضرت غلام قادر جیلانی علیہ الرحمہ
پیر	27	۴	۱۱	۱۲	وصال حضرت خاتون جنت سیدتنا بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا (مدفن جنت البقیع مدینۃ المنورہ)
منگل	28	۵	۱۲	۱۳	وصال سید تقی اشرف اشرفی الجیلانی جائسی / آل حسن اشرفی ہاپوری علیہما الرحمہ
بدھ	29	۶	۱۳	۱۴	عرس ابوالبرکات مارہرہ شریف / علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی گھوسوی علیہما الرحمہ
جمعرات	30	۷	۱۴	۱۵	عرس سید ہاشم پیر دستگیر بیجاپوری / مولانا بدر الدین قادری رضوی علیہما الرحمہ / **رام نومی**
جمعہ	31	۸	۱۵	۱۶	عرس اکبر شاہ وارثی میرٹھی علیہ الرحمہ / حاجی گوہر علی شاہ علیہ الرحمہ

خانقاہ منیر شریف: ایک تعارفی خاکہ

حضور تاج الفقہا، فاتح الہند، عطاء النبی فی الہند، رفیقِ امام غزالی، فارغِ مدرسہ نظامیہ بغداد، جد مخدوم یحییٰ منیری، بانیِ خانقاہ منیر شریف، حضرت سیدنا امام محمد ابن ابو بکر ہاشمی مطلبی قدس الخلیلی فلسطینی ثم منیری (متوفیٰ: جبل الہند، مکہ مکرمہ) عرف امام تاج فقیہ قدس سرہ کے دستِ مبارک سے منیر شریف کی سرزمین پر جس خانقاہ کی بنیاد رکھی گئی، اسے برصغیر کی سب سے پرانی خانقاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام تاج فقیہ قدس سرہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ کے رفیقِ درس ہیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت تقریباً ۴۵۰ہجری میں ہوئی۔ مدرسہ نظامیہ بغداد کی بنیاد ۴۵۷ہجری میں پڑی۔ پھر آپ نے اس مدرسے میں داخلہ لیا اور وہیں تعلیم کی تکمیل بھی کی۔ آپ نے اس وقت کے رائج علوم میں ایسی دست رس حاصل کی کہ آپ کو "تاج الفقہا" کے لقب سے سرفراز کیا گیا، جو بعد میں کثرتِ استعمال سے "تاج فقیہ" ہو گیا۔ دینی علوم سے فراغت کے بعد آپ نے روحانی علوم کی طرف اپنی عنانِ توجہ موڑی اور اس کے لیے شیخِ یگانہ حضرت سیدنا امام ابو علی فارمدی قدس سرہ کے پاس زانوے تلمذتہ کیا۔ انھی کے دستِ حق پرست پر بیعت و ارادت کا شرف بھی حاصل ہے اور اجازت و خلافت بھی انھی سے ملی۔ حضرت سیدنا امام ابو علی فارمدی قدس سرہ امام تاج فقیہ ہاشمی قدس سرہ کے ساتھ ساتھ امام غزالی قدس سرہ کے بھی مرشدِ طریقت ہیں۔ اس کے بعد امام غزالی قدس سرہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں ہی مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے اور امام تاج فقیہ ہاشمی قدس سرہ قدس الخلیل پہنچ کر انبیاے کرام کی بارگاہوں کے متولی کے عہدے پر فائز ہوئے، جو آپ کے آبا و اجداد سے چلا آرہا تھا۔ چند سالوں کے بعد بشارتِ نبوی کے مطابق عازمِ ہند ہوئے اور تقریباً چھٹی صدی ہجری کے شروع میں منیر شریف آئے اور خواہر زادۂ غوثِ اعظم حضرت سیدنا خطیر الدین ابدال جیلانی، برادرِ مصنفِ ہدایہ حضرت سیدنا علامہ رکن الدین مرغینانی، شہزادۂ ترکی حضرت سیدنا میر سید علی احمد ترک، شہزادۂ غزنی حضرت سیدنا تاج الدین خواند گاہ غزنوی، سالارِ سپاہ حضرت سیدنا قطب سالار ربانی اور حضرت سیدنا سالار مسعود غازی کے اقربا کو اپنے ہم راہ لے کر آئے۔ سیاسی طور پر یہاں کے حکم راں کو شکست دے کر فتح و کام رانی کا علم لہرایا اور اسی وقت یہاں ایک خانقاہ کی بنا ڈالی، جسے دنیا خانقاہ منیر شریف سے جانتی ہے۔

اسی وقت امام تاج فقیہ قدس سرہ نے ایک درس گاہ کی بھی بنیاد رکھی، جس کی نئی شکل "جامعہ امام تاج الفقہا" ہے۔ امام تاج فقیہ قدس سرہ کے ذخیرۂ کتب کو وسعت دے کر "مخدوم شاہ دولت منیری لائبریری" کا نام دے دیا گیا۔ امام تاج فقیہ قدس سرہ نے جو تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کا کام کیا اسی کو جاری رکھنے والے ادارے کو "مخدوم یحییٰ منیری ریسرچ سینٹر" سے موسوم کر دیا گیا۔ امام تاج فقیہ قدس سرہ نے تقریباً چھٹی صدی ہجری کے شروع میں اس خانقاہ کی بنیاد ڈالی۔ الحمد للہ! اس وقت سے تا حال یہاں سے رشد و ہدایت، تعلیم و تعلم، تحقیق و تدقیق، تصنیف و تالیف اور خلقِ خدا کی رہ نمائی کا کام جاری و ساری ہے۔

امام تاج فقیہ ہاشمی قدس سرہ کے بعد ان کے بڑے صاحب زادے اور جانشیں عماد الملۃ والدین حضرت سیدنا مخدوم شاہ اسرائیل منیری قدس سرہ نے ذمے داری سنبھالی، پھر سلطان المخدومین حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ جانشیں ہوئے اور حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی و حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی رفاقت میں مدرسہ نظامیہ بغداد سے فراغت اور حضرت شہاب الدین سہروردی، حضرت ابو نجیب سہروردی اور حضرت نجم الدین کبریٰ ولی تراش قدس سرہم سے خلافت پاکر امام تاج فقیہ قدس سرہ کی جانشینی کا حق ادا کر دیا۔

سلطان المخدومین حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ النورانی کے بعد آپ کے بڑے صاحب زادے حضرت سیدنا مخدوم شاہ جلیل الدین منیری قدس سرہ النورانی آپ کے جانشیں ہوئے اور دوسرے صاحب زادے مخدوم شرف الدین ابن یحییٰ منیری قدس سرہ النورانی نے بہار شریف، نالندہ بہار میں اپنی خانقاہ الگ بنائی۔

حضرت مخدوم جلیل الدین منیری قدس سرہ کے بعد آٹھویں پشت میں ایک مشہور بزرگ حضرت مخدوم دولت منیری قدس سرہ ہوئے۔ انھوں نے بھی رشد وہدایت اور خلقِ خدا کی خدمت میں اپنا تن من دھن سب کچھ تج دیا۔ اس خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی ہیں جو خدمتِ دین اور خلقِ خدا کی رہ نمائی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ عاجزی وانکساری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ سیرت وکردار میں جن کی طرح ڈھونڈنے سے نہیں ملتا۔ بلاشبہ اس خانقاہ سے از ابتدا تا حال خلقِ خدا کی خدمت اور رشد وہدایت کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

بڑی درگاہ: منیر شریف کی بڑی درگاہ وہ مقام ہے جہاں صوبہ بہار کے عظیم بزرگ حضور سلطان المخدومین حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ کا مزارِ مبارک ہے۔ منیر شریف کے اور متبرک مقامات میں خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے۔ یہ تالاب سے متصل اونچے ٹیلے پر پورب کی طرف ہے۔ اس روضے کا احاطہ وسیع ہے اور دیواروں کی حد بندی کی ہوئی ہے۔ اس میں دو بڑے دروازے ہیں، ایک پچھم کی جانب اور ایک اتر کی جانب، پچھم کی جانب ایک مسجد ہے جو پہلے عالی شان گنبدوں کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا گنبد گر جانے کی وجہ سے اب نہیں رہا۔ اس کے بیچ کا دروازہ اپنی اصلی حالت پر موجود ہے۔ اس کے آگے ایک صحن ہے۔ اتر جانب ایک سنگی (پتھر کا) دالان اور حجرہ ہے۔ درگاہ شریف کے احاطے میں مخدومِ پاک کے وضو کرنے کا ایک چبوترہ بھی ہے۔

بیچ احاطے میں ایک چبوترے پر حضور سلطان المخدومین حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ کا مزارِ مبارک ہے۔

اسی احاطے کے ارد گرد اولیاے کرام وشہزادگان وغیرہ کے سیکڑوں پختہ مزارات ہیں اور جابجا قناتی مسجدیں ہیں۔ بڑی درگاہ کے سائبان اور مسجد کی تعمیر دوسری بار ابراہیم خاں صوبہ دارِ گجرات نے ۱۰۱۴ ہجری میں کرائی تھی۔ تیسری بار مسجد کی چھت اور اتری دیوار کی تعمیر حضرت سید شاہ عنایت اللہ فردوسی منیری قدس سرہ نے کرائی تھی۔ چوتھی بار مسجد کی چھت کی تعمیر حضرت سید شاہ نور الدین احمد فردوسی منیری قدس سرہ نے اپنے دورِ سجادگی میں کرائی اور اسی چھت کے پلاسٹر وغیرہ کا کام اور احاطے میں بزرگوں کے مزارات پر سنگِ مرمر لگانے اور حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ کے حجرے اور وضو خانے کی تعمیر کا کام موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی کے دورِ سجادگی میں ہوا۔ درگاہ کے مغربی دروازے سے تالاب تک جانے کے لیے بہت کشادہ زینے (چوڑی سیڑھیاں) اسی دور کے بنے ہوئے ہیں۔ درگاہ شریف میں داخل ہونے کے لیے اصل دروازہ یہی ہے۔

چھوٹی درگاہ: منیر شریف کی چھوٹی درگاہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت سیدنا مخدوم شاہ کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ کے خاندان کے عظیم بزرگ حضرت سیدنا مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ آرام فرما ہیں۔ یہ مقبرہ آپ کے مرید ابراہیم خاں کاں کر گورنر گجرات اور بہار نے تعمیر کرایا تھا۔ روضے کی تعمیر کا جب خیال ہوا تو حضرت سے آپ کی زندگی ہی میں اس کی اجازت طلب کی۔ حضرت نے فرمایا کہ میرے بزرگوں نے آسمان کا سایہ اختیار کیا ہے، مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ خاں صاحب نے کہا: مجھے تعمیر کی اجازت دی جائے تاکہ میں بھی مرنے کے بعد اس میں دفن کیا جاؤں۔ اس طور پر اس عالی شان عمارت کی بنیاد پڑی۔

ابراہیم خاں بہت غریب تھے۔ مخدومِ پاک کی سفارش پر شہنشاہ اکبر کے نورتن عبد الرحیم خانِ خاناں نے ان کو گجرات میں ملازمت دی۔ ابراہیم خاں اپنی دلاوری اور حسنِ خدمت سے معزز ہو کر شاہی ملازمت تک بلند ہوئے اور تزکِ جہاں گیری کی تحریر کے مطابق عہدِ جہاں گیری میں دلاور خاں کے خطاب سے سرفراز کیے گئے اور تمام عمر کاٹھیاوار اور گجرات میں خدمتِ جلیلہ انجام دیتے رہے۔ گجرات ہی میں روضہ اور تالاب کا خاکہ تیار کیا اور تونگر قلی خاں بدخشانی ماہرِ تعمیرات کو اس کا نقشہ اور لوازمہ ٹھیک کرنے کو دیا۔ یہ عالی شان مقبرہ سر تا پا سنگِ چُنار کا بنا ہوا ہے۔ صوبے کی اور عمارتوں میں یہ عالی شان اور بہت خوب صورت عمارت ہے۔ ۵۸ فٹ مربع اور ۲ فٹ اونچے چبوترے پر واقع ہے۔ باہر کی چہار دیواری

۲۵ فٹ لمبی اور ۲۵۲ فٹ چوڑی اور ۱۰ فٹ اونچی ہے۔ چاروں کونے پر بارہ پہل کی بُرجیاں ہیں۔ دکھن پورب کی جانب جو برجی ہے اس کے دو تلے پر نہایت نفیس پتھر کی جالیاں ہیں، جس حصے پر مقبرہ ہے وہ باہر سے ۳۴ فٹ ۸ انچ مربع ہے اور اس کی چاروں جانب ۱۱ فٹ ۸ انچ چوڑا برآمدہ ہے۔ برآمدے کی چھت اعلیٰ قسم کی سنگ تراشی اور نقاشی کا نمونہ ہے چھت میں جابجا قرآنی آیتیں بھی کندہ ہیں۔ اس سنگ تراشی کا مقابلہ فتح پور سیکری کی بہترین سنگ تراشی اور نقاشی سے کیا جاسکتا ہے۔ اندر سے مقبرہ ۱۳ فٹ مربع ہے اور ہر طرف چار بڑے ستون ہیں، ستونوں کے درمیان نہایت پتلی دیوار ہے، محراب کی جالیوں پر عربی خط میں "اللہ کافی" لکھا ہوا ہے اور ستونوں کے برائیکٹ پر پتھر کی سلیاں رکھ کر اس کو ہشت پہل پھر دائرہ بنایا گیا ہے۔ مقبرے کے اندر قبروں میں بیچ کا مزار حضرت سیدنا مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ کا ہے۔ پائیں کی دو قبروں میں پورب کی قبر آپ کی اہلیہ محترمہ کی اور پچھم کی قبر بانیِ مقبرہ ابراہیم خاں کی ہے۔ ابراہیم خاں کا انتقال ۱۰۸۰ ہجری میں ہوا اور حسبِ وصیت مقبرے کے اندر اپنے پیر کے پہلو میں دفن ہوئے۔ مقبرے کے دروازے پر دو کتبے ہیں، ایک سے مخدوم پاک کا سنِ وصال نکلتا ہے اور دوسرے کتبے سے تکمیلِ روضہ کی تاریخ ظاہر ہوتی ہے۔ دکھن اور پچھم کی جانب پتھر کے ستونوں پر کھلی ہوئی گیلریاں ہیں۔ پچھم والی گیلری کے بیچ میں ایک خوش نما لداو چھت کی شان دار مسجد ہے۔ اس میں ایک کتبہ ہے، جس کی اول دو سطروں میں قرآنِ پاک کی آیتیں اور آخر سطر میں سن تعمیر ۱۰۲۸ ہجری کندہ ہے۔

مسجد کے سامنے ایک چبوترے پر بزرگوں کے مزارات ہیں۔ مسجد سے دکھن جانب سائبان میں ایک زمین دوز حجرہ ہے، جس میں جانے کے لیے زینے بنے ہوئے ہیں۔ یہ بزرگوں کے عبادت کرنے کی جگہ ہے، جسے حکومت نے بند کروادیا ہے۔ درگاہ سے تالاب کی طرف جانے کے لیے ایک سنگی دروازہ ہے۔ دکھن پچھمی کونے پر ایک خوب صورت حجرہ اور دکھن پوربی کونے پر ایک ناغول ہے، جس کی دیوار اعلیٰ قسم کے پتھر کی جالی دار بنی ہوئی ہے۔ تالاب کی طرف دو ناغول ہیں، جو فضائیت کے اعتبار سے کافی بہتر ہیں۔ مقبرے سے اتر کی جانب عظیم الشان صدر پھاٹک ہے، جس میں جانے کا راستہ ۵ فٹ ۹ انچ چوڑا ہے۔ طرزِ تعمیر مغلیہ ہے۔ پھاٹک کی دونوں جانب ہشت پہل خوب صورت بُرجیاں ہیں، جن پر جانے کے لیے زینے بنے ہوئے ہیں۔ دروازے کے باہر ۳۰ فٹ لمبا اور ۱۲ فٹ چوڑا خوب صورت سنگی چبوترہ ہے۔ صدر پھاٹک پر تین کتبے ہیں، جن میں دو عربی میں اور ایک فارسی میں ہے۔ تالاب کی چاروں جانب دو دو گومتیاں بنائی گئی ہیں۔ تالاب میں جانے کے لیے چاروں طرف سے زینے بنائے گئے ہیں اور اس سے دکھن بلندی پر حکومت کا پر فضا ڈاک بنگلہ بنا ہوا ہے۔ اسی کے احاطے میں وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار کی طرف سے ایک عالی شان رِسورٹ کی تعمیر کرائی گئی ہے۔

خانقاہ شریف: منیر شریف میں حضرت سیدنا امام محمد تاج فقیہ ہاشمی قدس سرہ نے خانقاہ کی بنیاد ڈالی اور اپنے مقدس وجود سے اس کو شرف بخشا ہے۔ برِّ صغیر میں یہ پہلی خانقاہ ہے جہاں سے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خانقاہ پانچ در کی ہے جس کے آگے کھلا ہوا صحن تھا جسے موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی کے ذریعے سماع خانے میں تبدیل کر دیا گیا۔

تکیہ شریف: اس میں ایک پایے سے ملا ہوا سنگی تکیہ ہے، جس سے ٹیک لگا کر حضرت امام محمد تاج فقیہ قدس سرہ بیٹھتے تھے۔ اس وقت سے اب تک عرس کے دنوں میں سجادہ نشیں وہیں بیٹھا کرتے ہیں۔

رواق شریف: اس سے متصل ایک مکان "رواق" کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں پتھر کا ایک کمرہ، ایک دالان اور ایک حجرہ ہے۔ اس کمرے میں ملک کے ممتاز بزرگ مخدوم شرف الدین ابن یحییٰ منیری قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی کے اندر ایک کونے میں آپ کی ناف شریف بھی دفن ہے۔ اس کے اندر لکڑی کی ایک پرانی چوکی ہے جس پر آپ کی والدہ ماجدہ نماز پڑھا کرتی تھیں۔ یہ اب بہت شکستہ حالت میں ہے۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بغیر جوڑ کا ایک ٹکڑا تراشا ہوا ہے جو چوکی کی شکل میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اسی کمرے سے ملا ایک

حجرہ ہے جس میں سلطان المخدومین حضرت سیدنا کمال الدین یحییٰ منیری قدس سرہ عبادت کیا کرتے تھے۔ اس مکان کی دیوار اور چھت اسی زمانے کی ہے۔ اتر جانب کی دیوار ۱۹۳۴ عیسوی کے زلزلے میں نقصان ہو گئی تھی، جس کی مرمت ہو چکی ہے۔ سائبان میں ایک چھوٹا کمرہ غالباً آپ کی والدہ ماجدہ کا ہے۔ رواق شریف کی پرانی عمارت کی حفاظت کے لیے اس کے اوپر ایک بڑا سا سائبان تعمیر کرایا گیا ہے، جس کی چھت پر مکرانہ سے لائے ہوئے سنگِ مرمر کی برجیاں لگائی گئی ہیں اور نیچے کے دالان کو چاروں طرف مکرانہ سے لائے ہوئے سنگِ مرمر کی خوش نما جالیوں سے سجایا گیا ہے۔ یہ کام بھی موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی کی نگرانی میں ہوا ہے۔

حجرہ مخدوم شاہ دولت منیری: خانقاہِ منیر شریف کے صدر دروازے پر حضرت سیدنا مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ النورانی کا حجرہ شریف ہے، جس میں آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ مقامی روایت کے مطابق آپ کی تصنیف کردہ جتنی کتابیں تھیں آپ نے انھیں اپنے حجرے ہی میں اپنے ہاتھوں سے یہ کہتے ہوئے دفن کر دیا کہ میری طرح جو ہوگا اسے یہ ساری چیزیں مل جائیں گی۔

حویلی سجادگانِ منیر شریف: خانقاہ کے احاطے میں تقریباً چار سو برس پرانی ایک حویلی ہے، جو سجادگان اور ان کے خاندان کے لوگوں کے رہنے کی جگہ ہے، جس کے اندر مٹی کا بنا دو منزلہ مکان اور کچھ کمرے آج بھی موجود ہیں۔

مہمان خانہ: یہ عمارت بارہ دری کی صورت میں تھی، جس کے گر جانے کے بعد موجودہ سجادہ نشیں نے ایک بڑی عمارت کی تعمیر کرائی، جو تین منزل پر مشتمل ہے۔ اس کے آدھے حصے میں مردوں کے لیے اور آدھے حصے میں عورتوں کے رہنے کے لیے بہترین انتظام کیا گیا ہے۔

لنگر خانہ: یہ عمارت بھی موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی کے دورِ سجادگی میں نئی تعمیر کرائی گئی ہے۔ یہ بھی تین منزل پر مشتمل ہے۔ اس میں زائرین کے لیے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔

کانفرنس ہال: یہ عمارت سماع خانے کے اوپر تعمیر کرائی گئی ہے۔ یہ ایک بہت بڑا ہال ہے، جس میں تقریباً ایک ہزار لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک بھی پِلر نہیں ہے۔ یہ بھی موجودہ سجادہ نشیں حضرت سید شاہ طارق عنایت اللہ فردوسی کے دور میں ہی تعمیر کرایا گیا ہے۔

گنبد: خانقاہ منیر شریف کے صدر دروازے کے اوپر ایک عالی شان گنبد کی تعمیر کرائی گئی ہے جو ہلکے نیلے رنگ کا ہے اور جس کی تعمیر میں چھوٹے چھوٹے ہرے پتھر کا استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا ڈیزائن موجودہ سجادہ نشیں کی پسند کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔

مخدوم یحییٰ منیری ریسرچ سینٹر: امام تاج فقیہ قدس سرہ نے جو تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کا کام کیا اسی کو جاری رکھنے والے ادارے کو "مخدوم یحییٰ منیری ریسرچ سینٹر" سے موسوم کر دیا گیا۔ اس ادارے میں تحقیق و ریسرچ کا کام ہوتا رہتا ہے۔ اس ادارے سے ایک سال کے قلیل عرصے میں اب تک کئی اہم کتابوں پر کام ہو چکا ہے۔ جن میں تذکرہ مخدومان منیر (اردو، ہندی)، نسب نامہ مخدومان منیر (عربی و فارسی سے اردو و ہندی میں ترجمہ)، شجرۂ مخدومان منیر (اردو، ہندی)، تبرکات مخدومان منیر (اردو، ہندی)، درود مخدومان منیر (اردو، ہندی)، حکایات مخدومان منیر (اردو، ہندی) اور مناقبِ مخدومانِ منیر (اردو، ہندی) وغیرہ خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

مخدوم شاہ دولت منیری لائبریری: امام تاج فقیہ قدس سرہ کے ذخیرۂ کتب کو وسعت دے کر "مخدوم شاہ دولت منیری لائبریری" کا نام دے دیا گیا۔ اس لائبریری میں قدیم و جدید بے شمار اہم کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ ان میں مخطوطات بھی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ملک محمد جائسی کی پدماوت، ملا محمد داؤد کی چندین، مخدوم شرف الدین ابن یحییٰ منیری کے مکتوبات و ملفوظات اور مخدوم ہدایت اللہ منیری کی ہدایت القواعد ایسی کتابیں ہیں جو خانقاہ منیر شریف کی لائبریری میں موجود ہیں۔

مخدوم جلیل منیری پبلشنگ اکیڈمی: یہ خانقاہ منیر شریف کا اشاعتی ادارہ ہے۔ اس کے زیر اہتمام خانقاہ کے ریسرچ سینٹر سے تیار ہونے والی کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ اس ادارے سے تذکرہ مخدومان منیر (ہندی) شائع ہو کر عوام وخواص کے مطالعے کی دہلیز پر پہنچ چکی ہے۔ مزید کتابیں اشاعتی مراحل میں ہیں۔

جامعہ امام تاج فقیہ: جس وقت امام تاج فقیہ قدس سرہ نے خانقاہ کی بناڈالی تھی اسی وقت ایک درس گاہ کی بھی بنیاد رکھی تھی، جس کی نئی شکل "جامعہ امام تاج فقیہ" ہے۔ اس ادارے سے اس وقت سے تاحال درس وتدریس، تعلیم وتعلم اور روحانی تربیت کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس خانقاہ اور اس کے تمام اداروں کو نظر بد سے بچائے، دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور تا قیامِ قیامت دین وملت کی خدمات انجام دینے کی توفیق خیر مرحمت فرمائے۔ آمین۔ (بشکریہ: ناصر منیری، ریسرچ سینٹر خانقاہ منیر شریف، پٹنہ)

رابطہ شیخ

یار رفت از چشم لیکن روز وشب در خاطر است — گر بصورت غائب است اما بمعنیٰ حاضر است

ترجمہ: میرا محبوب میری نظروں سے تو دور چلا گیا ہے لیکن رات دن میرے دل میں موجود ہے۔ اگر چہ ظاہری طور پر وہ غائب ہے لیکن حقیقت میں وہ حاضر ہی ہے۔

رابطہ کا لفظ ربط سے مشتق ہے جسکی معنٰی ہے کسی چیز کو مضبوط باندھنا۔ اس لئے عربی میں گلدستہ اور پیکٹ کو ربط کہتے ہیں۔ تصوف و طریقت میں رابطہ شیخ کا مطلب یہ ہے کہ مرید اپنے شیخ سے مضبوط و مستحکم نسبت و تعلق قائم کرے اور اس جیسے اخلاق واعمال اپنانے کے لئے اسکی صحبت وخدمت اختیار کرے اور جب شیخ موجود ہو تو ادب وعقیدت سے اس کے دونوں ابروؤں کے درمیان نظر رکھے، کسی اور طرف توجہ نہ کرے، اور جس وقت شیخ موجود نہ ہو تو اس کی صورت کو پیشِ نظر تصور کرے۔ جس طرح آدمی گھر سے باہر ہوتا ہے تو دانستہ یا نادانستہ اپنے گھر میں بسنے والے افراد اور قیمتی مال ومتاع کا تصور کرلیتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں جگہ پر ہوگا اور فلاں چیز کمرے کے فلاں کونے یا الماری میں ہوگی، اسی طرح اپنے شیخ کو مسجد و محفل میں یا عباداتِ الٰہی میں مصروف تصور کرے۔ چونکہ اولیاء اللہ کے تمام اعمال و افعال اور اقوال احکامِ الٰہی کے عین مطابق ہوتے ہیں، مضبوط ومستحکم نسبت رکھنے والا مرید بھی "اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَن یُّحِبُّ مُطِیع" ۔یعنی محبت کرنے والا اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے، کے مطابق وہی اخلاق واعمال اپنانے کی کوشش کرتا ہے، جو اسکے شیخ کے ہوتے ہیں۔

تصور شیخ کا قرآن مجید سے ثبوت

سورۂ یوسف میں ارشادِ خداوندی ہے۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ ترجمہ: اگر حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پروردگار کے برہان کو نہ دیکھتے تو سیدہ زلیخا کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

اس آیہ کریمہ میں وارد لفظ برہان کے متعلق مفسرین کرام کی رائے یہ ہے کہ اس سے حضرت یعقوب علیہ السلام مراد ہیں، جن کی شکل مبارک اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو نظر آئی اور آپ سے کلام بھی فرمایا تھا۔ حالانکہ اس وقت باپ بیٹے ایک دوسرے سے بظاہر کوسوں دور تھے، لیکن باہمی قلبی رابطہ انتہائی مضبوط و مستحکم تھا۔ اس کے علاوہ بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی قرآنی آیات میں غور وفکر کرنے کا بھی امر فرمایا ہے۔ دیکھئے سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۶، سورہ غاشیہ آیت نمبر ۱۷ اور سورۂ نحل آیت نمبر ۸۔ ظاہر ہے جب آدمی ان آیات مبارکہ کی تلاوت کریگا اور ان کے معانی ومطالب پر غور کریگا تو کسی نہ کسی صورت میں ان افراد واشیاء کا تصور

تلاوت کرنے والے کے ذہن وخیال میں آئے گا اور وہ اس کی نصیحت عبرت اور تقویت ایمان کا باعث بھی بنے گا، اسی طرح شیخ کامل کا غائبانہ تصور جسے صوفیاء کرام رابطہ کہتے ہیں سالک کی ہدایت واصلاح کا باعث بنتا ہے۔

رابطہ شیخ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارک نقل کیے ہیں: "وَاللّٰہِ کَاَنِّیْ اَرٰیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلم فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ" یعنی خدا کی قسم گویا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ حضرت مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف ذکر کرنے کے بعد وضاحت سے تحریر فرمایا۔

فَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَمْثَالِهٖ الْوَارِدَۃِ فِی الصِّحَاحِ اسْتَنْبَطُوْا جَوَازَ تَصَوُّرِ الشَّیْخِ وَلَہٗ وَجْہٌ لٰکِنَّہٗ لَا یَفْهَمُ الْمُنَاظِرُ (ہدایۃ الانسان صفحہ ۱۰۲)	اس حدیث شریف اور اس جیسی دوسری احادیث جو کہ صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، جامع ترمذی، نسائی شریف و دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں، سے صوفیاء کرام نے تصور شیخ کو جائز ثابت کیا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے لیکن اس بات کو مناظرے کرنے والے (جن کو تنقید برائے مخالفت کی عادت ہے) نہیں سمجھ پائیں گے۔

رابطہ شیخ کے بارے میں حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں: سالک کے لئے سب سے زیادہ قریب راستہ رابطہ شیخ ہے۔

بالفاظہ بداند کہ حصول رابطۂ شیخ مرید را بے تکلف و بے تعمل علامتِ تام است درمیان پیر و مرید کہ سبب افادہ و استفادہ است و ہیچ طریقے اقرب بوصول از طریقِ رابطہ نیست، تا کدام دولتمند را آں سعادت مستسعد سازند۔ (مکتوب نمبر ۱۸۷ دفتر اول حصہ سوم)	جاننا چاہئے کہ بلا تکلف و محنت رابطۂ شیخ میسر آجائے تو یہ پیر و مرید کے مابین مکمل مناسبت کی علامت ہے اور یہی فائدہ حاصل کرنے اور فائدہ پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ وہ خوش قسمت آدمی ہے جسے یہ سعادت نصیب ہو۔

اسی موضوع پر مشہور بزرگ عارف باللہ مخدوم بہار حضرت سیدنا شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مرید را باید کہ ربطِ قلب با پیر بود و معنٰی ربطِ قلب ایں است کہ بداند کہ مرا بخدائے تعالیٰ نرساند مگر پیرِ من "اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِهٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِهٖ" اشارہ در حقِ ایشاں است و ہر چہ پیر بفرماید ازاں تجاوز نکند اگر چہ ہزاراں ہم عصر بآنجا باشند و در آں وقت دیگراں ہم پیراں و مرشد آں باشند و گویند کہ اگر مرید بداند کہ بہتر از پیر من دیگرے ہست در کار مریدی درست نباید و غرض او حاصل نہ شود۔ (لطائف المعانی ملفوظات حضرت یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۴)	یعنی مرید کو چاہیے کہ اپنے پیر سے رابطہ قلب قائم کرلے۔ رابطہ قلب کا مطلب یہ ہے کہ مرید یہ سمجھے کہ مجھے میرا پیر ہی خدا تعالیٰ سے ملائیگا کوئی دوسرا نہیں۔ پیر اپنے مریدین کو اس طرح فائدہ اور فیض پہنچاتا ہے جس طرح نبی اپنی امت کو۔ "الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ" میں اسی جانب اشارہ ہے۔ مرید کو چاہیے کہ جو کچھ پیر حکم فرمائے اس پر عمل کرے، اس سے آگے نہ بڑھے، اگرچہ انکے ہزاروں ہم عصر دوسرے پیر و مرشد بھی موجود ہوں۔ نیز مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مرید یہ خیال کرے کہ میرے پیر سے بڑھ کر اور کوئی بزرگ ہے تو اس کی مریدی ابھی ناتمام ہے اور اسے پورا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

روح کی پاکیزگی وطہارت اور باطن کی ترقی اور خدائے عزوجل کے قرب کو حاصل کرنے کے لیے بیعت شیخ و صحبت شیخ ایک اہم ذریعہ ہے۔ اب ضروری یہ ہے کہ صحبت شیخ کی اہمیت ومقام کو پہچانا جائے تاکہ کامل طریقے سے مطلوبہ فوائد کو حاصل کیا جائے۔

الاشرفی جنتری	اپریل 2023	رمضان المبارک ۱۴۴۴	جیٹھ فصلی ۱۴۳۱	بیساکھ بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	01	۹	۱۶	۱۷	عرس محقق اعظم سید شاہ محمود احمد قادری رفاقتی علیہ الرحمہ مظفرپور
اتوار	02	۱۰	۱۷	۱۸	وصال ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ / خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمہ
پیر	03	۱۱	۱۸	۱۹	عرس نور علی قلندر پانی پتی علیہ الرحمہ
منگل	04	۱۲	۱۹	۲۰	عرس حضرت سید وامق میاں علیہ الرحمہ بریلی شریف / **مہابیر جینتی**
بدھ	05	۱۳	۲۰	۲۱	وصال حضرت سیدنا سری سقطی علیہ الرحمہ
جمعرات	06	۱۴	۲۱	۲۲	وصال سیدنا بایزید بسطامی علیہ الرحمہ / سیدنا نطر طبل عالم قلندر سہروردی ترچناپلی تامل ناڈو علیہ الرحمہ
جمعہ	07	۱۵	۲۲	۲۳	ولادت خلیفہ پنجم حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ / **گدفرائے ڈے**
سنیچر	08	۱۶	۲۳	۲۴	وصال خواجہ سری سقطی قدس سرہ
اتوار	09	۱۷	۲۴	۲۵	جنگ بدر / عرس نصیر الدین چراغ دہلوی / مخدوم احسان الحق کانپور / شہادت ٹیپو سلطان علیہما الرحمہ
پیر	10	۱۸	۲۵	۲۶	وصال علامہ قطب الدین اشرفی برہمچاری / حضرت علامہ ریحان رضا علیہما الرحمہ
منگل	11	۱۹	۲۶	۲۷	عرس حضرت مخدوم الطاف الحق فردوسی علیہ الرحمہ سمستی پور
بدھ	12	۲۰	۲۷	۲۸	**فتح مکۃ المکرمہ** / عرس خانقاہ سجادیہ داناپور بہار
جمعرات	13	۲۱	۲۸	۲۹	شہادت مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم / امام علی رضا رضی اللہ عنہ مشہد ایران
جمعہ	14	۲۲	۲۹	۳۰	استاذ زمن مولانا حسن رضا حسن علیہ الرحمہ / **امبیڈکر جینتی**
سنیچر	15	۲۳	۳۰	بیساکھ	عرس سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمہ / خانقاہ سجادیہ داناپور بہار
اتوار	16	۲۴	جیٹھ	۲	سلطان العارفین علیہ الرحمہ بدایوں شریف
پیر	17	۲۵	۲	۳	عرس مخدوم ذکی الدین علیہ الرحمہ (بیر بھوم بنگال)
منگل	18	۲۶	۳	۴	**شب قدر** / وصال سید منظور علی بہیڑی بریلی شریف / علامہ سید ہدایت رسول علیہما الرحمہ
بدھ	19	۲۷	۴	۵	عرس شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمہ فتح پور سکری
جمعرات	20	۲۸	۵	۶	نذر بارگاہ غوث العالم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس سلطان العارفین بدایوں شریف
جمعہ	21	۲۹	۶	۷	عرس امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ ازبکستان / عید الفطر کا چاند دیکھئے
سنیچر	22	شوال	۷	۸	**عید الفطر** / عرس حضرت سلطان ابراہم بن ادہم قدس سرہ
اتوار	23	۲	۸	۹	عرس حضرت اخی سراج الدین آئینہ ہند سعد اللہ پور / مولانا غلام قادر اشرفی علیہما الرحمہ پاکستان
پیر	24	۳	۹	۱۰	عرس وفات مفتی مشاہد رضا (پیلی بھیت) / شیخ سعدی شیرازی سہروری علیہما الرحمہ
منگل	25	۴	۱۰	۱۱	ولادت سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف
بدھ	26	۵	۱۱	۱۲	عرس مخدوم الملک شیخ احمد شرف الدین یحیٰ منیری بہاری قدس سرہ النورانی
جمعرات	27	۶	۱۲	۱۳	عرس حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ / سید عبد الرزاق قادری علیہ الرحمہ بانسہ شریف
جمعہ	28	۷	۱۳	۱۴	عرس حضرت سید عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ / خواجہ عبد الرزاق علیہ الرحمہ بھینسوڑی شریف
سنیچر	29	۸	۱۴	۱۵	عرس حضرت احمد شاہ مرادآبادی علیہ الرحمہ
اتوار	30	۹	۱۵	۱۶	عرس لیاقت علی شاہ قادری علیہ الرحمہ

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت وجماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

ہے یہی دل کی تمنا آخری اپنی معین
کوچۂ اشرف ملے یا کوئے ختم المرسلیں
(سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی قدس سرہ)

موت آئے تو درپاک نبی ﷺ پر سید
ورنہ تھوڑی سے زمین ہو شہ سمناں کے قریب
(حضور سید محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ النورانی)

ایک ضروری اعلان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جملہ علماء اہل سنت ومشائخ عظام وشعراء حضرات سے اپیل ہے کہ بانی سلسلہ اشرفیہ حضور محبوب یزدانی غوث العالم تارک السلطنت حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز (کچھوچھہ شریف) جنھوں نے سلسلہ چشتیہ کو حضور محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کے بعد سب سے زیادہ پوری دنیا میں پھیلایا اور فیضان چشتیہ کو عام کیا۔ آپ بیک وقت حافظ قرآن و قرات سبعہ کے قاری اور عالم ربانی اور ساتویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ آپ بے شار خصوصیات کے حامل ہیں۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ تارک السلطنت ہیں۔ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی خاطر تخت وتاج کو چھوڑ کر فقیری اختیار فرمائی۔ آپ تابعی بھی ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے حضرت بابا ابو الرضا رتن ہندی رضی اللہ عنہ کی زیارت فرمائی جو کہ صحابیِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ آپ ولایت کے اعلیٰ مقام مرتبہ غوثیت پر فائز تھے۔ آپ نے دوبار پوری دنیا کا دورہ فرمایا۔ بڑے بڑے مشائخ سے خود بھی فیضیاب ہوئے اور بے شار لوگوں کو اپنے روحانی فیض سے فیضیاب فرمایا اور بے شار عجائب دیکھے جو اور کسی ولی کی سیرت میں نہیں ملتے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپکو عظیم مرتبہ وعظمت سے سرفراز فرمایا۔

آج اسی عظیم ہستی کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کی خاطر انٹر نیشنل سنی سینٹر ناگپور نے حضرت علامہ مولانا آل رسول احمد اشرفی کٹیہاری صاحب کی قیادت میں ارادہ کیا ہے کہ حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی کی شان میں ہمارے علماء ومشائخ نے جو مناقب وقصیدے تحریر فرمائے۔ انہیں یکجا کرکے کتابی شکل دی جائے تاکہ عوام الناس بھی مناقب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے مستفیض ہو سکیں۔

لہٰذا جملہ علماء ومشائخ وشعراء حضرات سے پر خلوص التماس ہے کہ اپنے مناقب مولانا موصوف کے واٹس ایپ اور ای میل یا نیچے دیئے گئے واٹس ایپ پر بھیجنے کی زحمت فرمائیں تاکہ کتاب میں شامل کیا جاسکیں۔

رابطہ کریں:

الحاج ابو محامد آل رسول احمد الصدیقی کٹیہاری
انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور
7282896933
7362828037
Email: aalerasoolahmad@gmail.com
Telegram
https://t.me/AlAshrafiLibrary
Facebook Page
SyedMakhdoomAshrafJahangirSimnaniKichhauchhaSharif

اپیل کنندہ: حافظ محمد اختر عالم اشرفی
اہلبیت ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ناگپور
+91-9044415436

صالحین کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ ایک نور ہے جو ہدایت طلب کرنے والوں پر ضوء فگن رہتا ہے۔ (غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)

الاشرفی جنتری	مئی 2023	شوال المکرم ۱۴۴۴	اساڑھ بنگلہ ۱۴۳۱	جیٹھ فصلی ۱۴۳۰	ولادت/ وصال/ عرس/ تعطیلات
پیر	01	۱۰	۱۶	۱۷	ولادت حضرت سیدنا امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ / آغاز تعلیم جامع اشرف کچھوچھہ شریف
منگل	02	۱۱	۱۷	۱۸	عرس حضرت شیخ اخی راجگری سہروردی علیہ الرحمہ
بدھ	03	۱۲	۱۸	۱۹	وصال حضرت محی الدین اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ
جمعرات	04	۱۳	۱۹	۲۰	عرس حضرت سید اسماعیل واسطی علیہ الرحمہ مسولی شریف
جمعہ	05	۱۴	۲۰	۲۱	عرس مخدوم گجرات / ولادت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ / وصال مشتاق بابا اشرفی
سنیچر	06	۱۵	۲۱	۲۲	حضرت عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمہ گھوسی / جنگ احد
اتوار	07	۱۶	۲۲	۲۳	عرس قائد اہلسنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی / مخدوم شاہ سارنگ علیہ الرحمہ مجھگواں شریف
پیر	08	۱۷	۲۳	۲۴	عرس طوطی ہند حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ
منگل	09	۱۸	۲۴	۲۵	عرس مخدوم قاسم دہلوی علیہ الرحمہ
بدھ	10	۱۹	۲۵	۲۶	عرس حضرت ہرے بھرے شاہ علیہ الرحمہ (دہلی)
جمعرات	11	۲۰	۲۶	۲۷	مطالعہ (کتب بنی) حصول علم کا ایک موثر ذریعہ ہے اور علم بڑی دولت ہے۔
جمعہ	12	۲۱	۲۷	۲۸	عرس سید تاج الدین علیہ الرحمہ مظفرپور / سید سرکار باقی پٹنہ علیہ الرحمہ
سنیچر	13	۲۲	۲۸	۲۹	کتب بنی (مطالعہ) ہماری تنہائی کی بہترین ساتھی اور ایک اچھی دوست ہے۔
اتوار	14	۲۳	۲۹	۳۰	مطالعہ (کتب بنی) غم اور بے چینی کو بھلانے کا ذریعہ ہے اور ذہنی تناؤ کو کم کرتا ہے۔
پیر	15	۲۴	۳۰	۳۱	عرس سید جلال الدین علیہ الرحمہ
منگل	16	۲۵	یکم اساڑھ	یکم جیٹھ	ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام / حضرت عیسی علیہ السلام
بدھ	17	۲۶	۲	۲	عرس حضرت بسم اللہ شاہ علیہ الرحمہ ممبئی
جمعرات	18	۲۷	۳	۳	عرس حضرت نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
جمعہ	19	۲۸	۴	۴	نذر غوث العالم سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ / عرس حضور نورالدین بنارسی علیہ الرحمہ
سنیچر	20	۲۹	۵	۵	عرس مولانا اشرف الدین علیہ الرحمہ گانگی کشن گنج
اتوار	21	۳۰	۶	۶	علم آرام طلبی سے حاصل نہیں ہوتا۔ (حضرت یحییٰ بن ابن کثیر علیہ الرحمہ)
پیر	22	یکم ذی القعدہ	۷	۷	عرس حضور محبوب العلماء سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	23	۲	۸	۸	عرس حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (منصف بہار شریعت)
بدھ	24	۳	۹	۹	عرس حضرت سید ظفر الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	25	۴	۱۰	۱۰	ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے (شعب الایمان، ج ۲، ص ۲۶۴)
جمعہ	26	۵	۱۱	۱۱	عرس صوفی عبد الرحمٰن ناگپوری علیہ الرحمہ
سنیچر	27	۶	۱۲	۱۲	وصال حضرت مولانا اختر رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
اتوار	28	۷	۱۳	۱۳	حضرت فخر الدین عراقی سہروردی علیہ الرحمہ
پیر	29	۸	۱۴	۱۴	عرس شیخ الاسلام مخدوم الآفاق حضرت سید عبد الرزاق نوالعین علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	30	۹	۱۵	۱۵	عرس ملا احمد جیون علیہ الرحمہ (مصنف تفسیرات احمدیہ) وصال حضور غلام آسی پیا علیہ الرحمہ
بدھ	31	۱۰	۱۶	۱۶	عرس داتا عبد الرحیم علیہ الرحمہ ہزاری باغ

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت وجماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

کسی بھی مسلمان میت یا بزرگ کو ثواب پہنچانا اہل سنت و جماعت کے نزدیک درست ہے، خواہ نماز پڑھ کر ہو یا صدقہ و خیرات کے ذریعہ ہو یا قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعہ ہو، چنانچہ نماز جائز اوقات میں سے کسی بھی وقت میں پڑھ کر یا کسی بھی وقت سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھ کر بنا کسی خاص طریقہ کے میت کو اس کا ثواب پہنچا سکتے ہیں، سب سے پہلے کم سے کم تین بار درود شریف پڑھے پھر چاروں قل سورہ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے اس کے بعد پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے: وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿البقرۃ : ۱۶۳﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف : ۵۶) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء : ۱۰۷) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿الاحزاب : ۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب : ۵۶) اب دُرُود شریف پڑھئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ ٥ اس کے بعد یہ آیات پڑھئے: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (اَلصّٰفّٰت : ۱۸۰۔ ۱۸۲) اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے ''اَلْفَاتِحَہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے یعنی اتنی آواز سے کہ صرف خود سنیں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: ''آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔'' تمام حاضرین کہہ دیں : '' آپ کو دیا۔'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا احکم الحاکمین! جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام تمام صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان تمام اولیائے عِظام علیهم الرحمه کی جناب میں نذر پہنچا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسُّط سے حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دوران بہتر یہ ہے کہ جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصال ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو بھی نام بہ نام ایصال ثواب کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے اگر کسی کا بھی نام نہ لیں صرف اتنا ہی کہہ لیں کہ یا اللہ! اس کا ثواب آج تک جتنے بھی اہل ایمان ہوئے ان سب کو پہنچا تب بھی ہر ایک کو پہنچ جائے گا۔ (ان شاء اللہ) اب حسب معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیجئے) **نوٹ**: جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو تمام مہمانوں سمیت نماز باجماعت کیلئے مسجد کا رُخ کیجئے۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی مت رکھئے کہ بیچ میں نماز آئے اور سستی کے باعث معاذاللہ جماعت فوت ہو جائے۔ میزبان، باورچی، کھانا تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہیے کہ جوں ہی نماز کا وقت ہو، سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ''نیاز کی دعوت'' کی مصروفیت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ''نماز باجماعت'' میں کوتاہی بہت بڑی معصیت ہے۔

قارئین سے مخلصانہ گزارش ہے کہ میری دادی بی بی سلیم النساء مرحومہ اور والد شیخ عقیق الدین صدیقی مرحوم کو درود شریف، تلاوت کلام الٰہی اور دیگر اعمال خیر سے ایصال ثواب کر کے مشکور کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین (ابو معاذ)

الاشرفی جنتری	جون 2023	ذی القعدہ ۱۴۴۴	ساون بنگلہ ۱۴۳۱	اساڑھ فصلی ۱۴۳۰	ولادت/ وصال/ عرس/ تعطیلات
جمعرات	01	۱۱	۱۷	۱۷	ولادت حضرت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / عرس حضرت نور قطب عالم قدس سرہ پنڈوہ شریف
جمعہ	02	۱۲	۱۸	۱۸	عرس گلبرگہ شریف دکن / سید وکیل احمد علیہ الرحمہ سیوانی
سنیچر	03	۱۳	۱۹	۱۹	عرس سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
اتوار	04	۱۴	۲۰	۲۰	وصال حضرت شاہ فضل اللہ علیہ الرحمہ کالپی شریف / شہادت سید محمد باقر علیہ السلام
پیر	05	۱۵	۲۱	۲۱	ولادت حضور سید محمد اشرفی المعروف محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ
منگل	06	۱۶	۲۲	۲۲	عرس حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز علیہ الرحمہ (گلبرگہ شریف)
بدھ	07	۱۷	۲۳	۲۳	عرس خواجہ شمس الدین علیہ الرحمہ ممبئ
جمعرات	08	۱۸	۲۴	۲۴	عرس سید میر مہدی جونپوری علیہ الرحمہ
جمعہ	09	۱۹	۲۵	۲۵	وصال حسین بن منصور حلاج شہید / مخدوم ولی اللہ محمد آباد / مخدوم صفی قادری ناگپوری علیہما الرحمہ
سنیچر	10	۲۰	۲۶	۲۶	**فاتحہ** شیخ محمد عقیق الدین اشرفی مرحوم (والد ابو محامد آل رسول احمد)
اتوار	11	۲۱	۲۷	۲۷	عرس سید مجتبیٰ اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ / بابا بلھے شاہ / شہاب الدین جگجوت سہروردی
پیر	12	۲۲	۲۸	۲۸	عرس حافظ محمد اسلم میاں خیر آبادی علیہ الرحمہ سیتاپور
منگل	13	۲۳	۲۹	۲۹	شہادت سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ / وصال تاج العلماء حضرت مفتی عمر اشرفی علیہ الرحمہ
بدھ	14	۲۴	۳۰	۳۰	شہادت حضرت منصور حلاج علیہ الرحمہ / سید غلام حسین علیہ الرحمہ پٹنہ
جمعرات	15	۲۵	۳۱	۳۱	مطالعہ (کتب بینی) کی مدد سے مختلف قسم کے مسائل کا آسان حل مل جاتا ہے۔
جمعہ	16	۲۶	کیم ساون	کیم اساڑھ	عرس حضرت سعد اللہ پیر بنگال مہاجر مکی / جلال الدین گنج روان سہروردی خلد آباد علیہما الرحمہ
سنیچر	17	۲۷	۲	۲	شہادت حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم خاصہ امیٹھوی علیہ الرحمہ (لکھنؤ)
اتوار	18	۲۸	۳	۳	عرس نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی
پیر	19	۲۹	۴	۴	شہادت حضرت امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس غلام احمد بنارسی علیہ الرحمہ / ذی الحجہ کا چاند دیکھئے
منگل	20	کیم ذی الحجہ	۵	۵	عرس حضرت شاہ اجمل الہ آبادی علیہ الرحمہ
بدھ	21	۲	۶	۶	وصال حضرت سید محمد نسوروی علیہ الرحمہ
جمعرات	22	۳	۷	۷	عرس قطب مدینہ حضرت ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
جمعہ	23	۴	۸	۸	عرس حضرت شیخ صدر الدین سہروردی ملتان شریف / مولانا مشہود رضا علیہما الرحمہ پیلی بھیت
سنیچر	24	۵	۹	۹	وصال بحر العلوم مفتی حفیظ اللہ حقانی اشرفی علیہ الرحمہ / حضرت شاہ جی محمد شیر میاں علیہ الرحمہ
اتوار	25	۶	۱۰	۱۰	وصال حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
پیر	26	۷	۱۱	۱۱	اپنے بچوں کو مطالعہ (کتب بینی) پر لگا کر بری دوستی اور صحبت سے بچایا جا سکتا ہے۔
منگل	27	۸	۱۲	۱۲	حضرت سید قطب عالم سہروردی علیہ الرحمہ احمد آباد گجرات
بدھ	28	۹	۱۳	۱۳	یوم الحج / عرس مفتی عبد الرشید فتحپوری علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلی حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
جمعرات	29	۱۰	۱۴	۱۴	**عیدالاضحیٰ** / عرس سید مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ اوچ شریف
جمعہ	30	۱۱	۱۵	۱۵	وصال سید شاہ ہلال اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

نئے اندراج کے لئے تاریخ روانہ کرنے سے قبل جگہ دیکھ لیں کہ خاکہ جگہ ہونے پر ہی نئی تاریخ کا اندراج ہو گا۔ (ابو محامد)

قربانی کرنے کا طریقہ

چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذبح کرنا ہو سنت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں، ہمارے علاقے (یعنی پاک و ہند) میں قبلہ مغرب میں ہے، اس لئے سرِ ذبیحہ (جانور کا سر) جنوب کی طرف ہونا چاہئے تاکہ جانور بائیں (الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذبح کرنے والا اپنا دایاں پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (سیدھے) حصے (گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا منہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

قربانی کا جانور: ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۷۹) اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۶۲) لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر ٥ پڑھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ٥ اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (نوٹ: بوقت ذبح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

جانوروں پر رحم کی اپیل: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیت کا باعث ہے۔ ذبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذبح کر لینے کے بعد جب تک روح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال ادھیڑ کر چھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوجود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنم کا حقدار ہو گا۔

عقیقہ کی دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ فلاں... (یہاں پر جس کے نام سے عقیقہ ہے اس کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِهَا وَبِلَحْمِهَا وَعَظْمِهَا وَبِجِلْدِهَا وَبِشَعْرِهَا (کہے) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لَهٗ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر

پانچ راتوں کی شب بیداری اور پانچ دنوں کا روزہ

حضرت معاذ بن جبل یہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پانچ راتوں کا احیا کرے (عبادت میں گذارے) اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (۱) شب ترویہ / آٹھ ذی الحجہ کی شب (۲) شب عرفہ (۳) شب عید الاضحیٰ (۴) شب عید الفطر (۵) شب برأت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص آٹھویں ذی الحجہ کے دن روزہ رکھے وہ ایسا ہے گویا اس نے بارہ سال تک خدا کی عبادت کی۔ (اوراد شیخ الشیوخ صفحہ ۳۲۲) جو عرفہ کے دن روزہ رکھے وہ ایسا ہے گویا اس نے ۲۴ سال خدا کی عبادت کی اور جو عید قربانی کے دن عید کی نماز ادا کرنے تک روزہ رہے (کھانے پینے سے رکا رہے) وہ ایسا ہے گویا اس نے ساٹھ سال خدا کی عبادت کی۔ (المرجع السابق صفحہ ۳۲۳)

دیوانوں سے پردہ کون کرے

کلام: مخدوم ملت حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ

جب رخ ہے بیت اللہ کا پھر گھر کا چرچہ کون کرے
محبوب کی چوکھٹ کو پاکر اغیار کا سجدہ کون کرے

داناؤ ! نادانی نہ کرو بیمار محبت کو چھوڑو
بیماری جس کی صحت ہو پھر اس کا مداواکون کرے

بحری موجوں کا خوف نہیں بری خطروں کا خوف نہیں
حاجی کا جگر ہے یا پتھر،پتھر کا کلیجہ کون کرے

تہمد باندھے چادر اوڑھے سرکو کھولے خوشبو چھوڑے
مولٰی کے دیوانوں کے سوا یہ بھیس انوکھا کون کرے

چوکھٹ پر ناک رگڑتے ہیں پیشانی در پر گھستے ہیں
چکر دربار کا کرتے ہیں بے عشق کے ایسا کون کرے

یہ جنگل جنگل پھرتے ہیں پتھریلے تنکے چنتے ہیں
حجاج کے آگے سچ پوچھو تو عشق کا دعوٰی کون کرے

اے پردہ نشین بیت اللہ اے شان تجلی دل میں آ
حاجی تیرے دیوانے ہیں دیوانوں سے پردہ کون کرے

گلیاں یہ رسول کی گلیاں ہیں صحرا یہ رسول کے صحرا ہیں
اس کا جو لحاظ نہ ہو **سید** پھر حج کا ارادہ کون کرے

(فرش تاعرش صفحہ ۱۲۱)

اب دل پہ بھروسہ کون کرے

کلام: حضور قلندر اعظم عارف باللہ حضرت علامہ مفتی

سید محی الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ

منتخب اشعار

ہم تیری نظر کے گھائل ہیں اس زخم کو اچھا کون کرے
جب عشق کے خود ہم خوگر ہیں پھر آپ سے شکوہ کون کرے

معراج کی شب سب پردے اٹھا اور نور الٰہی بول اٹھا
آجاؤ میرے محبوب نبی، اب آپ سے پردہ کون کرے

جس وقت وہ تیری جلوہ گری، اللہ وغنی دیکھی میں نے
غش کھا کے گرا پھر کہنے لگا اب دل پہ بھروسہ کون کرے

اے پردہ نشیں بیت اللہ! جب پیش نظر تم رہتے ہو
پھر چھوڑ کہ تم کو جاؤں کہاں اور غیر کو دیکھا کون کرے

مت پوچھئے کس کا عاشق ہوں بتلانا ہمارا کام نہیں
بتلادوں اگر تو راز کھلے اس بات کا وعدہ کون کرے

(گل سمناں صفحہ ۱۹)

کلام: حضور سید قطب الدین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ

آرزو شاد کام ہوجائے دل میں تیرا مقام ہو جائے
سامنے بس میرے تیرا جلوہ رات دن صبح و شام ہو جائے

دل میں آکر سا کے آنکھوں میں پھر تیرا فیض عام ہوجائے
حسرتیں ہیں تیرے حضور میں کچھ سلام و پیام ہوجائے

گر نکل آتے آج بے پردہ ہر طرف قتل عام ہو جائے
پر **قطب** پر نگاہ لطف وکرم اے رسول انام ہوجائے

مدینۃ الاولیاء بہار شریف

سرزمین ہندوستان میں دہلی، جونپور کی طرح صوبہ بہار کے نالندہ ضلع میں ایک شہر بہار شریف بھی کثیر تعداد میں اولیاء اللہ کے تجلیات ہونے کے اعتبار سے یقیناً مدینۃ الاولیاء ہے۔ یوں تو بہار کے قصبات و قریات میں اولیاء کرام کے مزارات، مقبرے، خانقاہیں، موجود ہیں لیکن خصوصاً "مدینۃ الاولیاء بہار شریف" بہار کے تمام اضلاع میں سرِ فہرست ہے۔ مدینۃ الاولیاء بہار شریف اور اس کے نواح میں تمام سلاسل کے مشائخ و صوفیہ ساتویں صدی ہجری میں ہی مختلف ممالک سے آکر مستقر ہو کر خانقاہیں قائم کی، یہاں صدیوں پرانے مزارات و مقبرے کے آثار قدیمہ آج بھی خوب نظر آتے ہیں۔ عرب کے ہاشمی خاندان کا ایک فرد فرید حضرت شیخ تاج فقیہ نے منیر بہار کو ظاہری و باطنی فتح کر کے دین اسلام کو مستحکم کیا۔ حضرت شیخ تاج فقیہ کی اولادیں یہیں آباد ہو گئی جو کہ ہر زمانے آپ کی نسل سے عظیم ترین شخصیتیں پیدا ہوئیں ان میں دنیائے تصوف کے مشاہیر بزرگوں میں سلطان المحققین مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری، حضرت مخدوم سلیمان لنگر زمین، حضرت مخدوم شاہ شعیب فردوسی، حضرت مخدوم شاہ قاضن شطاری، مخدوم سجاد داناپوری علیہما الرحمہ تک سلسلہ طلائے ناب ہیں۔

حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہ متوفی ۷۸۳ھ نے بیعت و ارشاد اور تکمیل سلوک کے بعد دنیا کی عیش و عشرت اور نشاط کو چھوڑ کر بہیا و راجگیر کے جنگلات میں گوشہ تنہائی میں رہ کر یاد الٰہی میں مصروف رہے۔ آپ کی عبادت اور سخت ریاضت و مجاہدہ سے رفتہ رفتہ عوام و خواص باخبر ہو گئے تھے، سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اکتساب فیض کے لئے کشاں کشاں پہنچنے لگے، جس کی وجہ سے حضرت مخدوم جہاں کو عبادات میں خلل پیدا ہونے لگے، حضرت محبوبِ الٰہی کے مرید حضرت شیخ نظام الدین مولی اور حضرت مخدوم جہاں سے آپس میں دوستانہ تعلقات اور بڑے خوشگوار مراسم تھے، حضرت نظام الدین مولی کے مسلسل گزارش کرنے پر حضرت مخدوم جہاں نے ہر جمعہ کو شہر بہار شریف کی جامع مسجد میں شرف وملاقات اور اصلاح و تربیت کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب یہ خبر بادشاہ وقت تک پہنچی تو اس نے ۷۲۵ھ میں ایک خانقاہ بنوا کر خراج عقیدت پیش میں کیا۔ بہار شریف میں حضرت مخدوم جہاں کی قائم کردہ خانقاہ معظم پوری کے ذریعے دنیائے اسلام کے نقشے پر بہار شریف کو مرکز نگاہ بنا دیا۔ حضرت مخدوم جہاں اپنی علمی و تحقیقی، تصرفات روحانی اور مکتوبات و ملفوظات کے ذریعے دنیائے اسلام میں مجدد کی حیثیت سے متعارف ہوئے۔ ایک ہزار سے زائد کتب رسائل آپ نے تصنیف فرمائے اور ملک و بیرون ممالک میں بلخ، چشت، بغداد، سندھ، لاہور، دہلی اور جونپور کے تشنگان علم و عرفان جوق در جوق آپ کی تعلیمات روحانی سے لبریز ہونے کے بہار شریف کا رخ کیا۔ خصوصاً جن مشائخ و صوفیہ نے آپ کی شرفائے معرفت سے سرشار ہونے کے لئے تشریف لائے، بعض مشائخ عظام آپ کی حیات میں اور بعض وصال بعد آستانہ فیض کاشانہ حضرت مخدوم جہاں حاضر ہو کر اکتساب فیض کیا۔ ان میں حضرت مخدوم منہاج الدین راستی، حضرت مخدوم تیم اللہ چشتی بہاری، حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضرت مولانا مظفر بلخی، حضرت مخدوم نوشہ توحید بلخی، حضرت مولانا زین بدر عربی، حضرت مولانا آمو فردوسی، حضرت مخدوم شاہ شعیب فردوسی، قاضی شمس الدین حاکم چوسہ، مولانا شہاب الدین ناگوری، شیخ نصیر الدین جونپوری، حضرت مخدوم فرید الدین طویلہ بخش چشتی بدایونی، حضرت مخدوم سید عطاء اللہ بغدادی، حضرت بندگی سید لطیف الدین دانشمند قلندری، حضرت میر سید فضل اللہ گوسائیں جونپوری، حضرت خواجہ سید اسد اللہ گنج نشیں چشتی، حضرت خواجہ سید عبد اللہ چشتی المودودی، حضرت مخدوم شاہ منعم پاک باز عظیم آبادی، حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی شیخ پوری، حضرت خواجہ شاہ قیام اصدق چشتی، حضرت مخدوم سید شاہد حسین چشتی راجگیری، حضرت خواجہ سید عطاء حسین فانی چشتی گیاوی قدست اسرارہم کے علاوہ سینکڑوں مشائخ و صوفیہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ ان میں اکثر مشائخ و صوفیہ نے مدینۃ الاولیاء بہار شریف اور اس کے اطراف میں اپنی خانقاہ قائم کر کے آسودہ خاک ہوئے۔ (بشکریہ: سید سلمان چشتی المودودی)

الاشرفی جنتری	جولائی 2023	ذی الحجہ ۱۴۴۴	بھادوں بنگلہ ۱۴۳۱	ساون فصلی ۱۴۳۰	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
سنیچر	01	۱۲	۱۶	۱۶	معجزہ شق القمر / عرس شیخ بہاء الدین دولت آبادی علیہ الرحمہ
اتوار	02	۱۳	۱۷	۱۷	عرس حضرت خواجہ موسیٰ تونسوی علیہ الرحمہ
پیر	03	۱۴	۱۸	۱۸	عرس بدھن شاہ امیٹھوی / خواجہ مظفر حسین سنگھیا پورنیہ / مخدوم شاہ داناپوری علیہما الرحمہ
منگل	04	۱۵	۱۹	۱۹	عرس صوفی شمس الدین غازیپوری علیہ الرحمہ / حاجی ملنگ علیہ الرحمہ ممبئی
بدھ	05	۱۶	۲۰	۲۰	عرس حضور شہنشاہ ناسک علیہ الرحمہ
جمعرات	06	۱۷	۲۱	۲۱	شہادت خلیفۂ سوم جامع القرآن حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
جمعہ	07	۱۸	۲۲	۲۲	عرس حضرت سید نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	08	۱۹	۲۳	۲۳	دین کی تھوڑی سمجھ بوجھ رکھنے والا کثرت سے عبادت کرنے والے (جاہل عابد) سے بہتر ہے۔
اتوار	09	۲۰	۲۴	۲۴	عرس جمال الحق بندگی علیہ الرحمہ چمنی بازار پورنیہ / فاتحہ بی بی سلیم النساء صدیقی مرحومہ (دادی جان)
پیر	10	۲۱	۲۵	۲۵	عرس حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی علیہ الرحمہ پاکستان
منگل	11	۲۲	۲۶	۲۶	خلافت مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم / ولادت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ
بدھ	12	۲۳	۲۷	۲۷	عرس مبلغ اسلام مولانا عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
جمعرات	13	۲۴	۲۸	۲۸	عرس عبد العزیز میاں علیہ الرحمہ اورنگ آباد
جمعہ	14	۲۵	۲۹	۲۹	عرس حضرت جلال الدین تھانیسری علیہ الرحمہ
سنیچر	15	۲۶	۳۰	۳۰	شہادت خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
اتوار	16	۲۷	یکم بھادوں	۳۱	عرس حضرت سیدنا ابو بکر شبلی قدس سرہ / عرس محمود الحسن سہسرامی علیہ الرحمہ
پیر	17	۲۸	۲	۳۲	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
منگل	18	۲۹	۳	یکم ساون	مطالعہ (کتب بینی) کی عادت کسی بھی شعبہ میں ترقی کی ضامن ہے۔
بدھ	19	۳۰	۴	۲	محرم الحرام کا چاند دیکھئے / **اسلامی نیا سال** 1445
جمعرات	20	یکم محرم الحرام	۵	۳	عرس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی / علامہ شمس الدین جونپوری علیہما الرحمہ
جمعہ	21	۲	۶	۴	حضرت سیدنا سرکار امام حسین علیہ السلام کربلا معلیٰ تشریف لائے
سنیچر	22	۳	۷	۵	وصال حضرت حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ / وصال حضرت معروف کرخی قدس سرہ
اتوار	23	۴	۸	۶	وصال حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
پیر	24	۵	۹	۷	عرس حضرت سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر حنفی قدس سرہ النورانی
منگل	25	۶	۱۰	۸	میرا جو امتی ۴۰ حدیثیں یاد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے عالم اور فقیہ ہو کر ملے گا۔
بدھ	26	۷	۱۱	۹	اہلبیت اطہار پر کوفیوں نے پانی بند کر دیا / عرس فخر العلماء سید فاخر اشرفی الہ آبادی علیہ الرحمہ
جمعرات	27	۸	۱۲	۱۰	وصال شیر بیشہ اہلسنت علامہ حشمت علی رضا خان حنفی علیہ الرحمہ
جمعہ	28	۹	۱۳	۱۱	وصال قلندر اعظم سید جعفر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	29	۱۰	۱۴	۱۲	**یوم عاشورہ** شہادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
اتوار	30	۱۱	۱۵	۱۳	وصال حضرت سیدنا آدم علیہ السلام / حضرت سید گل اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
پیر	31	۱۲	۱۶	۱۴	عرس حضرت شیخ صفی الموسوی علیہ الرحمہ

دعائے عاشوراء

یَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا فَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَ ھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا رَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا نَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ o یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمُھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ o وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَ رِضَاکَ وَ اَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ الْاِسْلَامِ o بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَ جَدِّہٖ وَ بَنِیْہِ فَرِّجْ عَمَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ o

غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ مشرق و مغرب کے تمام اکابر جن سے ہم نے ملاقات کی ہے ان پر عمل کرتے ہیں اور یہ تمام مشائخ کے اوراد سے منقول ہے، چنانچہ آپ نے تمام اصحاب و احباب اولاد و اخفاء کو روز عاشورہ طلب کر کے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا دعا یہ ہے۔ (لطائف اشرفی / لطیفہ ۳۸ / صفحہ ۳۳۵، وظائف اشرفی صفحہ ۶۴)

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَ مُنْتَھَی الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَ زِنَةِ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَ لَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ o سُبْحَانَ اللّٰہِ الشَّفْعِ وَ الْوِتْرِ وَ عَدَدَ کَلِمَاتِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ o وَ ھُوَ حَسْبُنَا وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ o نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ o وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ۔ (۷ بار پڑھیں)

فاتحہ سلطان الاولیاء محبوب یزدانی و عبد الرزاق نور العین قدس سرہ

بروح اقدس حضرت سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء عمدۃ الکاملین زبدۃ الواصلین، عین عیون محققین، وارث علوم انبیاء و مرسلین، کان عرفان، جان ایمان، منبائے خاندان چشتیہ، منشائے دودمان بہشتیہ، تارک المملکۃ و الکونین، مرشد الثقلین، اولاد حسین شہید کربلا، نور دیدہ فاطمہ زہرا، جگر گوشہء علی مرتضٰی، نبیرہ حضرت محمد مصطفٰی، سالک طرق طریقت، مالک ملک حقیقت، مقتدائے اولیاء روز گار، پیشوائے اصفیاء کبار، صدر بار گار کرامت مقتدائے کنتم خیر امۃ اخرجت واقف رموز حقائق الہی، کاشف و قائق لا متناہی، سیمرغ قاف قطع علائق، شہباز فضائے حقائق، شمع شبستان ہدایت، مہر انور اوج ولایت، ملجا ارباب شوق و عرفاں، معاذ اصحاب ذوق وجداں، مقتدیٰ الانام، شیخ الاسلام، حافظ قراءت سبعہ جہاں گست حدود اربعہ، مقیم سراوقات جلال مہبط تجلیات جمال الذی من اقتدی بہ فقد اہتدی و من خالف فقد ضل و غویٰ متابعوۃ سالکون و مخالوۃ ھالکون وھو الواقفی مقام القطبیۃ و المتمکن فی مرام الغوثیہ، مظہر صفات ربانی، مورد الطاف سبحانی حضرت شاہ مردان ثانی مخاطب بہ خطاب محبوب یزدانی، سیدنا و مولانا و شفاء صدورنا و طیب قلوبنا مقتدائے اولیاء کثیر حضرت امیر کبیر مخدوم سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی نور بخشی النورانی سرہ العزیز و بروح اقدس حضرت قدوۃ الابرار عمدۃ الاخیار سرو گلستاں حسنی الحسینی، نہال بوستان بنی المدنی نور دیدہ حضرت محبوب سبحانی سرور سینہ سید عبد القادر جیلانی، مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شگرفی حاجی الحرمین الشریفین، مخاطب بہ خطاب نور العین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط انوار مشیخت علی الاطلاق حضرت سید عبد الرزاق نور العین رضی اللہ عنہ مع جمیع خلفاء و مریداں یکبار فاتحہ و سہ بار اخلاص با صلوات بخوانید۔

کچھوچھہ مقدسہ کا تاریخی پس منظر

وہ جگہیں اور وہ مقامات مقدس ومطہر، شریف وپاکیزہ اور تاریخی و قابل ذکر ہوجایا کرتے ہیں جنہیں رجال اللہ اور مردان خدا سے نسبت وتعلق حاصل ہوتا ہے۔ تاریخ کی کتابوں میں اور لوگوں کی زبان پر بے شمار ایسے مقامات ہیں جن کے ساتھ مقدس وشریف جیسی نسبت لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے مکۃ المکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس، نجف اشرف، بغداد شریف، اجمیر شریف، گلبرگہ شریف، بہرائچ شریف، کلیر شریف اور پنڈوہ شریف وغیرہ۔ قرآن وسنت کے مطالعے، انبیاء وصالحین کے آثار وقصص اور ان کے نصائح ووصایا سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ شخصیتوں کے تقدس سے مقامات مقدس ہوجایا کرتے ہیں۔

کچھوچھہ مقدسہ: سرزمین کچھوچھہ کو مقدس ہونے کا شرف اس لئے حاصل ہے کہ اسے آٹھویں صدی ہجری کے اس مرد حق آگاہ سے نسبت وتعلق ہے جو اپنے وقت کا عظیم داعی حق، بندہ بے نفس، درویش کامل اور غوثیت وجہانگیری کے بلند مقام پر فائز تھا۔

کچھوچھہ شریف مخدوم پاک علیہ الرحمہ کی آمد سے قبل: مخدوم پاک کی آمد سے پہلے کچھوچھہ کا حال کچھ اچھا نہ تھا، یہاں جوگیوں، جادوگروں اور ساحروں کا راج تھا، ہر طرف کفر وبے دینی کی چہل پہل تھی یہاں کی فضا بڑی مسموم اور آلودہ تھی۔

کچھوچھہ شریف کا انتخاب: حضور غوث العالم تارک السلطنت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرشد گرامی حضوری علاء الحق والدین قدس سرہ نے آپ کی تربیت گاہ کے لئے اس جگہ کا انتخاب فرمایا اور بذریعہ کشف اس دیار کا معائنہ بھی کرایا۔

کچھوچھہ میں مخدوم پاک کی آمد: مخدوم پاک نے دارالسلطنت شہر جون پور سے کوچ کیا اور مختلف جگہوں سے ہوتے ہوتے موضع بہدوند (بھدوڑ) پہنچے باہر ایک باغ تھا وہاں قیام فرمایا سب سے پہلے جو شخص آپ کی خدمت میں حاضری سے مشرف ہوئے۔ وہ ملک محمود تھے۔ آپ نے ان پر بڑی مہربانی اور عنایت فرمائی جب قیلولے کا وقت ہوا تو آپ نے آم کے ایک درخت کے نیچے جو بے حد سایہ دار تھا آرام فرمایا۔ زوال کے وقت آپ بیدار ہوئے تو اصحاب نے دیکھا کہ درخت کی مشرقی شاخ مغرب کی جانب آگئی تھی۔ کچھ وقت تک ملک محمود کے ساتھ گول تالاب کی سیر کی اس کے اطراف کو غور سے دیکھا اور فرمایا کہ ہمیں حضرت مخدوی (پیر ومرشد) نے اس جگہ کا حکم دیا تھا یہاں کون سی جگہ مناسب رہے گی۔ ملک محمود نے عرض کیا یہاں ایک جگہ ایک جوگی رہتا ہے وہی جگہ بہتر رہے گی۔ اس کے چاروں طرف تالاب کا پانی ہے لیکن وہ جگہ کا فرانہ شعبدے سے خالی نہیں ہے اگر اس جوگی کے باطل شعبدوں کا مقابلہ کرلیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا "وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا" خیر جگہ دیکھ لیتے ہیں۔ اصحاب کی ایک جماعت اور ملک محمود آگے چل رہے تھے۔ سیر گاہ پہنچے جب آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو فرمایا کہ یہ ہماری وہی جگہ ہے جس کا حکم حضرت مخدوی (پیر ومرشد) نے دیا تھا لہٰذا حضرت مخدوم پاک نے اپنے ایک خادم کو حکم دیا کہ اس (جوگی) سے کہو یہاں سے چلا جائے۔ جوگی نے جواب میں کہلوایا، مجھے یہاں سے نکالنا آسان نہیں ہے میں پانچ سو جوگی کے برابر ہوں۔ اگر کوئی قوت ولایت سے نکالے تو نکالے ورنہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ نے جمال الدین راوت کو جو اسی دن شرف بیعت سے مشرف ہوئے تھے حکم دیا کہ جاؤ اور جو کچھ وہ طلب کرے سہی اس کے سامنے لاکر دکھاؤ۔ جمال الدین کو تھوڑا سا تامل ہوا۔ حکم ہوا سامنے آؤ اور جو پان آپ تناول فرمارہے تھے۔ اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں ڈال دیا۔ پان چباتے ہی ان کی حالت بدل گئی اور وہ دلیرانہ آگے بڑھے۔ جوگی نے بہت حربے استعمال میں لائے مگر جب اسے اپنے تمام ٹوٹکوں کی ناکامی کا احساس ہوا تو عاجزی کے ساتھ سامنے آیا اور کہا کہ مجھے حضرت مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے پاس لے چلو تاکہ میں اسلام قبول کرلوں۔ جمال الدین نے جوگی کا ہاتھ پکڑا اور حضرت قدوۃ الکبری کے قدموں میں ڈال دیا۔ آپ نے

جوگی کو کلمہ شہادت پڑھایا اس کے کے تمام ساتھی بھی نور ایمانی سے منور ہوئے اس نے اپنے مذہب کی تمام کتابیں حضرت قدوۃ الکبری کے سامنے جلا دیں۔ آپ نے اسے عبادت و ریاضت کے کام میں لگا دیا اور اس کے رہنے کے لئے تالاب کے کنارے ایک جگہ مقرر کر دی جس روز وہ جوگی مشرف بہ اسلام ہوا اس کے ساتھ پانچ ہزار آدمی بھی آپ کی ارادت سے مشرف ہوئے۔ جب وہ علاقہ آپ کو حاصل ہو گیا تو آپ نے اس کا نام "روح آباد رکھا۔ خانقاہ جو آپ نے باہر تعمیر کرائی تھی اسے کثرت آباد سے موسوم فرمایا۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا حجرہ جو یہاں تعمیر کرایا تھا اس کا نام وحدت آباد رکھا۔ آپ بعض اوقات مخلص اصحاب کو ساتھ لے کر روح آباد کے مشرق کی جانب تشریف لے جاتے اور وہاں تشریف فرما ہوتے اور معارف و حقائق کے اسرار و آثار پر گفتگو ہوتی رہتی جب آپ یہاں آکر تشریف فرما ہوتے تو فرماتے کہ یہاں دل کو بڑا سکون ملتا ہے اسی بنا پر اس جگہ کو 'دارالامان" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ایک اور جگہ جانب شمال تھی۔ جب آپ کا جی چاہتا وہاں تشریف فرما ہوتے۔ اس جگہ کا نام "روح افزا" رکھا۔ آپنے کئی مرتبہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے فرمایا کہ یہاں ایسی رونق ہوتی جو اطراف کے لوگوں کو حاصل نہیں۔

سرزمین کچھوچھہ سے مخدوم پاک کی انسیت: سرزمین کچھوچھ (روح آباد) سے آپ کی جو انسیت تھی اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔ ترجمہ فارسی: اشرف دل سے (ملک) سمناں (ایران) کی محبت دور کر کیوں کہ روح آباد (کچھوچھہ شریف) ہمارے لئے سمناں ہے۔

بارگاہِ مخدومی کی حاضری اور بشارت: ہر سال عرس مخدومی میں لاکھوں عقیدت مندوں کی حاضری ہوتی ہے، عرس مخدومی میں جانے والے بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں انہیں اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیے کیوں کہ سلطان التارکین غوث العالم محبوب یزدانی حضور سید مخدوم اشرف سمنانی چشتی رضی اللہ عنہ نے اپنے زائرین (اہل ایمان زائرین) کو بشارت عظمیٰ سنائی ہے، جی ہاں! حضرت سید مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ: "ھر کہ بر سر قبر من رسد حاجت او بر آید و آمزیدہ شود ان شاء اللہ و عاقبت او بخیر باشد و آتش دوزخ بروئے حرام کردد" ترجمہ: جو شخص میری قبر پر حاضری دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہو گی اس کا انجام اچھا ہو گا وہ بخشا جائے گا اور اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی۔ (بشارت المریدین قلمی / ماہنامہ جام نور کا محدث اعظم ہند نمبر صفحہ ۱۱؛ بابت اپریل سنہ ۲۰۱۱ء / بشکریہ: شبیر احمد راج محلی)

شیخ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمہ قدس سرہ لکھتے ہیں: جب اس فقیر کے دل میں حضرت خضر علیہ السلام اور دوسرے رجال اللہ کی زیارت کی خواہش پیدا ہوئی اور دل بے قرار ہوا تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ النورانی کی طرف سے اشارہ ہوا کہ پیر سید اشرف جہانگیر کے مزار پر جاؤ۔ وہاں تمہاری مراد پوری ہو جائے گی۔ لہذا جب پہلی بار آستانے پر حاضری ہوئی تو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے شرف یاب ہوا۔ مگر ہم کلامی کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ پھر جب دوسری بار حاضر ہوا تو تمام "رجال وقت" کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور قسم قسم کے فیوض و برکات حاصل کئے۔ اسی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت پاک، بعض صحابہ کرام اور اکثر مشائخ چشت کی بھی زیارت کا شرف حاصل ہوا" ۔ مزید آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ولایت جہانگیری کے تصرف کی وجہ سے آج تک ولایت صوری و معنوی کا عزل و نصب میر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ کے مزار پر جاری ہے اور اکثر رجال اللہ کا مجمع وہاں رہتا ہے" ۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں: "آپ کی قبر بڑا فیض کا مقام ہے اور ایک حوض کے درمیان میں ہے اس علاقہ میں جنات کو دور کرنے کے لئے آپ کا نام لے دینا بڑا تیر بہدف نسخہ ہے"۔ بادشاہ ہندوستان حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمہ نے سادات کچھوچھہ مقدسہ سے اپنی عقیدت و وارفتگی اور اپنی بے پناہ محبت و الفت کا اعلان ان لفظوں میں کیا" سادات کچھوچھہ ہمہ داں مقبولان خالق و خلائق ہیں" ۔ اس خانوادے میں ایسی ایسی عظیم ہستیاں اور اولوالعزم شخصیتیں پیدا ہوتی رہی ہیں جو حکمت و دانائی کے تاجدار علم و روحانیت کے شہسوار، اپنے وقت کے غزالی و رازی اور بایزید بسطامی تھے۔ حضرت سید عبد الرزاق نور العین صاحب قبلہ علیہ الرحمتہ والرضوان سے لے کر حضرت شیخ مبارک بودلے

(پیرومرشد حضرت نظام الدین بندگی میاں امیٹھوی وملک محمد جائسی علیہماالرحمہ) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اشرفی جیلانی عرف مُلّاباسو جائسی علیہ الرحمہ، مُلّا علی قلی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (استاذ مُلّانظام الدین فرنگی محلی علیہ الرحمہ)، حضرت مولاناسید باقر اشرفی جیلانی ملقب بہ فاضل جائسی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا امام اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، حضرت مولاناسید امین اشرف جیلانی جائسی علیہ الرحمہ، ہم شبیہ غوث الاعظم محبوب ربانی حضرت سید محمد علی حسین (المعروف) اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ، عالم ربانی سلطان الواعظین سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، حضرت سید محمد المعروف محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ، حضور سرکارکلاں سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، مجاہد دوراں سید محمد مظفر حسین علیہ الرحمہ، قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، امیر ملت سید امیر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، اشرف العلماء سید محمد حامد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ، حکیم الملت سید شاہ قطب الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، شیخ اعظم سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ، حضور محبوب العلماء حضرت سید محبوب اشرف علیہ الرحمہ اور اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ تک سے وہ برگزیدہ اور جلیل القدر شخصیتیں ہیں جنہوں نے اپنی دعوتی سرگرمیوں اور مسلسل تبلیغی دوروں کے ذریعہ ان گنت وبے شمار بندگان خدا کو مضبوط ایمان و عقیدہ عطا کیا اور انہیں اہل سنت وجماعت کے عقائد و نظریات پر قائم فرما کر ان کے دین ومذہب کی حفاظت فرمائی۔

اہم مقامات متعلقہ آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ

لحد خانہ: آستانہ عالیہ کے سامنے ایک قدیم عمارت ہے۔ یہ خانقاہ معلّٰی کہلاتی ہے۔ یہاں پر آپ اپنے مریدین ومعتقدین کو روحانیت کا درس دیا کرتے تھے۔ بعد وصال وہاں حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کو غسل دیا گیا تھا۔ یہ تاریخی اور بہت متبرک ہے۔

روضہ مبارکہ حضرت مخدوم شاہ نظام یمنی قدس سرہ: یہ وہ برگزیدہ صاحب ولایت وعلم وعرفان حقیقت اور محبوب مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ ہیں آپ علیہ الرحمہ نے ۳۰/سال تک حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی شرف ولایت میں رہ کر "لطائف اشرفی" لکھی جو حالات سید اشرف کے علاوہ درس تصوف پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ یمن کے رہنے والے تھے۔ حضرت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ساری زندگی ان کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کا روضہ مبارک مخدومہ سلطانہ رفیقہ شفیقہ حیات حضرت حاجی الحرمین سیدنا مخدوم شاہ عبدالرزاق نورالعین اشرف قدس سرہ کے روضہ اقدس سے چند قدم آگے لحد خانہ سے متصل داہنی جانب واقع ہے۔

روضہ مبارک حضرت بی بی سلطانہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا: جب سلطان اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ اپنے فرزند سید عبدالرزاق نورالعین کی ظاہری وباطنی تربیت فرما چکے اور انہیں علوم وفنون سے آراستہ فرمادیا تو آپ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی۔ چنانچہ آپ نے ہندوستان کے سادات گھرانوں میں ان کے لئے تلاش شروع کی اور خانوادوں کے نسب کی تحقیق بھی کی آپ کے پاس پہلے سے ہی سادات کے شجرے تھے کیونکہ آپ نے ایک کتاب " اشرف الانساب " کے نام سے تحریر کی تھی جس میں ہندوستان میں رہنے والے تمام سادات کے شجروں کی تحقیق کی تھی۔ ایک روایت متواترہ یہ بھی ہے کہ بادشاہ ہندوستان حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر قدس سرہ نے اسی نسب نامہ کے بنیاد پر حضرات سادات کرام کے وظائف مقرر کئے اور جاگیریں پیش کیں۔

حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ نے حضرت مخدوم حاجی نورالعین قدس سرہ کا نکاح "سادات ماہرو" میں کرایا۔ مکتوبات اشرفی میں سادات ماہرو کے بارے میں تذکرہ ہے کہ یہ لوگ نہایت صحیح النسب ہیں جو کشفاق وکشلاق سے

ہندوستان آئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کانام بی بی سلطانہ خاتون تھا جن کا مزار شریف آستانہ حضور مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کے پورب اور دکھن جانب نیر شریف سے کچھ دوری پر واقع ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں: سید اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے درگاہ سے کچھ فاصلے پر اپنی الگ ایک خانقاہ قائم کی اس کا نام "خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں" رکھا آپ نے یہاں رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا ذکر وفکر مراقبہ اور دیگر معمولات مشائخ طریقت اس میں جاری کئے۔ آج بھی ہر سال ۲۹،۲۸،۲۷ محرم الحرام کو مخدوم پاک علیہ الرحمہ کے عرس کی تمام تقریبات اسی خانقاہ میں ادا کیے جاتے ہیں۔

حضرت اشرف حسین میوزیم: اس میں خانوادہ اشرفیہ کے تبرکات وملبوسات اور قلمی نوادر موجود ہیں۔اس کے علاوہ کئی عظیم شاہکار نوادرات شامل ہیں جن کا کسی نا کسی شکل میں اسلامی تاریخی، ثقافت اور اسلامی تہذیب کی عکاسی کرتی ہیں۔

جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ: جامع اشرف آستانہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے جوارِ اقدس میں واقع اسلامی وعصری اعلی تعلیم کا عظیم مرکزی ادارہ ہے۔ اس میں اعدادیہ سے لے کر فاضل تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسالہ تخصص فی الفقہ یعنی مفتی کے کورس کی تعلیم بھی باضابطہ دی جارہی ہے۔اس کے علاوہ حفظ و قرآت کا بھی شعبہ ہے۔ اس ادارہ سے فارغ ہونے والے علماء اور فضلاء کو" جامعی "کہا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی سند ہمدرد یونیورسیٹی نئی دلی، مولانا آزاد اردو یونیورسیٹی حیدرآباد اور علی گڑھ مسلم یونیورسیٹی اور بہار مدرسہ بورڈ وغیرہ سے منظور شدہ ہے۔ نیز جامعۃ الازہر مصر سے معادلہ حاصل ہے۔

حضرت مولانا احمد اشرف ہال: شیخ اعظم حضرت سید اظہار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ نے خانقاہ اشرفیہ سرکار کلاں میں تمام اسلامی تقریبات کے لئے ایک وسیع وعریض شاندار فلک نما عمارت تعمیر کرادی ہے جس کا نام حضرت سلطان الواعظین علیہ الرحمہ کے نام نامی پر ہے۔

حضرت مختار اشرف لائبریری: یہ لائبریری ہندوستان کی عظیم لائبریریوں میں نمایاں مقام حاصل کر چکی ہے۔ یہاں اس حقیقت کا اظہار غالبا نامناسب نہ ہو گا کہ اس لائبریری میں احادیث و تفاسیر ،فقہ واصول، تواریخ و سیرت و سوانح، تقابل ادیان، کلیات و مجلات، قدیمی مخطوطات، قلمی نسخے اور لسانی ادبیات پر عربی، فارسی، اردو، ہندی، سنسکرت، انگلش میں موجود ہیں جو عام لائبریریوں میں دستیاب نہیں ہیں۔

روضۂ اقدس بی بی بلائی: یہ وہ بلی ہیں جو بابا کمال الدین بیانی کی خدمت میں رہتی تھیں جب آپ کو مخدوم باکمال کی صحبت سعید وارادت کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے ساتھ بی بی بلائی بھی خدمت مخدوم میں رہنے لگیں۔ اور آپ کی پیاری ہو گئیں۔ حقیقت ہے کہ "نگاہ مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں" جو کسی محبوب خدا سے منسوب ہو جائے اور اس کی محبت میں اپنی جان قربان کر دے تو وہ محبوب حق اور صاحب روحانیت ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بی بی بلائی کی روحانیت بھی لطف و کرم مخدوم کے طفیل محتاج قیل و قال نہیں بلکہ مسلم ہے۔ درگاہ معلی سے جانب مشرق کچھ فاصلے پر دفع آسیب وبلیات کے لیے محتاج تعریف نہیں۔ آسیب زدگان کی زبان سے نکلنے والی چیخ خود بی بی بلائی کی روحانیت کا اعلان واقرار کرتی ہے۔

چہار گزدار الامان: غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے آستانہ مقدسہ سے ایک کلومیٹر شمالی گوشے میں موجود ہے۔ یہ جگہ پرسکون ذکر الٰہی، عبادت وریاضت کے لئے بہت مناسب ہے۔ حضرت مع جملہ مریدین ومعتقدین نماز عصر تا مغرب یہاں اوراد ووظائف میں مشغول رہا کرتے تھے۔ بقول مخدوم پاک علیہ الرحمہ کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تاقیامت حساب بصیرت و دیدۂ باطن کے غوث، قطب اور ابدال سے ملاقات ہوگی۔ یہ جگہ ایک لمبے تالاب کے کنارے واقع ہے۔

درگاہ پہلوان شہید علیہ الرحمہ: آپ کا مکمل تاریخی ذکر نہیں ملتا۔ آپ کی بیشتر کرامتیں ظاہر ہوتی رہی ہیں۔ ایک زمانے جب آپ کے مزار کی نشاندہی نہیں ہو پا رہی تھی۔ ایک ظالم کے ظلم سے قبروں کے نشان مٹ رہے تھے۔ آپ نے خواب میں کئی لوگوں کو اپنے قبر کی نشاندہی کی۔ ساتھ ہی ظالم کے ظلم سے نجات بھی دلانے کا وعدہ کیا۔ بہت پہلے سے ایک بات مشہور تھی کہ آپ نے روح آباد کے متعلق حضرت سید اشرف کا قول سنا کہ ایک زمانے میں حاجت مندوں کی تعداد بڑھے گی۔ جس کی وجہ سے بے ادبی اور گندگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا جو برداشت کر سکے وہ یہاں قیام کرے ورنہ وہ دور کہیں جگہ تلاش کر لے۔ آپ نے اپنا سر خود ہاتھ میں لے کر اپنی قبر تک آئے اور وہیں ہاتھ سے سر چھوڑ کر فرمایا۔ یہی میرے سکون کی جگہ ہے۔ بہت سے لوگوں نے من گھڑت یہ لکھ دیا ہے کہ پہلوان شہید حضرت مخدوم اشرف کے زمانے سے پہلے کے ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمہ کا عہد حضرت کے بعد کا ہے یا اسی دور کا ہے۔ واللہ اعلم

سادات کچھوچھہ مقدسہ: یہاں کے سادات کا سلسلہ نسب حاجی الحرمین سید شاہ عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے جو کہ غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے چوتھی پشت سے تھے۔ حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ حضرت عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندوں کو بہت محبوب رکھتے اور فرماتے "جو شخص نور العین کے فرزندوں سے بغض رکھے گا وہ سارے سلسلہ چشت کا دشمن ہے اور سارے مشائخ چشت کا دشمن، میرا دشمن ہے۔ خود حضرت نور العین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "ایک روز مخدوم پاک قدس سرہ پر عجیب و غریب کیفیت طاری تھی اصحاب کے بارے میں بشارت انگیز اور مسرت آمیز باتیں کر رہے تھے، جب میری باری آئی تو بہت غور کیا آخر میں خوش ہو کر فرمایا، ہرگز ہرگز میں نے اپنا سب کا سب تم پر نثار کر دیا ہے اور کوئی چیز تم سے بچا کر کے نہیں رکھی ہے۔ اے فرزند نور العین! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہاری اولاد کے لئے دعا کی ہے ہمیشہ مسعود اور مقبول رہیں اور تمہاری اولاد میں دستور کے مطابق ایک فرد رجال الغیب میں سے اور ایک مجذوب ہوگا بلکہ ایک فرد پیدا ہوگا جس میں میرے احوال پیوست ہونگے (لطائف اشرفی ۵۶/ ۶۲۴) آستانہ مقدسہ کا سجادہ نشین انہیں سادات میں ہی مقرر ہوتا چلا آیا ہے۔

نیر شریف: نیر شریف کا پانی بہت متبرک اور بے پناہ اہمیتوں کا حامل ہے۔ اس کی کھدائی حضرت مخدوم اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے جلو میں خود قلندروں نے ضرب لاالہ الا اللہ سے کی تھی اور حضرت اپنے اصحاب و مریدین کے ساتھ جب حج کو جاتے سب کے ساتھ ایک مشک ہوتا اور آپ زمزم لا کر نیر شریف میں ملاتے اور فرماتے یہ پانی مریضوں کے شفایاب ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس کی پانی بہت سارے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ پاگلوں اور جنونی کیفیت رکھنے والوں کے لیے آب شفاء ہے، اس کے علاوہ آسیب و بلیات سے بھی نجات ملتی ہے کسی طرح کا بھی جسمانی یا روحانی مریض ہو، اس کے لیے فائدہ مند ہے۔ تقریباً سات سو سال اس تالاب کی کھدائی کو ہوئے، اس مدت میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ شفایاب ہوئے اور آج بھی ہو رہے ہیں۔

چراغ شریف: حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ کے نام کا چراغ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کے خلیفہ اکبر اور سجادہ نشین سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ اوپری حصے میں روشن کیا کرتے تھے جس کی رسم اب تک چلی آئی ہے۔ اس چراغ کی بڑی تاثیر ہے۔ جس گھر میں حضرت کا چراغ روشن ہوتا ہے مؤکلوں کا پہرہ رہتا ہے۔ دفاع جن کے لئے بہت ہی کارگر ہے۔

میلہ ماہ اگہن: یہ میلہ ہندی مہینے کے اعتبار سے ایکادیشی یعنی دیوالی کے بارہ دن پہلے سے شروع ہوتا ہے اور چالیس روز تک مسلسل رہتا ہے۔ اس میلے میں لوگ آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ اس میلے میں کافی بھیڑ ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب (ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پنجابی وغیرہ) کے

لوگ اپنی عقیدت و محبت کے اعتبار سے حضرت مخدوم کچھوچھہ قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں آتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی قدس سرہ النورانی کا فیض بلا تفریق مذہب وملت ہر ایک کے دکھ درد کا مداوا کر کے اپنے حسن واخلاق سے غیر مسلموں کی راہ حق دکھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کی بے تعصبانہ زندگی کی ایک مثال یہ ہے کہ آستانہ مقدسہ پر ہر دھرم ہر مذہب کے لوگ یکساں فیض حاصل کرتے ہیں۔

غسل شریف: غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے روضہ مقدسہ و قبر انور کا غسل سال میں ایک بار ہوتا ہے، اس کی تاریخ معین نہیں ہے بلکہ صاحب سجادہ کے جلو میں خاندان اشرفیہ غسل کی تاریخ طے کرتا ہے اور صاحب سجادہ اس تاریخ کا اعلان کرتے ہیں۔ قبر انور کا غسل خالص کیوڑہ سے دیا جاتا ہے۔

عدالت: آپ کی بارگاہ میں تین اوقات کی عدالت معین ہے۔ (۱) بعد نماز فجر سے صبح ساڑھے چھ بجے تک۔ (۲) دس بجے دن سے زوال کے وقت تک۔ (۳) چار بجے سے مغرب تک۔ ان اوقات میں آستانہ مقدسہ پر حاضری دینے سے آسیب وبلاہیات اور جن و شیطان کے اثرات دور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ روحانی، جسمانی یا کیسا بھی مرض ہو ٹھیک ہو جاتا ہے۔

چلہ: چلہ مقصد بر آوری کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس سے حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کی خاص توجہ ہوتی ہے۔ اس بارگاہ میں بڑے علماء کرام اور صوفیاء عظام اور عوام اہل سنت نے چلہ کیا ہے اور انہیں چلہ کرنے میں بہت سے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ چلہ طاق دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ۲۱/۷/۳ دنوں کا ہوتا ہے اور بڑا چلہ چالیس دن کا ہوتا ہے۔

آداب حاضری: غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں حاضری کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کیونکہ بزرگان دین کے دربار میں حاضری دینا ان سے ملاقات کے برابر ہوتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ وہ ہماری مادی آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن ہم ان کی آنکھوں سے دور نہیں ہیں۔ حاضری دینے کے لیے باوضو ہونا لازمی ہے۔ بڑے احتیاط اور ہوشمندی کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہو سکے ادب کا دامن چھوٹنے نہ دے۔ روضہ اقدس میں نہایت ہی مؤدب انداز میں داخل ہو۔ پہلے داہنا قدم رکھے بعدہٗ ہدیہ سلام قبل فاتحہ پیش کر دے بعدہ چند وقفہ حضرت کا تصور کرکے دعا مانگے۔ یہ وہ بارگاہ ہے جہاں فرشتے مؤدب ہو کر جاتے ہیں۔ حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تین روز کا چلہ کیا تو ہر وقت ورود و وظائف میں مشغول رہا کرتے لیکن روضہ اقدس میں جاتے ہوئے ڈرتے۔ آپ علیہ الرحمہ فرماتے یہ وہ بارگاہ ہے جہاں بزرگ بھی آپ کے جلال سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے ایک عقیدت مند اور صاحب عقل کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ التفات کو متوجہ کرنے کے لیے آداب حاضری جس قدر ممکن ہو خیال رکھے۔

عرس شریف: ۲۵ محرم الحرام تا ۳۰ محرم الحرام عرس شریف کی تقریبات ہوتی ہے۔ چونکہ ۲۸ محرم الحرام کو غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیقدس سرہ النورانی کا وصال ہوا تھا۔ اس لئے ۲۸ محرم الحرام کو مخدوم زادہ قائد ملت حضرت علامہ الشاہ سید محمد محمود اشرف اشرفی الجیلانی صاحب قبلہ مدظلہ العالی والنورانی بمقام خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکاں کلاں (گراؤنڈ جامع اشرف) درگاہ کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر اترپردیش) میں ادا فرماتے ہیں اور اس موقع پر دور دراز سے آئے عقیدت مندوں، مریدین ومتوسلین اور حاجت مندوں کے لیے دعاء خاص کی جاتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ پانچ دن حضرت غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی السامانی نوربخشی قدس سرہ النورانی کی نگاہ التفات کو متوجہ کرنے کے لیے بہت اہم ہے مزید محفل سماع کا پروگرام بھی ہوتا رہتا ہے۔ (ابو محامد)

الاشرفی جنتری	اگست 2023	محرم الحرام ۱۴۴۵	کنوار فصلی ۱۴۳۱	بھادوں بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت/ وصال/ عرس/ تعطیلات
منگل	01	۱۳	۱۷	۱۵	عرس حضرت نصیب الدین سہروردی کشمیری علیہ الرحمہ
بدھ	02	۱۴	۱۸	۱۶	وصال حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف / مفتی مشرف احمد فتح پوری علیہ الرحمہ
جمعرات	03	۱۵	۱۹	۱۷	عرس شاہ عبد الرضا محمد علیہ الرحمہ / عرس مخدوم جمال الدین علیہ الرحمہ ہلسہ نالندہ
جمعہ	04	۱۶	۲۰	۱۸	عرس مفتی مشرف حسین دہلوی علیہ الرحمہ
سنیچر	05	۱۷	۲۱	۱۹	عرس قطب حضرت داتا رجب علی شاہ علیہ الرحمہ کولکاتہ
اتوار	06	۱۸	۲۲	۲۰	وصال حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ / عرس حضرت مخدوم صفی علیہ الرحمہ (صفی پور)
پیر	07	۱۹	۲۳	۲۱	وصال حضرت سید منصب علی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / مخدوم شاہ اناؤ
منگل	08	۲۰	۲۴	۲۲	وصال عاشق رسول حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ / خواجہ فقیر محمد چوراہی نقشبدی
بدھ	09	۲۱	۲۵	۲۳	عرس حضرت شعیب الاولیاء شاہ دیار علی علیہ الرحمہ (براؤں شریف)
جمعرات	10	۲۲	۲۶	۲۴	عرس مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (خلیفہ حضور مخدوم کچھوچھہ)
جمعہ	11	۲۳	۲۷	۲۵	محفل سماع درگاہ مخدوم سید رکن الدین شہباز حسینی علیہ الرحمہ التفات گنج (نزد کچھوچھہ مقدسہ)
سنیچر	12	۲۴	۲۸	۲۶	عرس حضرت سید میر مسعود ہمدانی علیہ الرحمہ
اتوار	13	۲۵	۲۹	۲۷	سید اشرف حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ
پیر	14	۲۶	۳۰	۲۸	عرس مخدومی کچھوچھہ شریف / عرس شہنشاہ ہفت اقلیم سید تاج الدین اولیاء علیہ الرحمہ (ناگپور)
منگل	15	۲۷	یکم کنوار	۲۹	یوم آزادی / عرس مخدومی زیارت موئے مبارک ودیگر تبرکات / دستار بندی جامع اشرف (کچھوچھہ شریف)
بدھ	16	۲۸	۲	۳۰	قل شریف حضور غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
جمعرات	17	۲۹	۳	۳۱	فاتحہ حاجی الحرمین سید عبد الرزاق نور العین کچھوچھوی قدس سرہ النورانی / صفر المظفر کا چاند دیکھئے
جمعہ	18	یکم صفر المظفر	۴	یکم بھادوں	عرس سید امیر ملت علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / عرس سید وارث پاک علیہ الرحمہ دیوا شریف
سنیچر	19	۲	۵	۲	عرس حضرت حافظ شاہ جمال اللہ علیہ الرحمہ (رامپور)
اتوار	20	۳	۶	۳	عرس خواجہ داناسورتی علیہ الرحمہ / حافظ شاہ جمال اللہ رامپوری علیہ الرحمہ
پیر	21	۴	۷	۴	عرس مقبول احمد شاہ قادری علیہ الرحمہ کرناٹک
منگل	22	۵	۸	۵	وصال حضرت حسنین رضا خان علیہ الرحمہ بریلی شریف / وصال علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ
بدھ	23	۶	۹	۶	عرس عبد الوہاب زکریا ملتانی سہروردی گجرات / وصال مفتی شریف الحق امجدی علیہما الرحمہ
جمعرات	24	۷	۱۰	۷	ولادت حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / عرس غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروری
جمعہ	25	۸	۱۱	۸	عرس حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری علیہ الرحمہ
سنیچر	26	۹	۱۲	۹	لوگوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ مومن کو اذیت نہ دو اور جاہل کی قربت اختیار نہ کرو۔
اتوار	27	۱۰	۱۳	۱۰	عرس علامہ جیلانی میاں بریلوی علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
پیر	28	۱۱	۱۴	۱۱	عرس بابائے قوم وملت حضرت سید تنویر اشرف اشرفی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	29	۱۲	۱۵	۱۲	عرس مجاہدی آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ (انڈمان نیکوبار)
بدھ	30	۱۳	۱۶	۱۳	عرس حضرت شاہ درگاہی میاں علیہ الرحمہ رامپور / راکھی بندھن
جمعرات	31	۱۴	۱۷	۱۴	عرس عبد اللطیف شاہ بھٹائی قلندر سہروردی علیہ الرحمہ / حضرت خادم شاہ کرسچن کالج لکھنؤ

واعظ لاثانی سلطان المناظرین حضرت علامہ سید احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھو چھوی قدس سرہ النورانی

حضرت سیدناسفیان بن عُیَینہ رضی اللہ عنہ کا یہ معروف مقولہ ہے۔"عِنْدَ ذِکرِالصّالِحِینَ تَنَزّلُ الرّحْمة"یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے(حلیۃ الاولیاء ج۷ ص۳۳۵) حضور شیخ الاسلام المسلمین رئیس المحققین مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا سید شاہ مفتی محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ النورانی تاجدار کچھوچھہ مقدسہ ارشاد فرماتے ہیں:اہل اللہ کے حالات واقعات پڑھنے اور سننے سے قلب مضطر کو سکون ملتاہے،روح کو بالیدگی نصیب ہوتی ہے،فکرو نظر کا انتشار دور ہوتا ہے،عقل آوارہ کا زور ٹوٹتا ہے،روحانیت کو ترقی ملتی ہے اور معرفت الٰہی کا راستہ آسان ہوتا ہے اس لیے زمانہ قدیم ہی سے عرفائے حق کے تذکرے لکھنے اور شائع کرنے کا معمول رہا ہے اور مشائخ طریقت اپنے وابستگان سلسلہ کو اولیاے کاملین کے حالات ومعمولات اور تعلیمات وارشادات بار بار پڑھنے کی نصیحت کرتے ہیں۔(حیات مخدوم العالم صفحہ ۱۹)

اللہ پاک اپنے صالح اور محبوب بندوں پر انوار وتجلیات کی بارشیں نازل فرماتا ہے اور بلند مقام ومرتبے پر فائز فرماتا ہے۔جس کی بنیاد پر کائنات میں نیک بندوں کے ڈنکے بجتے ہیں۔انہیں نیک بندوں میں وارث علوم نبی اکرم ﷺ،ابن مولیٰ علی،جانشین غوث اعظم،پرتوِ خواجہ ہند الولی،نور نگاہ غوث العالم محبوب یزدانی شہزادہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں،مخدوم اہل سنت،سلطان الواعظین عالم ربانی حضرت علامہ مولانا الشاہ ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی معروف بہ عالم ربانی وسلطان الواعظین علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات بھی ہے۔

اسم گرامی:سید محمد احمد اشرف اشرفی، آپ کا تاریخی نام:مولانا ابوالمحمود احمد اشرف ہے۔ولادت باسعادت:۴شوال المکرم ۱۲۸۶ہجری بروزجمعہ۔ والد ماجد اور پیرومرشد:شیخ المشائخ ہمشبیہ غوث اعظم ابواحمد مولانا سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی المعروف بہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ۔

شیخ المشائخ ہمشبیہ غوث اعظم ابواحمد مولانا سید علی حسین اعلیٰ حضرت اشرفی میاں تاجدار کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے دوشہزادے تھے۔(۱)عالم ربانی،سلطان الواعظین،مخدوم اہل سنت،حضرت علامہ مولانا الشاہ ابوالمحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ (۲) عارف باللہ حضرت مولانا سید شاہ پیر مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

عالم ربانی،سلطان الواعظین،حضرت علامہ مولانا الشاہ ابوالمحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نوازش تھی جب عالم ربانی کی رسم بسم اللہ خوانی کا وقت آیا تو حضرت مولانا شاہ آل احمد پھلواروی علیہ الرحمہ،مدینہ منورہ سے کچھوچھہ شریف تشریف لائے اور عالم ربانی کو بسم اللہ پڑھائی۔جب آپ قاعدہ بغدادی مکمل کرکے پارہ عم شروع کیا تو عالم خواب میں دیکھا کہ آپ کے جد بزرگوار غوث العالم محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ نے آپ کو سورہ فاتحہ پڑھائی۔ آپ نے ابتدائی کتابیں استاذ العلما مولانا معین الدین ابو الخیر مانک پوری گورکھپوری سے پڑھی۔اس کے بعد استاذ العلما مولانا لطف اللہ علی گڑھی شاگرد رشید غوث وقت مولانا آل احمد صاحب محدث ہندی کی خدمت میں حاضر ہو کر بقیہ علوم وفنون کی تکمیل کی۔(شیخ اعظم نمبر صفحہ ۳۶،۳۵۔ناشر الاشرف اسٹوڈینٹس مومنٹ جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ)

حضور مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "رسالۂ استمداد صفحہ 92"پر تحریر فرماتے ہیں: ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زیب سجادہ کچھوچھہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔آپ عارف باللہ سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور فرزند تھے۔تاریخی نام ابوالمحمود احمد اشرف تھا۔۴شوال ۱۲۸۶ہجری میں بروز جمعہ پیدا ہوئے ابتدائی

کتابیں کچھوچھہ شریف میں پڑھیں اور مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے درسیات کی تکمیل کی۔ خواب میں سرکار دوعالم ﷺ نے دستار بندی فرمائی۔ اس خواب کے بعد آپ نے کسی مدرسہ سے دستار فضیلت حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔ (صفحہ ۷۶۔ ایضًا) جب آپ علوم اسلامیہ کی تکمیل سے فارغ ہوگئے تو آپ کے والد ماجد ہم شبیہ غوث اعظم شیخ المشائخ مولانا سید شاہ علی حسین المعروف بہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے راہ سلوک و معرفت کے مدارج طے کر آئے اور شرف بیعت و اجازت اور تاج خلافت سے نوازا، نیز اپنا ولی عہد و جانشین اور خلف اکبر نامزد فرمایا۔ آپ علیہ الرحمہ کی پوری زندگی اسوۂ حسنہ کا مظہر کامل، رشد و ہدایت کا روشن چراغ تھی۔

آپ نے ہمہ جہت دین کی خدمت انجام دی۔ بیعت وارشاد کے سلسلہ کو رونق بخشی، تبلیغ اسلام میں جدوجہد فرمائی، عقائد حقہ کی ترویج واشاعت فرمائی، باطل فرقوں کے باطل عقائد کی نقاب کشائی کی۔ آپ کے نفس زکیہ کی برکتوں سے لوگ بکثرت اسلام میں داخل ہوئے آپ کی ذات ظاہری و معنوی خوبیوں کی جامع تھی۔

تقریر ایسی کرتے کہ دل موہ لیتے۔ دوران تقریر آیت کریمہ کی تلاوت کرتے تو اہل محفل بے تاب ہو جاتے۔ تقریر کا ہر جملہ آپ کی زبان سے نکلنے والا اتنا پیارا معلوم ہوتا تھا کہ عرصہ تک اس کی حلاوت سامعین کے دل میں باقی رہتی۔ دوران تقریب آیت کریمہ کی تفسیر میں عجیب وغریب نکات کا انکشاف ہوتا تھا جس کی طرف عنان توجہ پھر جاتی اس کے دقائق اور اسرار کا بخوبی اظہار ہو جاتا۔ کبھی علم ہیئت کے مسائل کی وضاحت، کبھی فلسفہ قدیمہ وجدیدہ کا تقابل، کبھی علم ہندسہ کا تذکرہ، کبھی قرآن و حدیث کی شیریں بیانی، کبھی فقہ کی دقیقہ سنجی۔ غرض کہ ہر موضوع پر نہایت روح پرور، کیف آمیز عالمانہ وعارفانہ بیان ہوتا تھا۔ اگر دوران تقریر بارش ہوتی تو بھی ہر شخص اسی ذوق و شوق کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر آپ کے لطف بیان سے محظوظ ہوتا رہتا۔ جب آپ دوران تقریر فرقۂ باطلہ کارد کرتے تھے تو اہل سنت وجماعت اور فرقہ باطلہ کے درمیان مکمل امتیاز ظاہر ہو جاتا۔ (ایضًا صفحہ ،۳۸)

نبیرہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ سبحان رضا خان رضوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "میرے جدید کریم سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے دور حیات ظاہری میں عالم ربانی سلطان الواعظین حضرت علامہ سید شاہ احمد اشرف جیلانی کچھوچھوی ان کے پاس تشریف لاتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ ان کا شایان شان استقبال نیز احترام فرماتے تھے اور محبت کا یہ عالم کے اپنے رسالہ "الاستمداد" میں سلطان الواعظین علیہ الرحمہ کا ذکر فرمایا ہے، حضرت شاہ سید احمد اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ کا بھی ذکر ایک شعر میں اس طرح فرمایا ہے۔

احمد اشرف حمد و شرف لے

تجھ سے ذلت پاتے یہ ہیں (ماہنامہ کنزالایمان دہلی جلد ۱۵ شمارہ 1، ص ۲۹)

مفتی محمود رفاقتی صاحب قبلہ حضرت مولانا عمر اشرفی نعیمی علیہ الرحمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ: "حضرت سراپا برکت جامع الطریقین مجمع البحرین حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف صاحب مدظلہ العالی کچھوچھوی کے بیان فیض نے جلسہ پر جو رنگ جمایا بیان سے باہر ہے ایک کلمہ جو ممدوح کی زبان مبارک سے ادا ہوتا تھا دل میں اثر کرتا تھا مجمع محو ہو رہا تھا ایک عجیب عالم تھا۔ (ایضًا صفحہ ۷۸)

حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ آپ کی شان خطابت میں نغمہ سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محویت چھا گئی جب حسن بیان یاد آیا ۔۔۔ دل تڑپ اٹھا، وہ انداز بیان یاد آیا

جھومتی پھرتی ہے وہ دنیائے تصور سید ۔۔۔ جب کبھی موعظۂ پیر مغاں یاد آیا (ایضًا صفحہ ۷۸)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تقریر اسٹیج کے نیچے ہی سے کھڑے ہوکر سماعت کرتے تھے۔ آپ کے بعض مریدین نے آپ سے پوچھا کہ حضور دیگر خطباء کی خطابت آپ بر سر اسٹیج سماعت کرتے ہیں مگر جب مولانا احمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی خطابت ہوتی ہے تو آپ اسٹیج پر تشریف نہیں لے جاتے ہیں اور نیچے سے ہی کھڑے ہوکر سماعت کرتے ہیں تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ مولانا کی شخصیت تم لوگوں پر مخفی ہے، جو بات ان کی تقریر میں احمد رضا دیکھتا ہے دیگر مقررین کی تقریر میں نہیں دیکھتا۔ واللہ جب یہ دوران خطابت حدیث شریف پڑھتے ہیں تو جس راوی کی حدیث یہ سناتے ہیں ان کو بر سر اسٹیج پاتا ہوں تو ان رواۃ کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑے ہوکر اسٹیج کے نیچے ہی سے تقریر سماعت کرتا ہوں۔ " (ماہنامہ ماہ نور، اشرف العلماء نمبر فروری مارچ ۲۰۰۸ صفحہ ۴۵/ بحوالہ شیخ اعظم جلد ا صفحہ ۱۰۰)

حضرت مولانا طیب الدین اشرفی صاحب قبلہ لکھتے ہیں: شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آپ کی تقریر ہر دلعزیز ہوتی اور وعظ، میں تاثیر ہوتی۔ (شیخ اعظم نمبر صفحہ ۷۷)

آپ کی خطابت کے سلسلے میں حضور سرکار کلاں شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی سید محمد مختار شاہ اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک مرتبہ میں نے صدرالافاضل حضرت مولانا سید شاہ نعیم الدین قادری اشرفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضرت والد بزرگ وار کی خطابت کیسی ہوتی تھی؟ حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت کی خطابت بس یوں سمجھئے کہ حضرت محدث اعظم ہند کی خطابت ان کے مقابلے میں ایک بال کے برابر ہے۔ (ایضًا صفحہ ۷۸)

حضرت مولانا اکمل حسین اشرفی نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عالم ربانی علیہ الرحمہ کے بارے میں ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ واللہ! میں حضور پیر و مرشد (سلطان الواعظین، عالم ربانی) رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتا ہوں اس پر دنیا مجھے محدث اعظم ہند کہتی ہے اگر حضور پیر و مرشد علیہ الرحمہ کے علوم ظاہری و باطنی سے ایک آنہ بھی پایا جاتا تو نہ معلوم دنیا والے مجھے کیا کہتے۔ (ایضًا ص ۷۹)

سید شاہ فاخر الہ آبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "مولانا سید احمد اشرف کی ذات سے اسلام کو بڑی ترقی تھی، ہزاروں کو ہدایت پہونچی درحقیقت آپ اسلام کے ایک رکن رکین تھے"۔ (ایضًا)

ڈاکٹر عظیم الدین فاروقی نندورہ گوپال گنج ضلع پرتاب گڑھ جو حضرت علامہ مولانا احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے معتقدین میں سے تھے موصوف کی عمر تقریباً سو سال کی ہوگی انہوں نے فرمایا کہ حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر جب ہوتی تو سامعین اپنا ہوش و حواس گنوا بیٹھے تھے، بالخصوص معراج رسول صلی اللہ وسلم پر تقریر ہوتی تو لوگ آپ کی جانب دیکھنے کے بجائے آسمان کی جانب دیکھا کرتے تھے کہ کہاں سواری رسول جارہی ہے اور بارہا ایسا ہوا کہ لوگ چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے کتنے ایسے لوگ ہوتے جو بے خودی میں گریبان پھاڑ ڈالتے تھے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جشن عید میلاد النبی ﷺ میں آپ کو بریلی شریف مدعو کرتے اور آپ کی تقریر سنا کرتے تھے۔ (ایضًا صفحہ ۷۸)

کشف و کرامت: مولانا طیب الدین اشرفی لکھتے ہیں: آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ گزرے ہیں اگرچہ آپ نے عمر کم پائی اس کے باوجود اللہ تعالی نے آپ کو بہت سارے کمالات سے نوازا آپ سے بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔

مولانا آل حسن اشرفی بیان کرتے ہیں کہ میں کالج میں پڑھتا تھا انٹرمیڈیٹ کر چکا تھا میری عمر سولہ یا سترہ سال رہی ہوگی۔ ایک بار مفتی محمد اجمل صاحب اجملی نے فرمایا کہ آل حسن مرادآباد جامعہ نعیمیہ میں دستار بندی کا جلسہ ہے اور حضرت صدر الافاضل کی دعوت پر مولانا سید احمد

اشرف آرہے ہیں تم بھی جلسہ میں شرکت کے لیے چلو، میں ان کے کہنے پر ان کے ساتھ ہو گیا۔ مراد آباد آیا جلسہ میں شرکت کی، پروگرام ہو گیا۔ میں مولانا سید احمد اشرف کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ سلطان الواعظین عالم ربانی حضرت مولانا سید احمد اشرف علیہ الرحمہ نے مجھے علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی میں نے عرض کیا حضور! طبیعت ہچکچا رہی ہے کہ شروع کروں اور کہیں درمیان سے تحصیل علم کا سلسلہ منقطع نہ ہو جائے اور میں ناقص وناممکمل رہ جاؤں تو پھر کہیں کا نہ رہوں گا۔ حضرت مولانا سید احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے فرمایا تم شروع کرو ان شاءاللہ تعالیٰ تم مکمل عالم ہو جاؤ گے۔ الحمدللہ میں نے تحصیل علم دین شروع کی اور بڑی کامیابی کے ساتھ درجۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ بحیثیت عالم حضرت مولانا سید احمد اشرف علیہ الرحمہ نے مجھے خلافت سے نوازا۔ (شیخ اعظم نمبر ص ۸۰)

تاڑی میرے سامنے نہ پینا: حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب شہبازی بھاگلپوری سے روایت ہے کہ نعمت نامی ایک شخص جو حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف علیہ الرحمہ کا مرید تھا اپنا واقعہ خود بیان کیا کہ۔ مولانا مجیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ نعمت نے بتایا کہ حضرت مولانا سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن ماچھی پور کے یہاں تشریف لائے اور وہیں قیام پذیر تھے اور ابوالحسن کے دروازے پر ملنے والوں کا اژدہام ہو گیا جو آتا حضرت سے بیعت ہو کر واپس ہو جاتا تمام لوگوں کے ساتھ میں بھی بیعت ہو گیا مجھے تاڑی پینے کی عادت تھی حضرت نے بیعت کے وقت تاڑی سے توبہ کرایا تو میں نے عرض کیا کہ تاڑی کی اجازت دی جائے اس لیے کہ میں اسے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں معذور ہوں آپ نے فرمایا اچھا میرے سامنے نہ پینا میں خوش ہو گیا لیکن ہوا یہ کہ میں جب بھی تاڑی پینے کے ارادے سے ہاتھ میں گلاس لیتا حضرت مولانا سید احمد اشرف اشرفی علیہ الرحمہ کی نورانی شکل سامنے نظر آنے لگتی ایک ایسی حالت میں آپ نے فرمایا کہ باز نہ آؤ گے اس جملہ کا اثر مجھ پر اتنا گہرا ہوا کہ میرے دل سے تاڑی کا خیال ایسا محو ہوا کہ پھر تا زندگی میں نے اسے منہ نہیں لگایا اور نہ مجھے اس کا احساس وخیال ہوا۔ (شیخ اعظم نمبر جلد ا صفحہ ۸۰)

عالم ربانی کے خلفاء و مریدین: آپ کے مریدین کی تعداد تو نہیں بتاسکتے کہ کتنے تھے اسی سے اندازہ لگائیں کہ جہاں بھی آپ خطاب کے لیے تشریف لے جاتے آپ کی تقریر سے لوگ اتنے متاثر ہوتے کہ بعد تقریر جماعت در جماعت لوگ آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو جاتے مولانا محمد ہاشم اشرفی نے بیان کہ حضرت مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ حج کو تشریف لے گئے تھے تو کثیر تعداد میں اہل عرب نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی تھی اسی طرح ایک مرتبہ میمن سنگھ تشریف لے گئے تو تقریباً تیس ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح خلفاء کے سلسلے میں بھی نہیں بتایا جاسکتا کہ کتنے ہیں چند خلفاے عظام کے اسما یہ ہیں۔ (۱) آپ کے بھانجے حضور محدث اعظم ہند سید محمد اشرفی علیہ الرحمہ (۲) آپ کے برادر خرد سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی (۳) آپ کے بھتیجے حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ عرف اچھے میاں جن کی آخری زندگی جذب میں گزری مزار آپ کا مرزاپور میں مرجع خلائق ہے۔ (۴) حضرت مولانا حکیم سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ، اشرف چک، سہرسہ بہار۔

وفات مبارک: ۱۴، ربیع الثانی ۱۳۴۷ ہجری میں طاعون کی مرض میں شہادت پائی۔ مزار پاک: آپ کا مزار مبارک نیر شریف (جو مخدوم کچھوچھہ کے نیچے ہے) اس کے جنوبی کنارے حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف حسین اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمہ کے درمیان واقع ہے۔ بشکریہ: (ابو ضیاء غلام رسول سعدی آسوی، اشرفی رضوی کٹیہاری خطیب وامام، مسجد علی، بلگام کرناٹک)

اسلامی تعلیمات میں حلال و حرام کے مابین تمیز و تفریق کو بہت زیادہ اجاگر کیا گیا ہے۔ تجارت اور لین دین کے باب میں بھی اس پر بہت زور دیا گیا ہے کہ حرام طریقوں سے بچا جائے اور کسب معاش کے حلال ذرائع اختیار کیے جائیں۔ فی زمانہ معاشی مسائل کے حوالے سے بہت زیادہ غفلت برتی جارہی ہے اور ایسی بے شمار باتیں مسلمان معاشروں میں رواج پا گئی ہیں جو شرعاً ناجائز و حرام ہیں۔ اللہ ہمیں ان کاموں سے محفوظ رکھے۔ آمین

الاشرفی جنتری	ستمبر 2023	صفر المظفر ۱۴۴۵	کاتک فصلی ۱۴۳۱	کنوار بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعہ	01	۱۵	۱۸	۱۵	عرس سید شمس عالم حسینی رائچوری علیہ الرحمہ
سنیچر	02	۱۶	۱۹	۱۶	عرس مخدوم شہباز بھاگلپوی علیہ الرحمہ / شاہ بدیع الدین پھلواروی علیہ الرحمہ بہار
اتوار	03	۱۷	۲۰	۱۷	عرس حضرت حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ / خواجہ نجم الدین احمد کبریٰ علیہ الرحمہ
پیر	04	۱۸	۲۱	۱۸	عرس داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ / سید حامد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
منگل	05	۱۹	۲۲	۱۹	عرس حضرت سید محی الدین اشرف عرف اچھے میاں اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	06	۲۰	۲۳	۲۰	چھلم شہیدان کربلامعلی / وصال حضرت سید جہانگیر اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
جمعرات	07	۲۱	۲۴	۲۱	عرس حضرت ابو اسحٰق بیتھو شریف / شہید ملت جبلپوری علیہما الرحمہ / **کرشنا اشٹمی**
جمعہ	08	۲۲	۲۵	۲۲	عرس حضرت سیدنا شاہ مینا علیہ الرحمہ (لکھنؤ)
سنیچر	09	۲۳	۲۶	۲۳	عرس رضوی / حضرت بغدادی شاہ علیہ الرحمہ کو لکتہ
اتوار	10	۲۴	۲۷	۲۴	**فتح بیت المقدس** 1187عیسوی / حاجی حسام الدین فتح پور / مخدوم شیخ کشمیری علیہما الرحمہ
پیر	11	۲۵	۲۸	۲۵	قل شریف حضور امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ (بریلی شریف)
منگل	12	۲۶	۲۹	۲۶	عرس مجدد الف ثانی سرہند شریف / شہنشاہِ بندیل کھنڈ سید مبارک علی شاہ مہوبا علیہما الرحمہ
بدھ	13	۲۷	۳۰	۲۷	وصال حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ / عرس مخدوم شاہ علیہ الرحمہ کانپور
جمعرات	14	۲۸	یکم کاتک	۲۸	شہادت خلیفہ راشد پنجم امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
جمعہ	15	۲۹	۲	۲۹	عرس حضرت پیر سید مہر علی حنفی چشتی گولڑوی علیہ الرحمہ
سنیچر	16	۳۰	۳	۳۰	ربیع النور شریف کا چاند دیکھئے
اتوار	17	یکم ربیع النور	۴	۳۱	ایک فقیہ، شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
پیر	18	۲	۵	یکم کنوار	عرس حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی علیہ الرحمہ
منگل	19	۳	۶	۲	اشرف الصوفیاء حضرت سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہما الرحمہ
بدھ	20	۴	۷	۳	وصال خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ / حضرت سیدنا میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی علیہ الرحمہ
جمعرات	21	۵	۸	۴	وصال مفتی اعظم اڑیسہ سید عبد القدوس علیہ الرحمہ / شیخ العلماء علیہ الرحمہ گھوسی /
جمعہ	22	۶	۹	۵	عرس حضرت منگالیا شاہ سلطان سہروردی علیہ الرحمہ
سنیچر	23	۷	۱۰	۶	وصال امام النحو علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ (مرید و خلیفہ حضور اعلیٰ اشرفی میاں کچھوچھوی)
اتوار	24	۸	۱۱	۷	شہادت سیدنا امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / حضرت میاں محمد میر شاہ قادری لاہوری علیہ الرحمہ
پیر	25	۹	۱۲	۸	عرس شاہ شرف الدین علیہ الرحمہ سدھولی / حضرت معصوم ربانی سرہندی علیہ الرحمہ
منگل	26	۱۰	۱۳	۹	عرس آغاز خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف تا بارہ ربیع الاول
بدھ	27	۱۱	۱۴	۱۰	عرس مجذوب الٰہی صوفی سرمد شہید دہلوی علیہ الرحمہ
جمعرات	28	۱۲	۱۵	۱۱	**جشن عید میلاد النبی** ﷺ / عرس حکیم ملت سید قطب اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ
جمعہ	29	۱۳	۱۶	۱۲	عرس حضرت مخدوم علاء الدین سید علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ
سنیچر	30	۱۴	۱۷	۱۳	عرس حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ النورانی دہلی

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت و جماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

ظلم کے سائے میں فلسطینیوں کے شب وروز

سر عام فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ وحشیانہ اور انسانیت سوز ظُلم مسلم ممالک کیلئے بھی باعث شرم ہے۔

روز ازل سے ہی طاقتور انسان کمزور انسانوں پر اور طاقتور ملک کمزور ملکوں پر ظلم و جبر کرتا چلا آرہا ہے دوسرے الفاظ میں طاقتور انسان ،کمزور اور غریب انسان کو زندہ رہنے کا حق دینا نہیں چاہتا اُسے دبانے ،کچلنے اور اپنا تسلط برقرار رکھنے کیلئے ہر وہ حربہ استعمال کرے گا جس کی وہ قوت و طاقت رکھتا ہے۔ اب یہاں دیکھنا یہ ہے کہ مُلک ،علاقہ ،زمین سب کچھ صدیوں سے فلسطینی عوام کا ہے لیکن اسرائیلی دوسرے ممالک سے آکر زبردستی غاصب و قابض ہو کر مالک بن بیٹھے ہیں اب ظلم کی انتہا یہ ہے کہ اصلی مالک فلسطینی مسلمانوں کو اُس سرزمین میں زندہ رہنے کا بھی حق نہیں دیا جارہا ہے۔ فلسطین کی زمین اُن پر تنگ کردی گئی ہے۔ اُن مظلوم فلسطینیوں کو صفحۂ ہستی سے ہی مٹایا جارہا ہے تمام غیر مسلم طاقتور ممالک اسرائیل کے ساتھ ازروئے ہمدردی خاموشی اور چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسرائیل کے ہاتھوں بے یارو مددگار فلسطینی مسلمانوں کیلئے اُنہی کی سرزمین کو سلاٹر ہاؤس (قتل گاہ) بنارہے ہیں معصوم بچوں عورتوں بوڑھوں بیماروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔۱۹۴۸عیسوی سے لیکر آج تک یہ درندگی کی بدستور بدترین صورت حال ہے سلامتی کونسل اور حقوق انسانی کے نام پر بنائی گئی عالمی تنظیمیں اپنی ذمہ داری بالکل نہیں نبھارہیں کیونکہ ان کے نزدیک مسلمانوں کا خون پانی سے بھی سستا ہے اور ان کا قتل بالکل جائز ہے اس پر اُنہیں کوئی بھی پوچھنے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ نتیجے بے بس مظلوم اور غیر مسلح فلسطینی عوام پر دُنیا کے ہر قسم کے آتشیں اسلحہ کو آزمایا جارہا ہے۔ مسلح اسرائیلی افواج کی طرف سے رات دن بمباری ظلم و بربریت اور درندگی کی انتہا ہے سر عام فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ وحشیانہ اور انسانیت سوز ظُلم مسلم ممالک کیلئے بھی باعث شرم ہے۔ عالمی برادری کی طرف سے خاموشی اور قتل و غارت گری کیلئے اسرائیل کو کھُلی چھُوٹ دینا ظلم میں مدد کے مترادف ہے۔ ہندوستان کشمیری مسلمانوں پر اور اسرائیل فلسطینی مسلمانوں پر سالہا سال سے بہیمانہ قتل و غارت اور دہشت گردی کے مسلسل مُرتکب ہورہے ہیں لیکن کوئی بھی انہیں روکنے والا ہی نہیں ہے۔ فلسطینی عوام پر سفاک اسرائیل نے ۱۹۴۸ء سے قتل وغارت اور ظلم و جبر کا بازار گرم کررکھا ہے یہ جنگ نہیں ہے یہ جبر و استبداد ہے جنگ تو وہ ہوتی ہے کہ دونوں اطراف سے افواج جنگی ساز و سامان کے ساتھ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں یہاں تو یکطرفہ سفاک اسرائیل کو فلسطینی مسلمانوں کو قتل اور اُن کی نسل کشی کا لائسنس تھما دیا گیا ہے۔ دُنیا میں طاقتور ترین ممالک اور ارباب اختیار جان بوجھ کر کانوں میں روئی اور آنکھوں پے پٹیاں باندھ کر سوئے ہوئے ہیں جیسے دنیا کی کوئی خبر ہی نہیں تن تنہا غیور مظلوم فلسطینی قوم اپنی آزادی اور جانوں ومال کے تحفظ کی بھیک مانگ رہی ہے جو کہ دُنیا میں رہنے والے ہر انسان کا حق ہے لیکن صیہونی طاقتوں اور فلسطینی مسلمانوں کے ازلی دُشمن نے فلسطینی مسلمانوں کو دبانے اور اُن پر تسلط برقرار رکھنے کیلئے ظُلم و بربریت کی انتہا کردی ہے۔ آج تک لاکھوں فلسطینیوں کو شہید اور لاکھوں کو زخمی،اپاہج و ذہنوں سے معذور کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں نوجوانوں کو ٹارچر سیلوں میں اور ہزاروں کو عقوبت خانوں ،زندان خانوں اور جیلوں میں ڈالا گیا ہے۔ ہماری فلسطینی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ انتہائی نازیبا سلوک کیا جارہا ہے رات دن مظلوم فلسطینیوں پر ہر جانب سے ظُلم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں ہماری فلسطینی مظلوم ماؤں بہنوں بیٹیوں کی دردبھری دلوں کو چیر دینے والی چیخ و پکار اور آہیں سسکیاں عرش تک تو سنائی دیتی ہیں نہیں سنائی دیتیں تو عالمی انصاف اور امن کے علمبرداروں کو سنائی نہیں دیتیں۔ دنیا میں کُفر کے ایوانوں میں اثر ورسوخ رکھنے والی مسلمان طاقتور حکومتیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں اگر یہ طاقتور مسلم ممالک غیر مسلم طاقتور حکومتوں پر اپنا اثر ورسوخ اور تعلقات استعمال کرتے تو آج اسرائیل کی درندگی میں اضافہ نہ ہوتا افسوس کہ باثر مسلم ممالک کے حکمرانوں اور بادشاہوں کا ضمیر ہی مُردہ ہو چکا ہے اور وہ اپنے معاشی تجارتی اور کاروباری مفادات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خاموش ہیں وہ اپنی بادشاہت و سلطنت اور مال و دولت کے نشے میں مست ہیں ان کو کسی مسلمان کی جان ومال عزت و آبرو کی قطعاً پرواہ نہیں۔ باقی دنیا میں

امن کی دعویدار سلامتی کونسل اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں، این جی اوز اربوں ڈالرز کا فنڈز لینے والی اور یورپی یونین وعالمی عدالتی نظام کو نافذ کرنے والے طاقتور اداروں سے اپیل کرتے ہیں کہ دہشت گرد اسرائیل کی طرف سے فلسطینی عوام پر ظلم وستم کو فوراً بند کروایا جائے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے درخواست ہے کہ وہ بھی اسرائیل کی طرف سے نہتے مظلوم فلسطینی مسلمان پر مظالم کو رکوانے میں اپنی اہم ترین ذمہ داری ادا کریں۔ عالمی دُنیا کی طرف سے صرف مذمت کرکے بات کو دفن کردینے سے بریٔ الذمہ نہیں ہوسکتے مذمت وہ لفظ ہے جس کو ادا کرنے میں ہر ایک کو آسانی محسوس ہوتی ہے جس کو ادا کرنے کے بعد تمام ممالک اپنے فرض سے نجات حاصل کرلیتے ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ فلسطین ،شام، عراق، یمن سمیت دیگر مسلم ممالک میں مسلمانوں کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اس کو بند کرانے کیلئے عالم اسلام جو دنیا میں اثر رسوخ رکھتے ہیں ان کو سنجیدگی سے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا،اقوام متحدہ،سلامتی کونسل،یورپی یونین،انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں • انٹرنیشنل ہیومن رائٹس اور عالمی عدالت انصاف کے ممبران سمیت تمام طاقتور حکومتوں کو چاہیئے کہ اسرائیل کی انتہاپسندی اور دہشت گردی سے فلسطین پر ظلم وستم اور رات دن کی بمباری کے خلاف آواز کو بلند کریں۔ دُنیا بھر میں تمام مسلمان ٹیلیویژن اخبارات میڈیا انٹرنیٹ دانشور اور علماء کرام کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے ان مظلوم فلسطینی مسلمان بہن بھائیوں کی مدد کیلئے اپنے خطبات اور تقاریر میں اپنا اولین فرض سمجھتے ہوئے اقوام عالم میں آواز کو بلند کریں اسرائیل کی طرف سے نہتے فلسطینیوں پر دن رات دہشت گردی انتہاپسندی ظلم وجبر بربریت درندگی اور سفاکیت کیخلاف اقوام عالم میں اہم کردار ادا کریں دنیا میں بسنے والے ہر مسلمان پر فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی بساط اور طاقت وذرائع کے مطابق مظلوم فلسطینی مسلمانوں کی مدد کرے ۔اے پروردگار عالم جل جلالہ! اسرائیل فلسطین پر ظلم اور سفاکی میں انتہا کو پہنچ چکا ہے تو قادر مُطلق ہے غائب سے فرشتوں کے ذریعے غزوۂ بدر کا ماحول پیدا کرکے ان نہتے کمزور مظلوم فلسطینی مسلمانوں کی مدد ونصرت فرماکر فتح مبین عطاء فرمادے۔ آمین

اے مالک الملک جل جلالہ! ان غریبوں کا تیرے سوا کوئی بھی آسرا اور سہارا نہیں تُو ہی بے بس فلسطینی مظلوموں پر نگاہ شفقت فرمادے آمین جو عرب ریاستیں اسرائیل کو تسلیم کرچکی ہیں اور انہوں نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اپنے دنیوی مفادات اور کاروبار کی طوالت کو مد نظر رکھا اُنہوں نے فلسطینی مسلمانوں کی جان مال اولاد عزت وآبرو اور غیرت کا سودا کیا ہے۔ جب فلسطینی قوم اللہ تعالیٰ کے حضور میں بے حس مسلمان حُکمرانوں کے خلاف استغاثہ دائر کرے گی کل قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عدالت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فیصلہ ہوگا اس وقت سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا سب مسلمان بہن بھائی اپنے مظلوم مسلمانان اسلام اور فلسطینی مسلمانوں کیلئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام ضرور فرمائیں۔ ہم سب مسلمان اسرائیل کی طرف سے فلسطین پر اس وحشیانہ بمباری کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

اسلام نے ہمیں زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں راہنمائی فراہم کی ہے۔ عبادات ہوں یا معاملات، تجارت ہو یا سیاست، عدالت ہو یا قیادت، اسلام نے ان تمام امور کے بارے میں مکمل تعلیمات فراہم کی ہیں۔ اسلام کی یہی عالمگیریت اور روشن تعلیمات ہیں کہ جن کے سبب اسلام دنیا میں اس تیزی سے پھیلا کہ دنیا کی دوسرا کوئی بھی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ صرف آخرت کی میں چین وسکون کی راہیں کھولتی ہیں، بلکہ اس دنیوی زندگی میں اطمینان، سکون اور ترقی کی ضامن ہیں۔ اسلام کی اس بے پناہ مقبولیت کا ایک سبب مساوات ہے، جس سے صدیوں سے درماندہ لوگوں کو نئی زندگی ملی اور وہ مظلوم طبقہ جو ظالموں کے رحم وکرم پر تھا اسے اسلام کے دامن محبت میں پناہ ملی۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ اسلامی نظامِ حیات میں جہاں عبادت کی اہمیت ہے وہیں معاملات ومعاشرت اور اخلاقیات کو بھی اولین درجہ حاصل ہے، اسلام کا جس طرح اپنا نظام معیشت ہے اور اپنے اقتصادی اصول ہیں اسی طرح اسلام کا اپنا نظامِ سیاست وحکومت ہے، اسلام کا نظام سیاست وحکمرانی موجودہ اسلامک ممالک کی جمہوری نظام سے مختلف اور اس کے نقائص ومفاسد سے بالکلیہ پاک ہے۔

الاشرفی جنتری	اکتوبر 2023	ربیع الاول ۱۴۴۵	اگہن فصلی ۱۴۳۱	کاتک بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت/وصال/عرس/تعطیلات
اتوار	01	۱۵	۱۸	۱۴	عرس سید انوار اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
پیر	02	۱۶	۱۹	۱۵	عرس سید مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / خانقاہ مجیبیہ پھلواری شریف پٹنہ
منگل	03	۱۷	۲۰	۱۶	ولادت حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ / مخدوم شیخ سعد الدین خیر آبادی علیہ الرحمہ
بدھ	04	۱۸	۲۱	۱۷	عرس مخدوم نور قطب عالم پنڈوہ / سید مصطفیٰ اشرف کچھوچھہ شریف / سید آل رسول مارہروی علیہما الرحمہ
جمعرات	05	۱۹	۲۲	۱۸	عرس حضرت مولانا اجمل شاہ علیہ الرحمہ (سنبھل)
جمعہ	06	۲۰	۲۳	۱۹	عرس واحدی طیبی بلگرام شریف / وصال حضرت سید کمیل اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	07	۲۱	۲۴	۲۰	عرس حضرت خدا بخش ریاؤں علیہ الرحمہ بہار
اتوار	08	۲۲	۲۵	۲۱	وصال حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
پیر	09	۲۳	۲۶	۲۲	عرس فصل الرحمن گنج مرادآبادی / حضرت کریم شاہ ناگپوری / شاہ زاہد شریف مالدہ علیہما الرحمہ
منگل	10	۲۴	۲۷	۲۳	عرس سید جعفر علیہ الرحمہ بہار شریف / عرس شیخ کلیم اللہ ولی جہاں آبادی علیہ الرحمہ
بدھ	11	۲۵	۲۸	۲۴	عرس حضرت سید ناصر الحسنی والحسینی حیدرآبادی / سید شاہ آل مصطفیٰ اچھے میاں علیہما الرحمہ مارہرہ شریف
جمعرات	12	۲۶	۲۹	۲۵	وصال حضرت سید امین اشرف اشرفی کچھوچھہ شریف / شاہ نبی رضا دادا میاں علیہما الرحمہ لکھنؤ
جمعہ	13	۲۷	۳۰	۲۶	عرس حضرت بو علی شاہ قلندر علیہ الرحمہ / عرس برہان ملت علیہ الرحمہ جبلپور
سنیچر	14	۲۸	۳۱	۲۷	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
اتوار	15	۲۹	یکم اگہن	۲۸	اگر نیک نیتی سے (علم) حدیث حاصل کیا جائے تو اس سے افضل عمل اور کوئی نہیں۔
پیر	16	۳۰	۲	۲۹	اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم سیکھنا خوف اِلٰہی پیدا کرتا ہے، اور اس کا طلب کرنا عبادت ہے۔
منگل	17	یکم ربیع الثانی	۳	۳۰	ربیع الآخر کا چاند دیکھئے / عرس شیخ اعظم سید اظہار اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
بدھ	18	۲	۴	۳۱	عرس حضرت تیغ علی شاہ علیہ الرحمہ (سرکاہی شریف مظفر پور)
جمعرات	19	۳	۵	یکم کاتک	صندل حضرت شاہ محمد محمود صوفی سرمست علیہ الرحمہ
جمعہ	20	۴	۶	۲	عرس امین شریعت علامہ رفاقت حسین اشرفی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	21	۵	۷	۳	وصال سید شاہ ابراہیم ایرجی علیہ الرحمہ (درگا حضور محبوب الٰہی علیہ الرحمہ دہلی)
اتوار	22	۶	۸	۴	قاضی القضاۃ حضرت امام یوسف بغدادی علیہ الرحمہ / حضرت شاہ شہود الحق پیر.بیگھہ
پیر	23	۷	۹	۵	حضرت خواجہ غلام فرید چشتی علیہ الرحمہ / وصال حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ
منگل	24	۸	۱۰	۶	حضرت سید غوث عبد النبی سہروردی گجراتی علیہ الرحمہ
بدھ	25	۹	۱۱	۷	عرس علامہ عبد المعبود نوری علیہ الرحمہ (فتح پور) / علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ
جمعرات	26	۱۰	۱۲	۸	شہادت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ / وصال حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمہ
جمعہ	27	۱۱	۱۳	۹	گیارہویں شریف شیخ غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی
سنیچر	28	۱۲	۱۴	۱۰	عرس شیخ اکبر محی الدین ابن العربی علیہ الرحمہ دمشق
اتوار	29	۱۳	۱۵	۱۱	جو آخرت کی بہتری کا ارادہ رکھتا ہے لازم ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ علم حاصل کرے۔
پیر	30	۱۴	۱۶	۱۲	وصال حضرت سید علی گنج الاسرار حسینی سہروردی علیہ الرحمہ
منگل	31	۱۵	۱۷	۱۳	عرس سلطان الواعظین سید احمد اشرف الجیلانی علیہ الرحمہ / حضرت عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ

سعد و نحس بعقائد شیعی ہیں اہلسنت وجماعت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

جمعہ کا خطبہ اولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدِ الْاَيَّامِ o وَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِيْنُ اِلَّا اِيَّاهُ وَهُوَ الَّذِیْ فَرَضَ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ o وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنَامِ o وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ o خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ بِالتَّحْقِيْقِ o اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ بَكْرِ ۨالصِّدِّيْقِ o وَعَلَى النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ o اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ o وَعَلٰى كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْقَانِ o اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ o وَعَلٰى غَالِبِ كُلِّ غَالِبٍ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ o وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِ ۨالْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنِ o وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ o وَعَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ o اَلْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ o وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ o وَسَآئِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ o رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ o بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ o وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ o

جمعہ کا خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ o وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ o وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ o وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ o اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۢ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ۢ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ o وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ o وَعَلٰى كُلِّ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ o وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ o بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o عِبَادَاللّٰهِ o اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَكْبَرُ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

درود شریف: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ۨالَّذِیْ كَانَ عَلِيًّا فِیْ دَرَجَاتِهٖ o فَاطِمًا فِیْ تَطْهِيْرَاتِهٖ o حَسَنًا فِیْ صِفَاتِهٖ o شَهِيْدًا فِیْ تَجَلِّيَاتِهٖ o زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ فِیْ عِبَادَاتِهٖ o بَاقِرًا فِیْ عِلْمِ اَلْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ بِمَعْلُوْمَاتِهٖ o صَادِقًا فِیْ اَقْوَالِهٖ o كَاظِمًا فِیْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ o مُتَمَكِّنًا فِیْ مَقَامِ الرِّضَا o جَوَادَ كَفِّهٖ عِنْدَ الْعَطَا o هَادِيًا اِلٰى سَبِيْلِ النَّجَاةِ o عَسْكَرِيًّا مَعَ الْغُزَاةِ o مَهْدِيًّا اِلٰى طَرِيْقِ الْيَقِيْنَ o غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَجْمَعِيْنَ o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَيْهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) o اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ o لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ o اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ o اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ o اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ o وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَسَلَّمْ o

حشر تک نام و نشان پنجتن رہ جائے گا

کلام: مولانا سید کفایت علی کافی مراد آبادی علیہ الرحمہ (مجاہدِ جنگِ آزادی)

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ (ﷺ) کا دین حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں ہو تم
اس تن بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

نام شاہان جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشان پنجتن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحب لو لاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافی و لیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

کلام: شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمہ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے حضور کا فروغ
فقر و جنید بایزید تیرا جمال بے نقاب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پاگئے
عقل و غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

کلام: حجۃ الاسلام حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

(خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)

یا الٰہی! برائے آلِ رسول
دل میں بھر دے وِلائے آلِ رسول

سر سے قربان تجھ پہ آنکھوں سے
آنکھیں سر سے فدائے آلِ رسول

میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ
تو ہی بگڑی بنائے آلِ رسول

تجھ سے جس کو ملا ملے پیارے
تجھ سے جو پائے پائے آلِ رسول

بادشاہ ہیں گدا ترے در کے
ہوں گدائے گدائے آلِ رسول

بھولے بھٹکوں کا خضر ہی تو ہے
راستے پر لگائے آلِ رسول

تاج والوں کا تاجِ عزّت ہے
کہنہ نعلینِ پائے آلِ رسول

خاک میری اڑے جو بعدِ فنا
مدنی ہو ہوائے آلِ رسول

خُم سے آسن جمائے در پہ گدا
کوئی پیالہ پلائے آلِ رسول

(بیاض پاک صفحہ ۳۱)

الاشرفی جنتری	نومبر 2023	ربیع الثانی ۱۴۴۵	پوس فصلی ۱۴۳۱	اگہن بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت/ وصال/ عرس/ تعطیلات
بدھ	01	۱۶	۱۸	۱۴	وصال حضرت احسن العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف
جمعرات	02	۱۷	۱۹	۱۵	عرس حضرت حاجی علی باباسہروردی علیہ الرحمہ ممبئی
جمعہ	03	۱۸	۲۰	۱۶	عرس حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ دہلی
سنیچر	04	۱۹	۲۱	۱۷	عرس سید عبد اللہ شاہ محدث دکن علیہ الرحمہ
اتوار	05	۲۰	۲۲	۱۸	عرس پیر عبدالجلیل چشتی نزد قیصر باغ بس اسٹینڈ لکھنؤ
پیر	06	۲۱	۲۳	۱۹	وصال مفتی طریق اللہ اشرفی علیہ الرحمہ
منگل	07	۲۲	۲۴	۲۰	وفات سلطان محمد غزنوی / حضرت سید امین بن عابدین شامی علیہ الرحمہ
بدھ	08	۲۳	۲۵	۲۱	ولادت حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی / وصال سید ظل حسن اشرفی علیہ الرحمہ
جمعرات	09	۲۴	۲۶	۲۲	وصال سید سعادت حسین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف / مولوی انور باغ لکھنؤ
جمعہ	10	۲۵	۲۷	۲۳	عرس حضرت باقی باللہ علیہ الرحمہ دہلی
سنیچر	11	۲۶	۲۸	۲۴	عرس حضرت خواجہ علی امیر الدین تاج باغ ناگپور / سید محی الدین حسینی سہروری علیہما الرحمہ
اتوار	12	۲۷	۲۹	۲۵	عرس حضرت سرکار مصلی قادری بھٹیا چھپرا
پیر	13	۲۸	۳۰	۲۶	عرس سید کرم شاہ علیہ الرحمہ دھنباد بہار / نذر بارگاہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ
منگل	14	۲۹	۳۱	۲۷	سید حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ
بدھ	15	۳۰	یکم پوس	۲۸	عرس حضرت فرید الدین عطار حنفی نیشاپوری علیہ الرحمہ / جمادی الاولی کا چاند دیکھئے
جمعرات	16	یکم جمادی الاولی	۲	۲۹	عرس نظامی اگیا شریف / عرس سرکار آسی غازی پوری علیہ الرحمہ
جمعہ	17	۲	۳	۳۰	وصال سید حکیم شاہ احمد اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
سنیچر	18	۳	۴	یکم اگہن	مطالعہ سے فصاحت وبلاغت کی صفت پیدا ہوتی ہے اور انسان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے
اتوار	19	۴	۵	۲	وصال حضرت مفتی سید شاہ معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف
پیر	20	۵	۶	۳	صندل حضرت سید احمد قتال حسینی سہروری علیہ الرحمہ
منگل	21	۶	۷	۴	عرس حضرت مولانا محمد علی بنارسی علیہ الرحمہ / حضرت علی ہمدانی کبروی سہروردی علیہ الرحمہ
بدھ	22	۷	۸	۵	عرس مجاہد ملت علیہ الرحمہ دھام نگر اڑیسہ (مرید وخلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
جمعرات	23	۸	۹	۶	عرس حضرت خواجہ رکن الدین عشق علیہ الرحمہ پٹنہ
جمعہ	24	۹	۱۰	۷	وصال مفتی حبیب اللہ اشرفی علیہ الرحمہ / وصال محدث سورتی علیہ الرحمہ
سنیچر	25	۱۰	۱۱	۸	عرس حضرت رکن الدین ابوالفتح سہروری علیہ الرحمہ ملتان شریف
اتوار	26	۱۱	۱۲	۹	عرس سید عبد الطیف ستھن شریف مظفر نگر / سید کبیر الحق سہروری بخاری علیہما الرحمہ اوچ
پیر	27	۱۲	۱۳	۱۰	وصال جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عیہ
منگل	28	۱۳	۱۴	۱۱	وصال سید شاہ عارف اشرف اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ (برادر اکبر مجاہد اسلام)
بدھ	29	۱۴	۱۵	۱۲	عرس حضرت ملیح الدین علیہ الرحمہ سیوان / خواجہ غلام حسن پیر سواگ علیہ الرحمہ
جمعرات	30	۱۵	۱۶	۱۳	ولادت حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

نوٹ: ناظرین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے علاقے میں ہونے والے اعراس کی تاریخ کو مطبوعہ تاریخ سے ملالیں۔ غلطی ہونے پر مطلع فرمائیں (ابو محامد)

نکاح کا طریقہ مع خطبہ نکاح

نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ قاضی دلہن سے اجازت لے کر مجلس نکاح میں آئے اور کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○ أَمَّا بَعْدُ○ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِيْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَاءً○ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْأَرْحَامَ○ إِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا○ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا○ یُّصْلِحْ لَکُمْ أَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا○ وَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ○ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ: ''اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَیْسَ مِنِّيْ'' وَقَالَ مِنْ مَّقَامٍ اٰخَرَ "اَلنِّکَاحُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ" صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○ پھر قاضی دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے "میں نے بحیثیت قاضی فلاں بنت فلاں مثلاً (ہندہ بنت زید) کو اتنے مہر کے بدلے (علاوہ نان، نفقہ و سکنہ کے) آپ کے نکاح میں دیا، آپ نے قبول کیا؟

جب دولہا قبول کر لے تو نکاح پڑھانے والا دولہا اور دلہن کے درمیان الفت و محبت کی دعا کرے۔ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ لَکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِيْ خَیْرٍ○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھے۔

نکاح کے بعد بھی اجتماعی دعا روایات حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ "طبقات ابن سعد" کی روایت میں مذکور ہے: بکار بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بتایا کہ محمد بن سیرین کی والدہ صفیہ (جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین ازواج مطہرات نے خوشبو لگا کر نکاح کے لیے تیار کیا اور ان کے لیے صحابہ نے برکت کی دعا کی، اس دعا میں ۱۸ بدری صحابہ شریک ہوئے، جن میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ دعا کراتے جاتے تھے اور صحابہ آمین کہتے جاتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ۷/۱۹۳، بیروت)

أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا أَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا آدَمَ علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا حَوَّا رضی اللہ عنہا○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا أَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا ابراھیم علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا سَارَۃَ وَسَیِّدَتِنَا ھَاجَرَۃَ رضی اللہ عنہما○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا أَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی علیہ السلام وَسَیِّدَتِنَا صَفُوْرَۃَ رضی اللہ عنہا○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا أَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَسَیِّدَتِنَا خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَعَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃِ رضی اللہ عنہما○ أَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَھُمَا کَمَا أَلَّفْتَ بَیْنَ سَیِّدِنَا عَلِيِّ الْمُرْتَضٰی وَسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ رضی اللہ عنہما○ إِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ قَدِیْمٌ مَّلِکٌ بَرٌّ رَّؤُفٌ رَّبٌّ رَّحِیْمٌ وَرَبٌّ حَلِیْمٌ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ○ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

کھجور کے فوائد

کھجور ایک قسم کا پھل ہے۔ کھجور زیادہ تر مصر اور خلیج فارس کے علاقے میں پائی جاتی ہے۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ کھجور عجوہ (کھجور) ہے جو سعودی عرب کے مقدس شہر مدینہ منورہ اور مضافات میں پائی جاتی ہے۔ کھجور کا درخت دنیا کے اکثر مذاہب میں مقدس مانا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں اس کی اہمیت کی انتہا یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام درختوں میں سے اس درخت کو مسلمان کہا ہے کیونکہ صابر، شاکر اور اللہ کی طرف سے برکت والا ہے۔ قرآن مجید اور دیگر مقدس کتابوں میں جابجا کھجور کا ذکر ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں وہ گھر ایسا ہے کہ جیسے اس میں کھانا نہ ہو" طبی تحقیق کے مطابق کھجور ایک ایسی منفرد اور مکمل خوراک ہے جس میں ہمارے جسم کے تمام ضروری غذائی اجزاء وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں افطار کے وقت کھجور کا استعمال اس کی افادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے چونکہ دن بھر روزہ رکھنے کے بعد توانائی کم ہو جاتی ہے اس لیے افطاری ایسی مکمل اور زود ہضم غذا سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو زیادہ سے زیادہ طاقت و توانائی فراہم کر سکے اور کھجور یہ تمام مقاصد فوراً پورا کر دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔

کھجور کے خواص: زمین پر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی سے کھجور کا درخت پیدا کیا گیا (تفسیر روح البیان، ج۷ ص۳۹۳ ملخصاً) کھجور کی خاصیت گرم اور تر ہے لہٰذا اسے مُعتَدِل کہا جا سکتا ہے۔ جسامت میں چھوٹے سے اس پھل کی تقریباً چار ہزار اقسام بتائی جاتی ہیں مگر مدینہ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً کی عجوہ اور بَرنی کھجور سب سے عمدہ ہیں۔ (رسائل طب، ص ۳۲۲، ۳۲۸ ملخصاً)

کھجور کے طبی فوائد: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ نہار منہ کھجور کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص۳۹۸ حدیث:۶۳۹۴) عجوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زہر سے شِفا ہے۔ (ترمذی، ج۴ ص17، حدیث:۲۰۷۳) کھجور کھانے سے قولنج (یعنی بڑی انتڑی کا درد Colic Pain) نہیں ہوتا۔ (کنز العمال، ج۱۰ ص۱۲، حدیث:۲۸۱۹۱) امام ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حاملہ کو کھجوریں کھلانے سے ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا جو کہ خوبصورت، بُردبار اور نرم مزاج ہو گا۔ (مدنی پنج سورہ، ص۳۵۶) کھجور کے ساتھ کھیرا یا ککڑی ملا کر کھانے سے جسمانی کمزوری اور دُبلاپَن دور ہوتا ہے۔ کھجور کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مقوی (یعنی طاقت دینے والی) غذا ہے۔ پیلا یرقان (یعنی پیلیا) کیلئے بہترین دوا ہے۔ رات کو کھجور بھگو کر صبح اس کے پانی کا استعمال دل کے دورے (Heart Attack) و دیگر امراضِ قلب کا انتہائی کامیاب اور سَستا علاج ہے۔ پکی ہوئی کھجوروں کو پانی میں بھگو کر ان کا پانی پیا جائے تو پیچش (Dysentery) ختم، معدے اور آنتوں میں صَفرا کی زیادتی کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ معدے اور آنتوں کے زخم، اَلسَر اور سوزِش کے لئے بھی کھجور کا پانی پینا بہت مُفید ہے۔ کھجور کی گٹھلی یا چھال کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ کھجور کے درخت سے گوند نکلتی ہے جو آنتوں، گُردوں، پیشاب کی نالیوں کی سوزش اور بیرونی چوٹوں کے لئے مفید ہے۔ قوتِ حافظہ اور اعصابی کمزوری کا نسخہ ۵ عدد کھجوریں اور ۱۰ عدد بادام ایک گلاس دودھ میں گرائنڈ کر کے (یعنی ملک شیک بنا کر) پینا قوت حافظہ کا بہترین نسخہ ہے نیز جسمانی اور اعصابی کمزوری میں ہر عمر کے افراد کے لئے بہت مفید ہے۔ کھجور کیساتھ انار کا پانی معدہ کی سوزش اور اسہال میں مفید ہے۔ کھجور کیساتھ مکھن استعمال کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

کھجور استعمال کرنے کی احتیاطیں: کھجور کے ساتھ منقہ یا کشمش نہیں کھانا چاہیے نہ ہی اسے انگور کیساتھ استعمال کریں ☆ نیم پختہ کھجور کو پرانی کھجور کیساتھ ملا کر مت کھائیں۔ کھجور کا ایک وقت میں زیادہ استعمال ٹھیک نہیں۔ زیادہ سے زیادہ سات آٹھ دانے کافی ہیں وہ بھی اس صورت میں جب کھانے والا حال ہی میں بیماری سے نہ اٹھا ہو ☆ جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس کے لیے کھجوریں کھانا مناسب نہیں ☆ بعض بیچنے والے چمکانے کے لئے سرسوں کا تیل لگاتے ہیں نیز مکھیوں کی بیٹ وغیرہ بھی لگی ہوتی ہے لہٰذا کھجور ہمیشہ دھو کر ہی استعمال فرمائیے۔

حضور اشرف العلماء حضرت مولانا مفتی سید شاہ حامد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی

سلسلہ نسب: آپ علیہ الرحمہ کا سلسلۂ نسب حضور غوث اعظم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ تک پچیس واسطوں سے پہونچتا ہے۔ **اسم شریف:** سید حامد اشرف ، **کنیت:** ابوالمظفر، **لقب:** اشرف العلماء، **خطاب:** سید الاصفیاء، امین الاصفیاء۔ **والد گرامی:** حضور تاج الاصفیاء حضرت سید شاہ پیر مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ۔ **ولادت:** بروز جمعہ ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۱/ جولائی ۱۹۳۰ء، **مقام ولادت:** کچھوچھہ مقدسہ، ضلع فیض آباد یوپی (موجودہ ضلع امبیڈکر نگر) انڈیا۔ **فرمان اعلیٰ حضرت اشرفی میاں:** جب حضور اشرف العلماء کی ولادت ہوئی اور آپ کو آپ کے دادا حضور اعلیٰ حضرت مخدوم المشائخ حضرت علامہ سید علی حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ کے گود میں دیا گیا تو اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ النورانی نے برجستہ یہ فرمایا کہ ہمارے اس پوتے سے بڑا کام ہوگا۔ **رسم بسم اللہ خوانی:** چار سال، چار ماہ، چار دن، کی عمر شریف میں آپ کے جد امجد شیخ المشائخ حضرت ابو احمد سید علی حسین اشرفی الجیلانی ہم شبیہ غوث اعظم علیہ الرحمہ نے کرائی۔ **ابتدائی تعلیم:** جامع اشرف کچھوچھہ مقدسہ، اعلیٰ تعلیم: دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور اعظم گڑھ یوپی انڈیا از ۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۲ء، دستار فضیلت: ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء، **مشہور اساتذہ:** حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ، حافظ ملت جلالۃ العلم حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری علیہ الرحمہ، مفتی عبد الرشید خان ناگپوری، علیہ الرحمہ، حضرت مولانا سلیمان اشرفی بھاگلپوری علیہ الرحمہ، حضرت مولانا عبد الرئوف بلیاوی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا عبد المصطفیٰ ازہری ابن صدر الشریعہ علیہما الرحمہ، حضرت مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی نقش بندی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا آل رسول سنبھلی علیہ الرحمہ وغیرہ، مشہور رفقائے درس: حضرت مولانا صوفی نظام الدین بستوی، مولانا سخاوت علی بستوی، مولانا بدرالدین گورکھپوری، مولانا کاظم علی عزیزی، مولانا اعجاز ادروی، مولانا رفیق مراد آبادی، مولانا محمد احمد شاہدی غازیپوری، مولانا عبد الجبار بنگالی، مولانا محمد خلیل جین پوری، مولانا سبحان اللہ امجدی وغیرہم۔ **تدریسی خدمات کی ابتدا:** ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء بنارس مدرسہ فاروقیہ حمیدیہ بنارس میں ایک سال، دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۹۵۳ء تا ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹۶۷ء۔ **مشہور تلامذہ:** حضور شیخ الاسلام مولانا سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی، مولانا مشہود رضا خان، مولانا محمد نعمان خاں، مولانا نعیم اللہ خاں، ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی، مفتی عبد القدوس مصباحی، مولانا ثناء المصطفیٰ امجدی، مولانا عبد الشکور مصباحی، مولانا یٰسین اختر مصباحی، مولانا محمد مصباحی، مولانا نصیر الدین عزیزی، مولانا اسرار احمد، مولانا سید محمد جیلانی اشرف اشرفی الجیلانی، مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی الجیلانی، مولانا ظہیر الدین خان شیخ الحدیث سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی، مولانا خلیل گوہر مبارکپوری، مولانا قمر الزماں خاں اعظمی انگلینڈ، مولانا حافظ عبید اللہ خان اعظمی ، مفتی وکیل احمد فردوسی، مولانا اسرار الحق اشرفی ہالینڈ۔ **ممبئی میں آمد:** ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۵/ مئی ۱۹۶۷ء، دارالعلوم محمدیہ کا قیام، ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۹۶۸ء، دینی سماجی ادارہ، ادارہ فیضان اشرف برائے نشر واشاعت، ادارۂ شرعیہ، دارالافتاء وغیرہ، قابل ذکر ہیں، درس گاہوں میں دارالعلوم محمدیہ بائولا مسجد، دارالعلوم محمدیہ مینارہ مسجد محمد علی روڈ ممبئی، دارالعلوم محمدیہ وعصری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ، کمپیوٹر سینٹر وغیرہ کی پر شکوہ، عالی شان ایرکنڈیشن عمارت میرا روڈ، دارالعلوم محمدیہ گلبرگہ شریف، کرناٹک، دارالعلوم محمدیہ بنگلور، دارالعلوم محمدیہ مودبدری اڑپی کرناٹک، دارالعلوم خواجہ

دانا سورت گجرات، دارالعلوم شافعیہ تحفیظ القرآن بانکوٹ، الجامعتہ شافعیہ موربہ کوکن، دارالعلوم عثمانیہ جوگیشوری ایسٹ ممبئی، دارالعلوم اشرفیہ رزاقیہ بھیونڈی تھانہ کے علاوہ ملک کے دیگر صوبوں کی بہت سی درسگاہیں ،جو حضور اشرف العلماء کی کاوش کا نتیجہ ہیں ، ممبئی میں کل مدت ۳۸؍ سال۔ **بیعت و خلافت:** حضور اشرف العلماء علیہ الرحمہ بچپن ہی سے اپنے جد کریم مخدوم المشائخ عارف باللہ اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی الجیلانی (اشرفی میاں) قدس سرہٗ سے مرید تھے اور والد گرامی حضور تاج الاصفیاء شیخ طریقت حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ نے آپ کو خلافت واجازت عطا فرمائی۔ **پہلا نکاح:** ۱۹۵۶ء میں ضلع بستی میں حضرت سید حافظ علی اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ **اولاد:** حضرت مولانا سید محمد خالد اشرف اشرفی الجیلانی جانشین حضور اشرف العلماء و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم محمدیہ ممبئی، حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی الجیلانی خطیب و امام زکریا مسجد و نائب صدر سنی دارالعلوم محمدیہ ممبئی، حضرت مولانا سید محمد فرید اشرف اشرفی الجیلانی، زوجہ حضرت مولانا سید جلال الدین اشرف اشرفی عرف قادری میاں جانشین حضرت اشرف الاولیاء علیہ الرحمہ، زوجہ حضرت مولانا سید محمد علی عارف اشرفی، زوجہ حضرت مولانا سید ابوالحسن اشرفی انگلینڈ۔ **دوسرا نکاح:** ۱۹۸۱ء میں حضرت مولانا سید قاسم علی سریا اعظم گڑھ کی صاحبزادی سے ہوا، اہلیہ باحیات ہیں ان سے کوئی اولاد نہیں۔ **سفر حج و زیارت:** ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں آپ حج بیت اللہ اور آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ عالیہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے اور بے بہا انعام اکرام سے نوازے گئے۔ **آپ کے معمولات:** حضرت مولانا سید جلالالدین اشرف اشرفی الجیلانی قبلہ اشرف العلماء نمبر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اشرف العلماء کے معمولات جن سے میں متاثر ہوا وہ یہ کہ انَّما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی زندہ تفسیر تھے، رات کے تیسرے پہر اٹھ جانا، نماز تہجد ادا کرنا، تلاوت کلام پاک کرنا، پھر حدیث کی کوئی کتاب خصوصاً بخاری شریف کا مطالعہ کرنا، درود شریف کثرت سے پڑھنا اور اذان فجر تک اپنے معمولات میں مصروف رہنا، پھر نماز فجر بڑے آرام سے ٹھہر ٹھہر کر ادا فرماتے، بعد وظائف خاندان اشرفیہ کی تکمیل کرنا آپ کے معمولات زندگی میں شامل تھا۔ **زہد و ورع:** آپ شریعت مطہرہ پر بڑی ثابت قدمی سے عمل پیرا تھے، حتی المقدور آپ سنت کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے، حدیث شریف کا درس دیتے وقت بعض اوقات رونے لگتے، آپ کی ذات پاک معاصرانہ چشمک سے پاک تھی، آپ کہیں کسی بھی مجلس میں چھوٹے بڑے کی عیب جوئی نہیں فرماتے، اور نہ کسی کی دل شکنی فرماتے، تضیع اوقات سے ہمیشہ اجتناب فرماتے رہے، وقت کے بہت پابند تھے، آپ کی زاہدانہ زندگی کو دیکھ کر حضور حافظ ملّت فرمایا کرتے تھے، حامد میاں اللہ کے ولی ہیں، (ماہنامہ اشرفیہ اپریل ۲۰۰۵) **وصال:** بروز جمعہ ۱۸؍ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۹؍ اپریل ۲۰۰۴ء بوقت دوپہر ایک بجکر بارہ منٹ پر اذان جمعہ کے وقت ہوا۔ پہلی نماز جنازہ: جم خانہ ممبئی میں رات ایک بجکر بارہ منٹ حضرت مولانا ظہیر الدین خان صاحب اشرفی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسری نماز جنازہ: کچھوچھہ مقدسہ میں ۱۱؍ اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر شہزادۂ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا سید نظام اشرف اشرفی الجیلانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ **تدفین:** ۱۱؍ اپریل بعد نماز ظہر متصل اشرف المساجد کچھوچھہ مقدسہ میں ہوئی، لاکھوں عقیدتمندوں نے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے اس ودیعت الٰہی کو سپرد خاک کیا، حاضرین میں اہل خاندان کے علاوہ علماء و مشائخ مریدین و خلفاء ملک و بیرون ملک حاضر تھے، مزار مقدس کچھوچھہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔ (محمد عمر ارشدی اشرفی بلرامپوری حفظہ اللہ)

الاشرفی جنتری	دسمبر 2023	جمادی الاول ۱۴۴۵	ماگھ فصلی ۱۴۳۱	پوس بنگلہ ۱۴۳۰	ولادت / وصال / عرس / تعطیلات
جمعہ	01	۱۶	۱۷	۱۴	عرس سید قادرہاشاہ قادری سہر وری علیہ الرحمہ مکندہ
سنیچر	02	۱۷	۱۸	۱۵	عرس سرکار تاج الفحول علیہ الرحمہ بدایوں شریف
اتوار	03	۱۸	۱۹	۱۶	عرس سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قدس سرہ مکن پور / حضرت حجۃ الاسلام حامد رضا علیہ الرحمہ بریلی
پیر	04	۱۹	۲۰	۱۷	عرس حضرت شاہ عبدالرحمن علیہ الرحمہ پوکھریرا
منگل	05	۲۰	۲۱	۱۸	وصال امام جلال الدین السیوطی الشافعی / سید جلال الدین سرخ پوش بخاری سہر وری علیہما الرحمہ
بدھ	06	۲۱	۲۲	۱۹	عرس پیر عبدالجلیل چشتی علیہ الرحمہ لکھنؤ / حضرت سید احمد حلیم اللہ سہر وری علیہ الرحمہ مانک پور
جمعرات	07	۲۲	۲۳	۲۰	وصال حضرت سیدتنا اسماء بنت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
جمعہ	08	۲۳	۲۴	۲۱	عرس سلطان سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ النورانی / حضور سرکار غازی علیہ الرحمہ
سنیچر	09	۲۴	۲۵	۲۲	حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم، مال اور بادشاہت میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے علم کو اختیار کیا۔
اتوار	10	۲۵	۲۶	۲۳	علم کے ذریعے کامیابی حاصل کرو کیونکہ لوگ مر جاتے ہیں جبکہ علماء زندہ رہتے ہیں۔
پیر	11	۲۶	۲۷	۲۴	عرس بابا مزار علیہ الرحمہ خضرپور کولکاتا بنگال
منگل	12	۲۷	۲۸	۲۵	عرس حضرت مولانا غلام ربانی فائق علیہ الرحمہ
بدھ	13	۲۸	۲۹	۲۶	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
جمعرات	14	۲۹	۳۰	۲۷	عرس حفیظ الدین لطیفی تکیہ شریف کٹیہار / امام النحو علامہ جیلانی اشرفی علیہما الرحمہ / جمادی الآخر کا چاند دیکھئے
جمعہ	15	جمادی الثانی	۳۱	۲۸	عرس حافظ ملت علیہ الرحمہ مبارکپور (مرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ)
سنیچر	16	۲	ماگھ	۲۹	وصال حضرت سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف قدس سرہ
اتوار	17	۳	۲	پوس	عرس محمد عبدالحکیم جوش صدیقی میرٹھی اشرفی / سید شاہ فقیر باشاہ قادری سہر وری علیہما الرحمہ
پیر	18	۴	۳	۲	عرس حضرت عبدالباری علیہ الرحمہ فرنگی محلی لکھنؤ
منگل	19	۵	۴	۳	عرس مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ / عرس نعیم الدین بلگرامی علیہ الرحمہ
بدھ	20	۶	۵	۴	عرس سید نیاز بے نیاز علیہ الرحمہ بریلی / حضرت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ بستی
جمعرات	21	۷	۶	۵	حضرت سید شاہ مرشد پیر سہر وری علیہما الرحمہ
جمعہ	22	۸	۷	۶	عرس حضرت مخدوم علی فقیہ الشافعی ماہمی (ماہم شریف ممبئی)
سنیچر	23	۹	۸	۷	عرس حضرت شمس الدین ترک (پانی پت) / حضرت احسان علی الہ آباد علیہما الرحمہ
اتوار	24	۱۰	۹	۸	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہر وری علیہ الرحمہ
پیر	25	۱۱	۱۰	۹	عرس مولانا جلال الدین رومی سہر وردی / صوفی الشاہ اعظم آفاق صابری علیہ علیہما الرحمہ (دربھنگہ)
منگل	26	۱۲	۱۱	۱۰	عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار / حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ
بدھ	27	۱۳	۱۲	۱۱	عالم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے ہیں (فردوس الاخبار ج ۲ ص ۸۴)
جمعرات	28	۱۴	۱۳	۱۲	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
جمعہ	29	۱۵	۱۴	۱۳	عرس حضرت مخدوم عبدالحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
سنیچر	30	۱۶	۱۵	۱۴	عرس حضرت سید صدرالدین راجو قتال حسینی سہر وردی علیہ الرحمہ اوچ شریف
اتوار	31	۱۷	۱۶	۱۵	عرس حضرت عبدالصمد چشتی (پھپھوند شریف) / حضرت عبدالقہار ضیاء الدین سہر وردی علیہما الرحمہ

الومیناتی/ایلومیناٹی اور فری میسن کیا ہے؟؟؟

عین قربِ قیامت کے موقع جن بڑی علامتوں کا ظہور ہو گا ان میں سے ایک نمایاں علامت "دجال" کا خروج ہے۔ فتنۂ دجال سب سے بھیانک فتنہ ہو گا۔ اس کی سنگینی کا اندازہ اُن روایات سے لگایا جاسکتا ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال سے پوری امت کو چوکنا فرمایا ہے۔ اس فتنہ کی ہولناکی کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ خود رسول محتشم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

جب نبی کریم ﷺ حضراتِ صحابہ کے سامنے اس فتنہ کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ "کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو"۔ ایک اور روایت میں فتنۂ دجال کی ہولناکی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا گیا آدم علیہ السلام کی پیدائش اور روزِ قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہو گا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔ قارئین کرام ایک وقت تھا جب بالی ووڈ اور ہالی ووڈ کی فلموں میں ڈھکے چھپے انداز میں دجالی علامات کو استعمال کیا جاتا تھا، کہیں فینکس پرندہ، کہیں بیفومِٹ شیطان، کہیں ایک آنکھ، کہیں داؤدی ستارہ، کہیں ۶۶۶ اعداد جنہیں شیطانی اعداد بھی کہا جاتا ہے یہ سب علامات ہم فلموں ڈراموں میں دیکھتے رہتے ہیں۔ ان علامات کا مقصد کیا ہے، اس کے پیچھے کون سی تنظیم ہے اور آنے والے دنوں میں کون سا فتنہ برپا ہونے جارہا ہے، آج کی اس تحریر میں ہم آپ کو تفصیل سے بتائیں گے۔ ان شیطانی علامات کے تخلیق کنندہ دراصل الیومنا تیز کہلاتے ہیں۔ لفظ ایلومیناتی کا مطلب علم کی روشنی کے علمدار ہیں، اور دوسری طرف اس کا مطلب شیطان کے پجاری بھی بنتا ہے یعنی شیطان کو پوجنے والوں کا مذہب ایلومیناتی کہلاتا ہے۔ یہ تنظیم اسی وقت وجود میں آچکی تھی جب شیطان ابلیس کو اللہ نے آسمان سے نکال کر زمین پر پھینکا تھا لیکن اس کی باقاعدہ بنیاد البرٹ پائیک نے ڈالی جو کہ شیطان کا بہت بڑا پجاری تھا اور ۱۷۷۰ میں فری میسن نامی یہودی تنظیم سے نکل کر اس نے ایلومیناتی تنظیم کی بنیاد رکھ دی اور فری میسن تنظیم کے ممبرز نے اپنی چار جماعتوں کی تنظیم کو ایلومیناتی تنظیم میں ضم کر دیا فری میسن (freemason) ایک بین الاقوامی یہودی تنظیم ہے۔ جس کا مقصد دنیا میں دجال اور دجالی ریاست کی راہ ہموار کرنا ہے۔ اس میں بیس برس سے بڑی عمر کے لوگ ممبر بنائے جاتے ہیں۔ بظاہر تو یہ سوشل رابطوں اور فلاحی کاموں، اسپتالوں، خیراتی اداروں فلاحی اداروں اور یتیموں کے تعلیمی اداروں کی ایک تنظیم ہے۔ امریکا میں اس کے ممبروں کی تعداد تقریباً اسی لاکھ سے زیادہ ہے۔ بظاہر یہ ایک خفیہ سلسلۂ اخوت ہے، خیرات کرنا اس کے ارکان کے فرائض میں شامل ہے۔ تنظیم کے پاس لاکھوں نہیں کھربوں ڈالر کے فنڈ ہیں۔ اس کے پیروکار دنیا کے تمام ممالک میں موجود ہیں۔ آپ اس سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ امریکا کے سابق صدر جارج واشنگٹن اور گوئٹے اس کے سربراہان میں شامل رہے ہیں۔ یہ سنہ ۱۷۷۱ء میں برطانیہ میں قائم ہوئی تھی۔ برطانیہ کا حکمران خود اس کا سربراہ رہا ہے۔ اس کا ہیڈ آفس اب بھی برطانیہ میں ہی ہے۔ البرٹ پائیک ہی وہ انسان تھا جس نے دعویٰ کیا تھا کہ تیسری جنگ عظیم کی وجہ مذہب اسلام بنے گا اور ہماری تیسری جنگ اسلام کے ساتھ ہوگی!!! لیکن مزے کی بات یہ تھی کہ یہ باتیں تو تیسری جنگ کی کرتے تھے، لیکن اس وقت پہلی دو عظیم جنگیں بھی نہیں ہوئی تھیں۔ اس تنظیم کی نمائندگی اختیار کرنے کے لیے باقاعدہ حلف اور شیطان کو (نعوذ باللہ) رب ماننے کا اقرار کرنا پڑتا ہے، اور یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آج کے بعد میری روح کا مالک شیطان ہے۔ یعنی اپنی روح شیطان کو بیچ دینی پڑتی ہے. اور یوں شیطان ان کی زندگیوں سے ایسے جڑ جاتا ہے جیسے کہ انسان کے وجود کا کوئی حصہ ہوتا ہے، اور ان کی تمام تر عبادات صرف شیطان کے لیے ہوتی ہیں، سجدہ سے لیکر انگلیوں سے تکون یا احرام مصر کے عجیب و غریب نشان بنانے تک۔ یہ لوگ شیطان کی خوشنودی اور اس سے طاقت حاصل کرنے کے لیے ہر وقت شیطان کے نام کی تسبیح کرتے اور اس سے غیبی مدد مانگتے رہتے ہیں. تاکہ شیطان ان سے خوش ہو کر ان کو طاقت دے اور یہ اس کی شیطانیت دنیا میں پھیلا سکیں۔ اس تنظیم کے شیاطین بھی بڑے عجیب و غریب ہیں ان کا پہلا شیطان لوسی فر ہے اور گمان یہی ہوتا ہے یہ ابلیس شیاطین کا خدا ہے، اور یونانی مائیفلوجی میں اس کو

اونیسی کہا جاتا ہے جو کہ ان کے مطابق سب سے بڑا سمندری خدا تصور کیا جاتا ہے۔اور حدیث میں بھی موجود ہے کہ شیطان اپنا تخت سمندر پر سجاتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے ہاں دوسرا شیطانی خدا بیفومیٹ ہے جس کی شکل بکرے سے ملتی جلتی ہے اور ان کے باقاعدہ سینگ اور ڈراؤنی اشکال ہوتی ہیں۔یہ لوگ نا صرف ان کے بت بناتے ہیں بلکہ خفیہ طور پر ان کی عبادت گاہیں بھی بنائی جاتی ہیں جنہیں شیطانی چرچ کہا جاتا ہے جہاں پر اس تنظیم کے سب ممبرز اکھٹے ہو کر شیطان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا سب سے بڑا اجتماعی علامتی نشان آنکھ جو کہ دجال کی آنکھ ہے وہ بناتے ہیں۔یہ لوگ دجال کو اپنا مسیحا تصور کرتے ہیں اور ایک آنکھ بند کر کے دوسری کو کھول کر دجال کی تشبیہ بنا کر اپنے پورے ایلومیناتی ہونے پر سچ کو مہر لگاتے ہیں۔اس کے علاوہ ان کے باقاعدہ درجے ہوتے ہیں جو ا سے لیکر ۳۳ ایلومیناتی شیطانی طاقتوں کے حساب ہیں جو کہ بہت طاقتور سمجھی جاتی ہیں۔یہ لوگ پوری دنیا میں پھیلے ہوے ہیں ان کا مرکز ویسے تو **امریکہ** اور **اسرائیل** ہے لیکن ان کا مقصد پوری دنیا میں تمام مذاہب کا خاتمہ اور اپنے اس گھٹیا ایلومیناتی مذہب کی ترویج اور اس کا نفاذ ہے،یہ لوگ اس مذہب اور شیطان کی ربوبیت کا بول بالا کرنے کے لیے ہر ہتھکنڈا آزماتے ہیں اور لوگوں کو گمراہی کے رستے پر ڈالنے کے لیے طرح طرح کے لالچ دیتے ہیں،جن میں دنیا کی آسائشیں،دولت کے انبار اور شہرت کی بلندیاں شامل ہیں۔یہ لوگ اپنے لیے خطرہ بننے والے کو راستے سے ہٹانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔اس وقت دنیا کی تمام با اثر شخصیات ان کی زد میں ہیں ان کا مقصد دنیا میں لادینیت کو فروغ دینا ہے یہ لوگ بہت رازداری سے اپنا کام کرتے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ ان کے الگ الگ درجات ہوتے ہیں.اور انہیں اپنے درجات سے آگاہی نہی ہوتی،عام لوگوں کو یہ بہترین اخلاقی روایات پر مشتمل رویہ پیش کرتے ہیں۔

صبر،برداشت،امن،محبت،انسانی اخوت،بھائی چارا،انسانی مذہب سے بالاتر انسانیت،سائنسی ترقی،انسانی ارتقاء،تہذیب،گلوبل ثقافت ان کے خاص ہتھیار ہیں۔یہ لوگ شروع شروع میں اپنے مذہب کی مقدس کتابوں اور پیغمبروں کے نام پر حلف لیتے ہیں،یہ لوگ تنظیمی معاملات میں حد درجہ رازداری برتتے ہیں یہاں تک کہ اپنی اولادوں سے بھی چھپاتے ہیں اور نیو ممبرز کی اس طرح سے برین واشنگ کی جاتی ہے کہ ان کو علم بھی نہیں ہوتا اور وہ آہستہ آہستہ مذہب سے برگشتہ ہوتا چلا جاتا ہے اور شیطانیت کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے۔ایلومیناتی تنظیم بین الاقوامی سطح پر جاسوسی کا بھی کام کرتی ہے،اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جہاں بھی رہتے ہیں وہاں ہونے والی جنگوں کی تیاری کرنے کے لیے اتنے بڑے بنکرز تیار کرتی ہے جن میں ۵۰۰۰ لوگ دس سال تک رہ سکتے ہیں۔ان کی پڑھائی جانے والی کتابوں میں مورل اینڈ ڈگماسب سے قابل ذکر ہے جو کہ "البرٹ پائیک کی ہی لکھی گئی ہے،اس میں لوسی فر کو خدا تصور کیا گیا ہے اور لوسی فر کو ہی روشنی کا منبع تصور کیا گیا ہے۔اس سوسائٹی کے ممبرز کا کہنا ہے کہ لوسی فر کو مقدس کتابوں میں شیطان کہا گیا ہے اس لیے ان لوگوں کو سب سے زیادہ علم حاصل ہے اور یہی لوگ معاشرے کے سب سے زیادہ قابل احترام اور برتر لوگ ہیں جو پوری دنیا پر حکمرانی کرنے کا حق رکھتے ہیں،اسی لیے یہ لوگ نیو ورلڈ آرڈر کو نافذ کرنے کے لیے یا اس کو **گلوبل ولیج** بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ان لوگوں کا کہنا ہے کہ اماں حوا نے درخت سے پھل کھا کر اچھا کیا تھا۔اس وقت دنیا میں جتنی بھی صورت حال خراب نظر آرہی ہے یا جو جنگیں برپا ہیں ہر طرف خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں،منشیات کا بے دریغ استعمال ہو رہا ہے جس کی بدولت یہ ذہنوں کو ماؤف کر کے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کر رہے ہیں ان سب کے پیچھے اس تنظیم کا ہاتھ ہے۔یہ فرقہ دجالی فرقہ ہے اور ایلومیناتی تنظیم نے ہر چیز کو ہیک کیا ہوا ہے۔پیسے کی ترسیل سے لیکر انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز اس کے ہاتھ میں ہیں۔الومیناٹی اور فری میسن عربوں،کھربوں ڈالر میڈیا پر لوگوں کی ذہن سازی کرنے کے لیے خرچ کر رہے ہیں،تاکہ وہ دجال ملعون سے عادی ہو سکیں اور جب وہ کذاب خروج کرے تو اس کی کھٹ پتلیاں بن جائیں،اس کی بہت سی مثالیں ہیں جو تمام بیان کرنا ممکن نہیں لیکن چند شواہد پیش کرنا لازم ہے۔

بے حیائی کو فروغ دینا ان کے اولین مقاصد ہیں، ریڈیارڈ کپلنگ ایک شیطانی مصنف ہے اس کی کتاب "The Jungle Book" پر ہالی وڈ کی فلم بنائی گئی، جس میں شان کونرے، مائکل کین اور سعید جعفری جیسے میسونک شیطانی اداکاروں نے نمایاں کردار ادا کیا، یہ کتاب دو سپاہیوں کی کہانی ہے جو ہمارے ملک انڈیا کے قریب ایک ملک میں جاتے ہیں، ملک کا نام **کافرستان** ہے پہنچتے ہی وہاں کے لوگ جنہیں کافر کہا جاتا ہے انہیں گرفتار کرلیتے ہیں، جب انہیں قتل کیا جانے لگتا ہے تو ان میں سے ایک سپاہی کی گردن کے گرد ہار ڈالتا ہے جس پر میسونک ایک آنکھ کا سنبل بنا ہوتا ہے، کافر اس کو خدا سمجھنے لگتے ہیں اور بعد میں سپاہی بھی خود کو خدا سمجھنے لگتا ہے، قیدی سپاہی کو خدا کے درجے تک پہنچانے کا کیا مطلب ہے، یہ دجال کے خروج کی ریہرسل ہے۔ اسی طرح ہیری پورٹر نامی فلمز بھی دجالی فلمـــز ہیں جس میں جادو کے ذریعے مائنڈ کنٹرول کرنے کی ترغیب ہے، کیونکہ الومیناٹی کا سارازور کبالہ نامی جادو پر ہے، اسی طرح مشہور فلمز، کارٹون اور گیمـــز میں دجالیات کو فروغ دیا جاتا ہے۔

الومیناٹی اور فری میسن ہالی وڈ کی ایک فلم جس میں دجال کو ایک انوکھے روپ میں دیکھایا گیا، اس فلم کا نام ہے "Valhala Rising" اس فلم میں دیکھایا گیا کہ ایک شخص جو ایک آنکھ سے کانا ہے اور زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، اور قید ہے پھر وہ اپنے انتقام پر اتر آتا ہے اور زنجیروں سے آزادی حاصل کرکے ہر اس شخص کو مار دیتا ہے جو اسے قید میں رکھے ہوئے تھے اور یہ اس فلم کا ہیرو دکھایا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ایک نوجوان ہوتا ہے جب اس سے کوئی پوچھتا ہے کہ یہ مشکوک انسان کون ہے تو وہ نوجوان کہتا ہے کہ یہ (ایک آنکھ والا ہے) اس شیطانی فلم سے یہ ثابت ہوا کہ الومیناٹی بھی اس بات پر قائل ہے اور اسے معلوم ہے کہ دجال قید ہے اور جلد نکلے گا، اسی طرح کی ایک اور فلم "Hell Boy" جس کا معنی ہے جہنمی لڑکا اسے بھی ایک جزیرے میں دیکھایا گیا ہے قید زنجیروں میں، جیسا کہ آپ جانتے ہوں گے کہ اسلام میں یہ بات ثابت ہے کہ دجال جزیرے میں جکڑا ہوا ہے، اور اس کی دلیل صحیح مسلم کی وہ مشہور روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی، مفہوم کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے دجال کو ایک جزیرے میں قید دیکھا اور اس سے بات چیت بھی کی اور اس نے قید سے نکل کر آنے کا بھی بتایا۔

ہالی وڈ کی ایک فلم "The Dictators" جسے ایک خبیث ملعون ڈائریکٹر "Larry Charles" نے ترتیب دیا، اس ملعون فلم میں داڑھی کا مذاق اڑایا گیا، خلیفہ اور خلافت کا مذاق اڑایا گیا اور اس فلم میں مسلمانوں کو نعوذ باللہ عیاش دکھایا گیا اور ایسی تصویر مسلمانوں اور اسلام کی پیش کی گئی جو بالکل بھی اسلام اور مسلمانوں کے شایان شان نہیں۔ "The Dictators" نامی فلم میں داڑھی والے تمام مسلمان مردوں کو دہشت گرد دکھایا گیا اور داڑھی کو سرعام جلایا بھی گیا اور اس فلم میں جو ملعون مرکزی کردار ادا کر رہا ہے اسے ایسا دکھایا گیا ہے کہ اس کی بڑی داڑھی ہے مونچھیں صاف ہیں اور ساتھ میں اس کے ساتھ نیم برہنہ عورتیں ہیں جو اس کی فوج ہے (نعوذ باللہ)

الومیناٹی اور فری میسن بالی وڈ جیسے شیطانی ادارے جس نے ہندوپاک میں کروڑوں لوگوں کو برائی اور بے حیائی کی دلدل میں دھکیل دیا اور پتہ نہیں کتنے لوگ بالی وڈ کی فلمیں دیکھنے کی وجہ سے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جانیں کہ یہ بالی وڈ کے اداکار کس کے لیے کام کر رہے ہیں۔

سیف علی خان:۔ یہ وہ شخص ہے کہ جس نے اپنی ذات کو کھلم کھلا بیچ دیا ہے شیطان پر اور دنیاوی ترقی کی خاطر اس نے شیطانی تنظیم سیکرٹ سوسائٹی الومیناٹی کے نام کی پروڈکشن بھی تیار کرلی ہے اور جب اس سے سوال پوچھا گیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو اس کا کہنا تھا کہ اسے سیکرٹ سوسائٹی میں دلچسپی ہے، یہ بات اس نے کھلم کھلا ایک اینکر کے سوال کے جواب میں کہی ہے۔

سلمان خان:۔ یہ وہ شخص ہے کہ جس نے ترقی کے لیے سیکرٹ سوسائٹی الومیناٹی پر خود کو بیچ دیا، اس کا ایک ریالٹی شو ہے "Big Boss" اس کے Season 7 میں اس کو واضح طور پر ایک آنکھ کے آگے کھڑا ہوا دکھایا گیا ہے، اور اسی شیطانی شو کے Season 4 کے انٹرو کی ایک

تصویر میں سلمان خان کے بازو پر الومیناٹی والی ایک آنکھ کھدی ہے Pyramid میں جو اس بات کی نشانی ہے کہ یہ شو اور خود سلمان خان الومیناٹی کے مائنڈ کنٹرول سوسائٹی میں شامل ہیں۔

شاہ رخ خان:۔ یہ وہ شخص ہے کہ کھلم کھلا الومیناٹی کا پرچار کرتا ہے اس کی ایک فلم "Don 2" جس میں اسے ایک آنکھ کے سنبل میں واضح دیکھا جاسکتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ الومیناٹی کے پے رول پر ہے۔

ایشوریہ رائے: یہ عورت بالی وڈ کی ایک مشہور اداکارہ ہے اس کی ایک تصویر ہے جس میں اس نے اپنی ایک آنکھ کو چھپا کر صرف ایک آنکھ واضح کی ہوئی ہے جو کہ الومیناٹی کا سنبل ہے یہ کوئی حسن اتفاق بھی نہیں کیونکہ اسی طرح پوری دنیا کے شیاطین ایک آنکھ کو چھپاتے اور ایک کو ظاہر کرتے ہیں، الومیناٹی کی خوشنودی میں، اسی طرح جان ابراہام، اکشے کمار، اور دیگر بالی وڈ کے اداکار الومیناٹی، اور فری میسن کے لیے کام کرتے ہیں۔

اکثر پاکستانی الیکٹرانک میڈیا کی ڈور بھی الومیناٹی کے کنٹرول میں ہے، اس کا ایک ثبوت اس وقت سامنے آیا جب یہ خبر سامنے آئی کہ ۵۰ ملین ڈالر امریکہ نے پاکستانی میڈیا پر خرچ کیا اور امریکہ الومیناٹی اور فری میسن کے حکم کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرتا، اور اس کا ایک ثبوت مشہور پاپ سنگر "عاطف اسلم "کا ایک ویڈیو گانا "ہنگامی حالت" ہے جس میں واضح طور ٹرائے اینگل اور ایک آنکھ دیکھی جاسکتی ہے، جو امریکہ کے ڈالر بل پر ہوتی ہے آپ سوچتے ہوں گے کہ سنگرز اور اداکار اتنی بڑی تعداد میں کیوں ان الومیناٹی والوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ یہ سنگرز اور اداکار شہرت اور پیسے کے لالچی ہوتے ہیں اور ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ الومیناٹی اور فری میسن اس وقت دنیا کے تمام بینکوں کو اپنے قبضے میں کیے ہوئے ہیں حتی کہ امریکہ کی معیشت بھی ان کے قبضے میں ہے، تو یہ لالچی لوگ اپنے آپ کو ان شیطانوں کے سپرد کر دیتے ہیں آخرت کے بجائے دنیا کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور الومیناٹی بھی انہیں اپنے مقاصد کے لیے اس وجہ سے استعمال کرتی ہے کیونکہ یہ ملعون جانتے ہیں کہ ان گلوکاروں اور اداکاروں کے لاکھوں میں سننے والے دیکھنے والے ہیں جیسے یہ انہیں ترغیب دیں گے اسی طرح کا عمل یہ کریں گے۔

اب ہم مائکل جیکسن کے ایک البم "Dangerous" کا تذکرہ کرتے ہیں، یعنی خطرناک اس البم کے کور پر بدنام زمانہ فری میسونک کی علامتی ایک آنکھ بنی ہوئی ہے، اس کے ساتھ ایک جھیل کی تصویر ہے، جس میں جلتے ہوئے شعلے ہیں، ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جو بھی اس پانی میں داخل ہو گا دراصل آگ میں کو دے گا، شیطان آگ سے بنا ہے، اور یہ جھیل خطرناک شیطانی مرکز "برمودا تکون" کی طرف اشارہ ہے، کور پر ایک آدمی "ایرسٹل کروے "کی تصویر ہے، جو ایک بدنام زمانہ فری میسن تھا، یہ وہ بدبخت شخص ہے جس نے شیطان کا پجاری بن کر ایک کتاب لکھی، "The New Law Of Man" شیطان کے چیلوں کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ قرآنی آوازیں اور قرآنی دستور خلافت ہے کیونکہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کے ماننے والے اہل ایمان اللہ پر اپنی جانیں تک نچھاور کرنے سے دریغ نہیں کرتے، اس لئے اس کے مقابلے میں وہ ہر صورت میں شیطانی آوازوں (گانوں) اور شیطانی نظاموں (جمہوریت) وغیرہ کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔

اب ہم ایک دجالی گیم کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح ان چیزوں سے دجال ملعون کو ظاہر کیا جارہا ہے، سب سے پہلے ہم Xbox کی ایک گیم جو ۲۰۰۶ میں ریلیز ہوئی اس کا تذکرہ کریں گے، اس گیم کا اصل نام ہے (Dark Messiah of Might And Magic) کالے جادو اور طاقت والا مسیحا جیسا کہ اس گیم کے نام سے ہی اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ شیطانی گیم ہے، اس گیم کے انٹرو میں ایک شخص کو دکھایا گیا ہے جس کی ایک آنکھ ہے، اور انگور کے دانے کی طرح کانی آنکھ باہر کو ابھری ہوئی ہے،، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے دجال ایک آنکھ سے کانا ہو گا اور اس کی کانی آنکھ انگور کے دانے کی طرح باہر کو ابھری ہو گی اسی طرح کا اس شخص کو اس گیم میں دیکھایا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دجال ملعون کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک ذہن سازی ہے۔

الومیناٹی اور فری میسن "Assassin creed" نامی دجالی گیم جو ۲۰۰۷ میں ریلیز ہوئی اور اب اس کے بہت سے پارٹس آچکے ہیں، کروڑوں لوگ دنیا میں اس گیم کو کھیلتے ہیں، اس گیم کے کردار اسلام دشمن قوتوں سے لیے گئے ہیں یعنی آج سے صدیوں پہلے حضرت سیدنا الحافظ سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ کے دور میں مسلمانوں کی جان، کے دشمن گروہ موجود تھے جو اسماعیلی شیعہ تھے، جنہوں نے سیکڑوں مسلمانوں کو شہید کیے اور حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کے خلاف بغاوت کی، ان کا مشغلہ ہی وقت کی اسلامی خلافت کے خلاف بغاوت اور اہل سنت عوام کا قتل عام تھا جن کا کلع قمع حضرت سیدنا الحافظ سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی علیہ الرحمہ نے کیا، الومیناٹی مائنڈ کنٹرول والے ایسی گیمیں اس لیے بناتے اور پروموٹ کرتے ہیں تاکہ Assassin Creed جیسے سفاک قاتلوں کو اچھا ظاہر کیا جائے اور ان کو ہیرو کے طور پر پیش کیا جائے اور یہ سب وہ اسلام دشمنی میں کرتے ہیں وہ ملعون گیمز جن میں اسلام کی توہین کی گئی ہیں: (۱) Resident Evil 4 (۲) Call of Duty Modern warfare (۳) Devil May Cry اور ان جیسی دیگر سیکڑوں گیمز شامل ہیں۔

آپ اور آپ کے بچوں میں سے اکثر WWE کے نام ریسلنگ گیم سے واقف ہوں گے، WWE کا فل فارم World Wrestling Entertainment ہے اصل میں یہ شیطانی ادارہ ہے، جس کا مقصد بے حیائی کو فروغ دینا اور الومیناٹی اور فری میسن کے ایجنڈے کو آگے بڑھانا ہے، اور یہ کام ریسلرز کرتے ہیں اور WWE کا اونر "Vince Micman" کو ایک تصویر میں واضح دیکھا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے سر پر شیطان کے سینگوں کا نشان بنایا ہوا ہے اور ایک ریسلر "John Cena" ملعون الومیناٹی کا سائن ۶۶۶ بنا رہا ہے ایک تصویر میں ۶۶۶ والی شرٹ پہنے ہوئے اور اسی طرح ایک ٹیگ ٹیم جب ریسلنگ لڑنے کے لیے آتی ہے تو انہوں نے جو شرٹ پہنی ہوتی ہے اس پر ایک آنکھ برمودا تکون میں دکھائی جاتی ہے اور اسی طرح "Undertaker" کو وہ لباس پہنایا جاتا ہے جو الومیناٹی والے پہنتے ہیں، اور اس کے پاس ایسی جادوئی طاقتیں ہوتی ہیں کہ ایک جھوٹی کہانی گھڑی جاتی ہے کہ اس کے ساتھ لڑنے والا اسے مٹی میں زندہ دفن کر دیتا ہے لیکن کچھ دیر بعد مٹی سے اس کا ہاتھ نکل آتا ہے اور مرا ہوا آدمی جادو کے ذریعے دوبارہ جی اٹھتا ہے "نعوذ باللہ" یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ Undertaker ایک شیطانی کردار ہے جس کے ذریعے کروڑوں لوگوں کی ذہن سازی کی جارہی ہے اسی طرح "Brock Laser" نامی ایک شیطان ریسلر بھی ہے جس کو ریسلنگ میں "Beast" کہا جاتا ہے، اس ملعون کی شرٹ پر الومیناٹی شیطان بیفومٹ کی تصویر واضح ہوتی ہے، جو اس بات کو واضح کرتی ہے کہ اس میں جو طاقت ہے وہ اس ملعون بیفومٹ کی وجہ سے ہے، نعوذ باللہ اور یہی نہیں بلکہ ریسلنگ میں ایسی بے حیاء نیم برہنہ عورتوں کو دیکھایا جاتا ہے، جو لڑنے کے بجائے بے حیائی پھیلانے ریسلنگ کے نام پر آتی ہیں اور اکثر اوقات تو ایک مرد ریسلر اور عورت ریسلر سرعام ریسلنگ رنگ میں زنا کرتے ہیں جبکہ کروڑوں لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، (استغفر اللہ واتوب علیہ) لہذا ان ریسلنگز کو دیکھنا انہیں پروموٹ کرنا حرام ہے۔

الومیناٹی اور فری میسن ۱۹۹۳ میں ایک شیطانی کارٹون ریلیز ہوئے، جس کا نام ہے، "The Thief And The Cobbler" ان کارٹونز میں ایک جادوگر کو دیکھایا گیا ہے جو ایک جگہ جاتا ہے جہاں اس کی ملاقات ایک آنکھ والے (دجال) سے ہوتی ہے، وہ اسے کہتا ہے "کہ یہ کس کی جرات ہے کہ وہ ایک آنکھ والے کا سامنا کرے اسے کے بعد وہ جادوگر ڈر کے مارے مسخرہ پن کرتے ہوئے اس کے آگے جھک جاتا ہے، اور انہی کارٹونز میں یہ بھی دیکھایا جاتا ہے کہ ایک آنکھ والے پوری بستی کی بستی تہس نہس کر دیتے ہیں اور انسان، حیوان سب مر جاتے ہیں، ان کارٹونز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دجالی کذاب جنگ وجدل کے ذریعے اپنے مشن کو پھیلانا چاہتے ہیں، اور اس بات کا ثبوت شیطانی گلوکار "Justin Bieber" کا ایک گانا ہے جب اسے بیک ٹریک پر چلایا گیا تو اس میں واضح طور پر یہ عبارت سنی گئی کہ اس میں جنگ وجدل، قتل وغارت کی طرف اشارہ تھا، اور یہ آج ہو رہا ہے امریکہ اور اسرائیل کو الومیناٹی اور فری میسن چلا رہے ہیں، تمام امریکی صدر فری میسن کی مرضی سے آتے ہیں، امریکہ اور اسرائیل

نے بہت سارے مسلم ممالک پر حملے کرکے یا کرواکر کے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کیا، اور یہ سب اس لیے کہ اس کا دجالی ورلڈ آرڈر پروموٹ ہو۔ مشہور ترین کارٹون سیریز "The Simpson" جو پوری دنیا میں متنازعہ بھی ہے ان کارٹونز میں کھلم کھلا دجال اور فری میسن کو پروموٹ کیا جاتا ہے اسی کارٹون نے آج سالوں پہلے امریکہ کے شیطان صدر" ڈانلڈ ٹرمپ" کی آنے کی پیشگوئی کی تھی، گویا ڈانلڈ ٹرمپ کو دجالی سالوں سے تیار کر رہے تھے صدر بنوانے کے لیے، اسی دجالی کارٹون سیریز کی ۱۹۹۵ میں ریلیز ہونے والی سیریز Season 6 میں سیمپسن کو دکھایا گیا کہ وہ فری میسن کی اس جگہ جاتا ہے جہاں یہ سب جمع ہوتے ہیں اور وہاں پر ہر جگہ ایک آنکھ کا نشان ہوتا ہے جب سیمپسن اچانک سے زنجیروں میں قید ہو جاتا ہے تو فری میسن کے اہلکار اسے دجال سمجھ کر اس کے آگے نعوذ باللہ سجدے شروع کر دیتے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ دجال زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا بھر کے علما کرام اپنے خطبات اور درس و تدریس کے دوران دجال کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں کیونکہ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ اور دیگر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا کی سنت بھی ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اس خطرناک فتنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بدمذہبوں کے مدرسے میں سنی بچوں کو دینی تعلیم دلوانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ: سنی صحیح العقیدہ مسلمان اپنے بچے کو دیوبندی مدرسے میں حفظ کرا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو دیوبندی مدرسے میں اپنے بچے کو حفظ کرانے والے پر شرعی حکم کیا لگے گا؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں نوازش ہوگی۔ المستفتی:-الطاف حسین راج محلی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔الجواب بعون الملک الوھاب۔علوم دینیہ فقط صحیح عقائد رکھنے والوں سے حاصل کیا جائے، بدعتی اور بدمذہب اس کا اہل نہیں کہ ان سے علوم دینیہ حاصل کیا جائے۔ اس لیے بدمذہبوں سے دینی تعلیم دلوانا ناجائز و حرام ہے کیوں کہ اس سے جہاں عقائد خراب ہونے کا اندیشہ ہے وہیں ان کی تعظیم بھی ہے اور بدمذہب قابل تعظیم نہیں بلکہ قابل توہین ہے۔ لہٰذا جو سنی مسلمان اپنے بچوں کو بدمذہب یا دیوبندی مدرسے میں داخلہ دلوا کر بدمذہب یا دیوبندی علما سے دینی تعلیم دلواتے ہیں ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں اور سنی مدارس میں اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں۔" حدیث شریف" میں ہے: فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ»[صحیح مسلم ج ۱ ،ص ۱۲، ،الناشر دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان]یعنی: پس تم ان سے دور رہو اور ان کو خود سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دے اور فتنے میں نہ ڈال دے۔" صحیح مسلم" میں ہے: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ:«إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ» [مسلم ,صحیح مسلم, ج ۱ ،ص ۱٤،کتاب المقدمه، الناشر دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان] یعنی: پہلے ان لوگوں کا عقیدہ دیکھ لو جن سے اپنے دین کو لیتے اور سیکھتے ہو۔

اسی طرح کا ایک سوال اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے ہوا کہ: وہابیوں کے پاس اپنے لڑکوں کو پڑھانا کیسا ہے اور جو ان کے پاس اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لیے بھیجے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ تو فرماتے ہیں: الجواب: حرام حرام حرام، اور جو ایسا کرے بدخواہ اطفال و مبتلائے آثام۔قال اللہ تعالیٰ:" اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔[فتاویٰ رضویہ مترجم،ج،۲۳،ص٦٨٢ ، ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور] نیز" فتاویٰ رضویہ "میں ہے: اور بفرض غلط اگر وہابیہ سے پڑھنے والا عقائد وہابیہ کی طرف مائل نہ بھی ہو اور انھیں کافر مرتد جانتا ہو جب بھی انہیں استاد بنانا اُن کی تعظیم کرنا تو ہے۔ [فتاویٰ رضویہ مترجم،ج،٦،ص ٥٩٠، ،ناشر رضا فاؤنڈیشن لاہور] اور" کنز العمال" میں ہے: من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام" [المتقي الهندي ,كنز العمال ,ج ۱،ص ۲۱۹، ، الناشر موسسة الرسالة]

واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ:- شبیر احمد راج محلی۔

الاشرفی جنتری	جنوری 2024	جمادی الآخرۃ 1445	ماگھ فصلی 1428	پوس بنگلہ 1429	لادت / وصال / عرس / تعطیلات
اتوار	01	۰۸	۱۷	۱۶	عرس حضرت شمس الدین ترک علیہ الرحمہ (پانی پت)
پیر	02	۰۹	۱۸	۱۷	عرس سید العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف / سید فخر الدین شاہ سہر وری علیہ الرحمہ
منگل	03	۱۰	۱۹	۱۸	عرس مولانا جلال الدین رومی سہر وردی / صوفی الشاہ اعظم آفاق صابری علیہما الرحمہ (جالے در بھنگہ)
بدھ	04	۱۱	۲۰	۱۹	عرس سید شمس الدین علیہ الرحمہ بہار
جمعرات	05	۱۲	۲۱	۲۰	قبر پر گل وسبزہ رکھیں یہ جب تک تر وتازہ رہتے ہیں تسبیح کرتے رہتے ہیں (مخدوم کچھوچھہ علیہ الرحمہ)
جمعہ	06	۱۳	۲۲	۲۱	وصال حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ ایران
سنیچر	07	۱۴	۲۳	۲۲	عرس حضرت مخدوم عبد الحق علیہ الرحمہ (ردولی شریف)
اتوار	08	۱۵	۲۴	۲۳	عرس حضرت عبد الصمد چشتی (پچھوند شریف) / حاجی علی بخاری ممبئی / سید شاہ عالم احمد آباد
پیر	09	۱۶	۲۵	۲۴	حضرت عبد القاہر ضیاء الدین سہر وردی علیہ الرحمہ
منگل	10	۱۷	۲۶	۲۵	عرس قطب ربانی سید شاہ طاہر اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی)
بدھ	11	۱۸	۲۷	۲۶	عرس سید شاہ عالم جلالی بخاری علیہ الرحمہ احمد آباد / علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ
جمعرات	12	۱۹	۲۸	۲۷	عرس شاہ حبیب اللہ پھلواری شریف / ولادت خاتون جنت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
جمعہ	13	۲۰	۲۹	۲۸	عرس سید احمد کبیر المعروف داداحیات قلندر علیہ الرحمہ
سنیچر	14	۲۱	۳۰	۲۹	وصال خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (مدینۃ المنورہ)
اتوار	15	۲۲	یکم پھاگن	۳۰	خلافت خلیفۂ دوئم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
پیر	16	۲۳	۰۲	یکم ماگھ	عرس شیخ عبد القدوس گنگوہی علیہ الرحمہ
منگل	17	۲۴	۰۳	۰۲	عرس حضرت مولانا مبارک حسین علیہ الرحمہ چھپرا بہار
بدھ	18	۲۵	۰۴	۰۳	ولادت حضور شیخ اعظم مفتی سید اظہار اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہ النورانی کچھوچھہ شریف
جمعرات	19	۲۶	۰۵	۰۴	عرس ابن سعید بن مجدد الف ثانی / حضرت شاہ گوہر ٹانڈہ نزد کچھوچھہ مقدسہ علیہما الرحمہ
جمعہ	20	۲۷	۰۶	۰۵	فرائض کی ادائیگی کے بعد علم حاصل کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں۔ (امام سفیان ثوری)
سنیچر	21	۲۸	۰۷	۰۶	نذر بارگاہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ النورانی
اتوار	22	۲۹	۰۸	۰۷	عرس حضرت شاہ پیرن بندگ سہر وردی علیہ الرحمہ بھاگلپور / رجب کا چاند دیکھئے
پیر	23	۳۰	۰۹	۰۸	سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو بھی سکھائے
منگل	24	یکم رجب	۱۰	۰۹	عرس حضرت علاؤ الحق پنڈوی (پیرومرشد مخدوم کچھوچھہ) ولادت حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ
بدھ	25	۰۲	۱۱	۱۰	وصال مولانا نقی علی خان (والد حضور اعلیٰ حضرت) علیہما الرحمہ
جمعرات	26	۰۳	۱۲	۱۱	یوم جمہوریہ / وصال حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ / عرس غوث بنگالہ علیہ الرحمہ گنج بنگال
جمعہ	27	۰۴	۱۳	۱۲	وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ / مخدوم سید محمد لاہوری علیہ الرحمہ
سنیچر	28	۰۵	۱۴	۱۳	ولادت حضرت سیدنا امام نقی رضی اللہ عنہ / عرس مخدوم شاہ ابدالی علیہ الرحمہ اسلام پور نالندہ
اتوار	29	۰۶	۱۵	۱۴	عرس سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ النورانی (اجمیر شریف)
پیر	30	۰۷	۱۶	۱۵	عرس حضرت احمد حسین علیہ الرحمہ دھنباد
منگل	31	۰۸	۱۷	۱۶	عرس مولانا عبد الرب علیہ الرحمہ اورنگ آباد

مختصر تعارف انٹرنیشنل سنی سینٹر ناگپور

مہاراشٹر کے شہر ناگپور کا عظیم الشان دینی، تبلیغی، اصلاحی و فلاحی اسلامک انٹر نیشنل سنی سینٹر جو کہ پچھلے آٹھ سالوں سے خدمت دین متین میں مصروف عمل ہے۔ اس میں دینی و ملی اور فکری اعتبار سے جماعت اہل سنت کے لیے بہت ہی عمدہ کام ہو رہا ہے۔ جس سے ہماری قوم کے سینکڑوں طلبہ و طالبات نے فائدہ اٹھایا اور بحمدہٖ اللہ تعالی تاہنوز یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور ان شاء اللہ عزوجل جاری و ساری رہے گا۔ اسے پورے ملک بلکہ پورے ایشیاء میں سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ اشرفیہ کے فروغ و ارتقاء اور تحفظ ناموس سنیت واشرفیت کا ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ یقین کیا جاتا ہے۔ اس کے بانی و سرپرستِ اعلیٰ: جانشین حضور محبوب العلماء مجاہد اسلام حضور الشاہ سید عالمگیر اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی والنورانی صاحب قبلہ ہیں، نیز آپ کی سرپرستی میں یہ منزل عروج کی طرف رفتہ رفتہ گامزن ہے۔ لہذا فی الوقت زمانہ کی رفتار اور وقت کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات بھی قائم کیے گئے ہیں:

دارالافتاء والقضاء کا قیام: اس اہم شعبہ سے عوام اہلسنت استفادہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی مسائل میں تحریری فتاویٰ کی صورت میں بھی ان کی رہنمائی کی جاتی ہے نیز یومیہ کئی افراد خود حاضر ہو کر زبانی مسائل معلوم کرتے ہیں۔ فون کے ذریعے بھی مسائل میں لوگوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت: کسی بھی عظیم مشن کے فروغ کے لئے ذرائع ابلاغ اور نشر و اشاعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اسی ضرورت کے تحت انٹر نیشنل سنی یہ نظام مرتب کیا ہے۔ جس کی بدولت ادارہ کے پیغام کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ قابل رشک حد تک دراز ہوتا ہے۔

انٹرنیشنل سنی چینل کا قیام: اس پر انٹر نیٹ کے ذریعے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔ عوام الناس کے الجھے ہوئے مسائل کا حل اور تشفی بخش جواب قرآن و سنت اور اقوال فقہاء احناف کی روشنی میں دیتے ہیں۔

اشرفی خانقاہ کا قیام: اس میں خدمت خلق کے لئے باضابطہ طور سے اشرفی خانقاہ کا قیام بھی عمل میں ہے جس میں پریشان و مصیبت زدہ لوگوں کا فی سبیل اللہ روحانی علاج و معالجہ، دعا و تعویذات اور نقوش اشرفیہ وغیرہم کے ذریعے علاج و معالجہ کیا جاتا ہے اور ہر جمعرات بعد نماز عشاء محفل حلقۂ ذکر اور جوانان اہلسنت کی روحانی تربیت کی جاتی ہے۔

جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف: انٹر نیشنل سنی سینٹر میں جامعہ قادریہ سید محبوب اشرف کا قیام بھی کیا گیا ہے جس میں قرب و جوار کے غیر رہائشی بچے زیر تعلیم ہے جس کے لیے فی الحال باصلاحیت اور تجربے کار عالم دین موجود ہے نیز دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی سنی سینٹر کے نصاب میں شامل ہے جس پر انتظامیہ اور اساتذہ کی خصوصی توجہ ہے۔ اسی طرح انٹر نیشنل سنی سنیٹر میں قومی و ملت کے لئے دینی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم و فنون کا بھی معقول انتظام کیا گیا مثلا کالج و یونیورسٹی کے طلبا و طالبات کے لئے فی سبیل اللہ مندرجہ ذیل کورسیز ہیں:

Computer Course	Fashion Designing Course	Silai Machine Opretor	Life Skill
Hand Embroidery	Information & Guidence Center	Soft Skill Centre	Tally/Account
Computer Skills	Communication Skill	English Spoken Course	DTP& DSFA
Web Designinig	HTML Course	Digital Marketing Course	Job Placement

آئندہ کے عزائم: تربیت ائمہ مساجد کا قیام — اردو لائبریری کا قیام — ایمبولینس و نعش گاڑی کا اہتمام — عید گاہ کا قیام

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ انٹر نیشنل کی معاونین حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرمائے آمین

مرے مزار میں روح

کلام: محبوب ربانی ھم شبیہ غوث الاعظم

حضور اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ النورانی

غم فراق سے رہتی ہے انتشار میں روح
جو وصل ہو تو رہے شاد جسم زار میں روح

نہ قبر پر بھی اگر بعد مرگ آیا تو
رہے گی تیرے ہی تا حشر انتظار میں روح

سنا دے مژدہ دیدار جلد اے قاصد
بہت دنوں سے تپاں ہے فراق یار میں روح

نہ سخت ہاتھ لگاؤ سنبھل کے شانہ کرو
چھپی ہے کاکل مشکیں کے تار تار میں روح

طبیب دیکھ کے بیمارِ عشق کو بولا
بس اک حباب سی باقی ہے جسم زار میں روح

اگر نہ آئے عیادت کو وقت نزع بھی تم
تڑپ تڑپ کے رہے گی مرے مزار میں روح

خبر نہیں تن لاغر کی **اشرفی** ہم کو
بھٹکتی پھرتی کہیں ہوگی کوئے یار میں روح

☆☆☆☆☆

اشرفی ناز کر تو اشرف پر
کون پاتا ہے خانداں ایسا

اشرفی ترانہ

کلام: حضرت سید محدث اعظم ہند ابو المحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی نور اللہ مرقدہ

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اے شہ سمناں و غوث العالم پیر و ہدیٰ
صاحب فضل و عطا سر چشمۂ جود و سخا
تیرے در پر تیرا منگتا دست بستہ ہے کھڑا
لاج رکھ لے میرے داتا میرے خالی ہاتھ کا

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

شہریار اولیاء اے صاحب عزو وقار
اے گل باغ ولایت دونوں عالم کی بہار
ہوں خزانِ غم کے ہاتھوں آجکل زار و قطار
تیری چوکھٹ پر کھڑا ہوں ہاتھ باندھے اشکبار

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

اک طریقے پر نہیں رہتا کبھی دنیا کا حال
ہر کمال را زوال ہر زوال را کمال
کٹ گئیں فرقت کی راتیں اب تو ہو روز وصال
ہاں نکل اے آفتاب حسن اے مہر جمال

سرورا شاہا کریما دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر اک نظر کن سوئے ما

آگئے ہیں اب عداوت پر بہت اہل زمن
ایک میں ہوں ناتواں اور لاکھ ہیں رنج و محن
سید محتاج کی سن لے برائے پنجتن
بول بالا ہو ترا آباد تیری انجمن